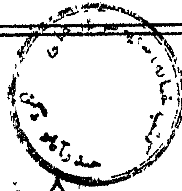
اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا عَنْ نَوْمَةِ الْغَافِلِيْن

کتاب تحفۃ الواعظین مسمی بہ





تنبیہ الغافلین

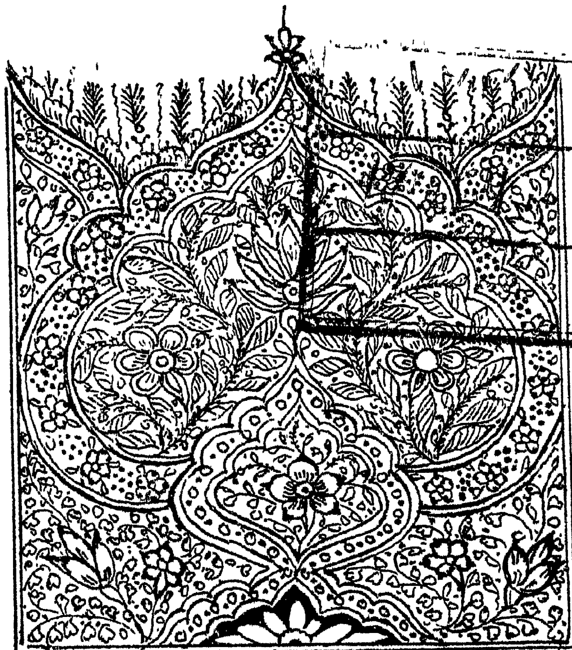


تصنیف مولوی سید ع...

6/18.56

جو اس وقت مین بالکل نایاب تھی سو حقیر پر تقصیر

قاضی ابراہیم بن حضرت قاضی نور محمد صاحب ساکن پلیندری نے
بشراکت نور الدین بن جیوا خان سکے بتاریخ ۲۴ ماہ صفر سنہ ۱۲
ہجریہ مقدسہ معلی مطبع حیدری مین حلیۂ طبع کا پہنایا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اچھی اچھی تعریفین اور صفتین اللہ تعالی کے لئے ثابت ہین جو پیدا کرنیوالا اور پالنیہار تمام عالم کا ہے اور قدرت مارنے اور جلانے دولتمند کرنے اور فقیر بنانے عزیز کرنے اور ذلیل بنانے ہدایت کرنے اور گمراہ بنانے بہشت مین لیجانے اور دوزخمین ڈالنے کی اُسیکی ذات پاک سے بلاشرکت دوسریکے علاقہ رکھتی ہے اور صلوۃ اور درود اُسکے تمام پیغمبرون پر خصوصًا محمد مصطفے احمد مجتبی خاتم انبیا سرور اصفیا ہادی گمراہون کے شفیع گنہگارون کے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر اور اُنکی جمیع اولاد اور اصحاب اور اُن کی امت کے تمامی پرہیزگارون اور نیک کارون پر بعد حمد اور نعت کے لکھا جاتا ہے قرآن مجید کی آیتون اور رسول اللہ صلعم کی حدیثون اور مشایخون کے اچھے کلامون سے اور اِس کتاب کا نام تنبیہ الغافلین ہے احوال اِس

کتاب کا یون ہے کہ پہلے کسی شخص نے اُسکو جسمین بیس باب تھے فارسی سے ہندی
زبان مین ترجمہ کیا تھا لیکن اکثر الفاظ اُسکے بے محاورہ اور نادرست اور آیتین قرآن مجید کی غلط
تھین چنانچہ اس خاکسار خیر خواہ خلق اللہ سید عبد اللہ ولد سید بہادر علی عفا اللہ عنہما نے اُسکی
عبارت اور آیتون کو صحیح اور اُسکے مضمون کے مطابق حدیثین بلکہ کچھہ اور بھی آیتین داخل
کرکے اور بیان اور قصے جو جس مقام کے مناسب جانا زیادہ کرکے بارہ سو چھیالیس
ہجری مین چھپوایا یا اللہ تو مالک ہے دین دنیا کا اس کتاب کے پڑھنے سننے والون کو دین محمدی
کی سیدھی راہ عنایت فرما اور اس فقیر ناچیز کی اتنی سعی کے سبب دنیا مین طمع کے پھندے
اور بری چال اور بدکارون کی صحبت سے بچا اور عاقبت مین اُسکو باقیات صالحات ٹھہراکر
وسیلہ گناہونکی بخشش کا کر بفضلہ وکرمہ اب جانا چاہئے کہ سب سے زیادہ مسلمانون کے
حق مین ایمان کی دولت ہے جس شخص کا ایمان درست ہوا اور یقین کمال کو پہنچا
اس شخص کا ہر ایک کام دین اور دنیا کا ٹھیک ہوگیا اور اچھا بنا کیونکہ یہہ بڑی نعمت ہے
اور دونون جہان کی دولت پس سب لوگون کو چاہئے کہ رات دن ایسی باتونمین جس سے
دین اور قوت ایمان پکڑے اور خوب مضبوط ہوجاوے لگے رہین کہ آخرت مین اپنے
خاوند کے پاس سرخروئی حاصل کرین اور بڑے بڑے درجون کو پہنچین پھر جن باتون
سے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ سے دور ہوجاوین بچتے رہین کہ
شیطان اور نفس آدمی کو ہمیشہ بری راہ مین لے جاتا ہے اور نیک راہ سے
بدراہ کرتا ہے جس سے انسان بعد موت کے عذاب الٰہی مین گرفتار ہوتا ہے
اسوقت سوائے حسرت اور افسوس کے کچھہ کام نہین آتا اس کتاب مین بیس
باب ہین اور خاتمہ پہلے مین ایمان کا بیان دوسرے باب مین نبی کی سنتون
پر چلنے اور بدعتون کو چھوڑنے کا بیان تیسرے باب مین علم کا بیان چوتھے
باب مین دنیا کی دوستی کا بیان پانچوین باب مین قیامت کا بیان

پہلا باب ایمان کے بیان مین

ایمان شرع مین اسے کہتے ہین قبول کرنے اور اعتقاد لانے کو ان چیزونکے اوپر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالی کے پاس سے لائے اور بندونکو پہنچایا اور انکے اپنے پرخوب یقین لانا
اور قبول کرنا خواہ اجمالاً ہو جیسے کہئے جو کچھہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پاس سے لائے
ہین سب حق ہے خواہ تفصیلاً یعنے جدا جدا ہر ایک حکم پر جو حضرت نے فرمایا جو جو لائے ایمان
لاوے ایمان اجمالی مومن ہونیکو کفایت کرتا ہے لیکن درجہ ایمان تفصیلی کا کامل ہے اب
جاننا چاہئے کہ ایمان حاصل ہونے کو صرف پیغمبر کو سچ جاننا اور حق پہچاننا بس نہین کرتا جبتک
تصدیق کے مرتبے کو جسے ٹھیک ماننا اور سچ جاننا دل سے کہتے ہین نہ پہنچے اور اسپر دل قرار نہ پکڑے
اور خاطر کو تسکین نہووے پس حقیقت ایمانکی یہی تصدیق قلبی ہے اور اقرار کرنا زبان سے یہہ اسواسطے

کہ جب اس نے اقرار کیا تو شرعی احکام اسپر جاری ہوئے پھر بعضے باتین ایسی ہین کہ با وجود اقرار
اور تصدیق کے ان باتونکے کرنے سے کافرون مین گنا جاتا ہے جیسا بُت کو سجدہ کرنا یا
جنیو ڈالنا اور جو اس قسم کی باتین ہین ان کامون کا کرنیوالا بھی شرع کے حکم سے کافر ہے لیکن
عمل نیک ایمان کی حقیقت مین داخل نہین بلکہ اسکے کمال کی شرط ہے ایمان بے عمل ناقص
ہوتا ہے چنانچہ وہ شخص مومن فاسق کہلاویگا ایمان کی حد سے باہر نہین نکلا درصورتیکہ وہ
گناہ کو جھوٹا نہ جانے اور حلال نہ سمجھے اگرچہ صغیرہ ہو اہل سُنت وجماعت کا یہی مذہب ہے صحابہ اور
اگلے علما اسی اعتقاد پر تھے فاسق کو مومن کہتے تھے اور اسلام کے احکام اسپر جاری کرتے
تھے اور مسلمانون کے مقبرون مین اُسے گاڑتے تھے اور بعضے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے
نقل کی گئی ہے کہ اَلاِیْمَانُ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ
یہان مراد ایمان کامل سے ہے اور محدثین اور محققین سے بھی یونہین نقل کرتے ہین اگرچہ
بعضے عبارت انکی ظاہر مین لوگونکو اسکے خلاف پر وہم مین ڈالتی ہے خوارج گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ
کے بھی کرنیوالے کو کافر کہتے ہین اور معتزلہ نہ کافر کہین نہ مومن دونون کے بیچ مین ایک رتبہ ثابت
کرتے ہین اور بعضے آیت اور حدیث کو جسکے ظاہر سے یہہ بات پائی جاتی ہے دلیل کرتے ہین
اور دوسری آیتون اور حدیثون مین جو اہل سُنت کے مذہب کو ثابت کرتیان ہین تاویل
بیان کرتے ہین اور حقیقت مین آیتون اور حدیثونکی مراد وہی ہے جس کو پہلے اگلونے
جو دین کے زبادیان اور شریعت کے مطلب رس تھے اور قرینون کے واقف کار سمجھ گئے
اگرچہ ظاہر مین اسکے خلاف بوجھا جاوے اور یہہ بڑا ایک قاعدہ مضبوط ہے دلیلون کے
سمجھنے کو اور اسکی مراد بوجھنے کو اور جسکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سجھاوے وہی سمجھے تفصیل
ایمانکی یہہ ہے ایمان لاوے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے موجود ہے اور سب چیزین اسکے پیدا
کرنے سے پیدا ہوئی ہین اپنی پیدایش اور قائم رہنے مین اسکی ذات کے محتاج ہین اور
وہ کسی چیز کا محتاج نہین اکیلا ہے ذات اور صفات مین اور افعال مین کسیکا کام مین

اسکے ساتھ ساجھا نہین وجود اور حیات اسکا انکے وجود اور حیات کے موافق نہین
اور علم اسکا انکے علم کے مطابق نہین اور اسکے سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور
کلام کو مخلوقات کے سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کے ساتھ سوائے
ہم نامی کے کسی طرح کی شرکت اور مناسبت نہین اللہ تعالیٰ کی ذات جس طور سے
مانند ہے اسیطور پر اسکی صفتین اور کلام بھی بے مانند ہین مثلاً اسکے علم کی صفت
ایسی ایک صفت قدیم ہے کہ جسکے سبب ازل اور ابد کے کامو نکو اسکی تھوڑ
بہت اچھی بری تمام حقیقت کو جس طرح جسوقت مین جس قدر موجود ہوگا ایک
آن مین دریافت کر لیا ہے کہ زید فلانے وقت مین زندہ فلانے وقت مین مردہ
ایسا ہی کلام اسکا ایک بسیط یعنی نرالا اور ایک پھیلا ہہ ممکنات کہا ہے
اور کہنے والا ہے کہ تمام کتابین جو نازل ہوئین ہین اسکی تفصیل ہین اور خلق
اور تکوین ایک صفت ہے خاص اللہ تعالیٰ کی کہ کیا جوہر کیا عرض کیا بندون
کے اختیاری کام سب کو اسنے پیدا کیا ہے اسباب اور وسیلون کو اپنے
فعل کا پردہ بنایا ہے بلکہ اپنے کامون کے ثابت ہونیکی دلیل ٹھہرائی ہین جیسا
کہ عقلمند لوگ جمادات یعنی ان بڑھ چیزونکی حرکت سے حرکت دینے والے کو سمجھ
لیتے ہین اور جانتے ہین کہ یہہ حرکت اس چیز کے لائق نہین ہے اسکا کوئی
حرکت دینے والا سوائے اسکے ہے خصوصاً وے ہوشیار جن کی آنکھین شرع
کے سرمے سے روشن ہوئی ہین بوجھتے ہین کہ ممکن یعنے ہونے والا اپنے
بنانے مین یا دوسرے کے خواہ وہ جوہر ہو خواہ عرض یعنے ذات ہو یا صفت
معذور نہین رکھتا ہان اتنا فرق جمادات یعنے ان بڑھ چیزونکی حرکات مین
اور افعال اختیاری مین ثابت ہے اور ایمان لانا اسپر واجب کہ حق تعالے
نے بندون کو ایسی صورت قدرت اور ارادے کی دی ہے اور عادت اللہ کی

اسپر

اُسپر جاری ہے کہ جب کوئی بندہ کسی کام کا قصد رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کام
کو پیدا کر دیتا ہے سو اسی ارادے اور قدرت کے سبب بندے کو کاسب
کہتے ہین یعنی حاصل کرنے والا اور بھلائی برائی ثواب عذاب اُسپر ٹھہرانے
مین جمادات اور حیوانات یعنی جاندار کی حرکت مین فرق نہ سمجھنا کفر ہے
خلاف شرع اور خلاف عقل اور سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کو کسی چیز کا
پیدا کرنے والا جاننا بھی کفر ہے اسلئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
قدریہ کو اس امت کا مجوس فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی چیز مین نہین پیٹھتا
اور کوئی چیز اسمین نہین پیٹھتی اور وہ سب چیزون پر محیط ہے یعنے گھیر رکھا
ہے اُس نے ذاتی گھیرنے سے اور نزدیکی اور ملاپ سب چیزون سے رکھتا
ہے نہ وہ گھیر اور نزدیکی اور ملاپ جو ہمارے عقل مین آوے کہ وہ اُسکی
جناب پاک کے لائق نہین اور جو کچھہ کشف اور شہود سے یعنے کھل جانا اور
دکھائی دینا چھپی چیز کا محبت کی قوت سے معلوم کرین وہ اُسے پاک ہے
ایمان غیب پر لایا چاہیئے اور جو کچھہ کشف اور شہود سے سمجھا جائے وہ
اُس کی تصویر اور نقل ہے اُسپر خیال نہ رکھا چاہیئے بلکہ اُسکو نیست جاننا
چاہیئے یونہین بزرگون نے فرمایا ہے ایمان لاتے ہین ہم کہ اللہ تعالیٰ
سب چیزون کو گھیر رہا ہے اور سب سے نزدیک ہے اور معنے گھیر رہنے
اور نزدیک ہونے اور ساتھہ ہونے کے نہین سمجھتے ہین کہ کیونکر ہے اور
ایسا ہی ہے مطلب لفظ استوا کا یعنے برابر ہونا اُس کا عرش پر اور
سمانا اُس کا مومن کے دل مین اور اُترنا پچھلی رات کو ورلے آسمان پر
کہ حدیثون اور کلام الٰہی مین آیا ہے اور ایسا ہی ہے مطلب لفظ ہاتھہ اور
مُنہہ کا کہ کلام الٰہی اسپر دلالت کرتا ہے اُن سب پر ایمان لایا چاہیئے اور ظاہر کے

معنے ان لفظون کے ملایا چاہیئے اور اسکی تحقیقات مین نہ پڑا چاہیئے بیان
اس کی حقیقت کا اللہ تعالی کے علم پر چھوڑا چاہیئے تاکہ جو غیر حق ہے وہ حق
نہ سمجھا جاوے اور صفات اور افعال الہی مین آدمیون کو بلکہ فرشتون کو سوا
حیرت اور نادانستگی کے اور کچھہ حاصل نہین نص یعنے دلیل شرعی قطعی کا
انکار کرنا کفر ہے اور تاویل یعنے بیان ٹھہرالینا محض نادانی اور ایک نزدیکی
اور ملاپ اللہ تعالی کی دوسری طرح یہ ہے کہ پہلی طرح کے ساتھہ سوائے
ہم نام ہونے کے کسی طرح کا میل نہین رکھتی ایسی نزدیکی اگرچہ خاص
بندون کی قسمت مین ہے جیسے فرشتے انبیا اور اولیا پر عوام مومنین بھی
اس طرح کی نزدیکی سے بے نصیب نہین مگر اس نزدیکی کے بے شمار
درجے ہین نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہے اور کفر اور ایمان اور فرمان برداری
اور نافرمانی جو کچھہ بندے سے ظاہر ہوتی ہے اللہ تعالے کے ارادہ
اور تقدیر سے ہے لیکن اللہ تعالے کفر اور گناہ کے کامون سے راضی
نہین اور اسکے واسطے اس نے سزائین ٹھہرائین ہین اور فرمان
برداری اور ایمان کے عوض اچھا بدلا دینے کے وعدے کئے ہین ارادہ اور
ہے اور رضا اور ہے اور ہزارون طرح کی رحمت اور درود پیغمبرون
علیہم الصلواۃ والسلام کی ذات پر نثار ہو جیو اگر یے لوگ نہ بھیجے جاتے تو
ہدایت کی راہ کسی کو معلوم نہوتی اور سچے علم اور نیک باتین آدمیون سے
پوشیدہ رہ جاتین سب نبی برحق ہین اول سب کے حضرت آدم آخر اور
افضل سب مین محمد مصطفے ہین علیہم الصلواۃ والسلام اور معراج اور
سیر انکی مکے سے مسجد اقصی اور وہان سے ساتوین آسمان اور سدرۃ
المنتہی تک حق ہے اور آسمانی کتابین جو نبیون پر اتری ہین جیسے توراۃ

اور انجیل اور زبور اور فرقان یعنی قرآن عظیم اور صحیفے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور
اور پیغمبروں پر نازل ہوئے ہیں سب حق ہیں سب نبیوں پر اور سب کتابوں پر ایمان
لانا چاہیے مگر گنتی انکی سوائے اللہ تعالی کے کسی شخص کو معلوم نہیں کیونکہ
کسی دلیل سے ثابت نہیں ہوئی اور سب نبی بڑے اور چھوٹے گناہوں سے پاک
ہیں اور پیغمبر کی باتیں جو مضبوط دلیل سے معلوم ہوئی ہیں سب پر یقین لانا
چاہیے اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے اللہ کے پاک ہیں گناہوں سے نہ مرد
ہیں وے نہ عورت کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں وحی لاتے ہیں عرش کو اٹھا رہے ہیں اور
جس کام پر مقرر ہیں اسکو انجام دیتے ہیں اور پیغمبر اور فرشتے اگرچہ اور مخلوقات سے
افضل اور مقرب ہیں تو بھی دوسری خلقت کی طرح علم اور قدرت نہیں رکھتے
مگر جتنا اللہ تعالی نے انکو علم اور قدرت دیا ہے اور وے سب اللہ تعالی کی ذات
اور صفات پر اور مسلمانوں کی طرح ایمان رکھتے ہیں اور اسکے عبید کے دریافت سے
عاجز اور اپنی طاقت کے موافق اسکی بندگی کے حقوق کے ادا کرتے ہیں تو بھی خوف
الہی کے سبب شکر گذاری کرتے ہیں اللہ تعالی کے خاص بندوں کو اسکی
واجب صفتوں میں شریک جاننا کفر ہے جیسا کہ دوسرے کافر پیغمبروں سے
منکر ہوکر کافر ہوئے اسیطرح نصارا حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور عرب
کے مشرک فرشتوں کو اسکی بیٹیاں ٹھہرا کر اور اسے کہ انکو غیب کی باتوں کا
عالم جانتے تھے مشرک ہوئے اور فرشتوں اور نبیوں کو اللہ تعالی کی صفات
میں اور دوسروں کو نبیوں کی صفات میں شریک نہ جانے اور عصمت کی
صفت یعنی سب عیبوں سے پاک ہونا سوائے انبیاء اور فرشتوں کے دوسروں
میں اعتقاد نہ کرے اور متابعت انبیا کی ہر کام میں منظور رکھے اور جن باتوں
کی خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دی ہے ان پر ایمان لاوے

اور عمل کرے اور جن باتون سے منع فرمایا ہے اُن سے دور بھاگے اور کسی کے قول
اور فعل کا جو پیغمبر کے قول اور فعل سے ایک بال بھر فرق رکھتا ہو اعتبار نہ رکھے
اور پیغمبر علیہ السلام نے جو خبر دی ہے کہ دو فرشتے منکر نکیر قبر میں مردون سے
سوال کرین گے اور کافرون کو اور بعضی مسلمان گناہگارون کو عذاب قبر ہو گا
سچ ہے اور بعد موت کے زندہ ہونا قیامت کے دن اور صور یعنی نرسنگے کا
پہلے دفعہ پھونکا جانا سب کی موت کے واسطے اور آسمانون کا پھٹنا اور ستارون کا
ٹوٹ کر گرنا اور پہاڑون کا اڑنا اور دوسری دفعہ کے صور سے مردون کا قبر سے زندہ نکلنا
اور نئے سر سے پھر تمام جہان کا پیدا ہونا حق ہے اور حساب قیامت کا اور گواہی
ہر ایک جسم کی اور تولا جانا عمل کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پیٹھ پر تلوار
سے تیز اور بال سے باریک ہے بعضے بجلی کیطرح بعضی ہوا کی طرح بعضے چالاک
گھوڑے کی طرح بعضے آہستہ آہستہ پار ہون گے اور بعضے دوزخ مین گر پڑینگے
حق ہے اور سفارش کرنی انبیا اور اولیا اور نیک لوگونکی گنہگارون کے حق مین
سچ ہے اور حوض کوثر سچ ہے پانی اُسکا دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا
اُسپر کوزے دھرے ہین جتنے آسمان مین تارے جو کوئی اُسکا پانی پیئے
پھر کبھی وُہ پیاسا ہووے اور اللہ تعالیٰ اگر چاہے بڑے بھاری گناہ کو بے توبہ
بخش دے اور چھوٹے گناہ پر عذاب کرے اور جو کوئی اخلاص یعنے سچی نیت
سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق البتہ بخشا جاویگا اور کافر
لوگ ہمیشہ دوزخ مین گرفتار رہینگے اور مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین ڈالے جاوین
تو آخر کو تھوڑے یا بہت دنون مین البتہ وے دوزخ سے مخلصی پا کر بہشت
مین داخل ہون گے پھر ہمیشہ وہین رہین گے اور مسلمان بڑے گناہون
سے کافر نہین ہوتا اور ایمان سے نکل نہین جاتا اور دوزخ کے ہر قسم کے

عذاب جنکی خبر پیغمبر صاحب نے دی ہے اور قرآن مین موجود ہے جیسے سانپ
اور بچھو اور زنجیرین اور طوق اور بیڑی اور دہکتی آگ اور گرم پانی اور کنٹیلا درخت اور
سینڈ کا درخت اور کافر کے بدن کی پیپ اور دھوون سب سچ ہے اور اسیطرح پر
بہشت کی سب نعمتین کھانے پینے کی اور حور و قصور اور لباس و پوشاک وغیرہ سچ
ہے اور سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہے کہ مومنون کو بہشت مین بے
پردہ بے جہت اور بے مثال میسر آویگا اور ایمان کہتے ہین سچ جاننے کو
دل سے اور مان لینے کو اور زبان سے اقرار کرنے کو اور زبان کا اقرار کرنا بھی
ضرورت کے وقت جب ظالم کے جبر سے حساب مین نہین آتا اور جانے کہ پیغمبر
خدا کے اصحاب سب نیک اور عادل تھے اگر کسی سے کبھی کوئی قصور ہوا تو پھر
وہ توبہ کرکے پاک ہوگیا قرآن کی اکثر آیتین اور بہت سی حدیثین اُنکی تعریف
مین گواہی دیتی ہین اور یہہ بھی قرآن سے ثابت ہے کہ وے آپس مین محبت
اور مروت رکھتے اور کافرون کے حق مین سخت تھے سو جو کوئی اُن کو آپس مین
مخالف اور بے الفت سمجھے وہ قرآن کا منکر ہوا اور جو کوئی اُن سے عداوت اور
بغض رکھیگا وہ قرآن کے حکم سے کافر بنیگا امانت دار ہین وحی کے اور
نگہبان ہین دین کے اور قوی کرنے والے ہین اسلام کے اور دور کرنے والے
ہین کفر کے جو کوئی اُن سے منکر ہوا وہ قرآن اور سب ایمان کے احکام سے
خارج ہوا اور صحابہ کے اجماع اور پکی دلیلون سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ اور اصحابون سے افضل ہین اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اصحابو
سے افضل ہین اور عمر رضی اللہ عنہ نے سب اصحابون نے حضرت ابوبکر کو
افضل جانکر اُن سے بیعت کی پھر اُن کے اشارے سے اُن کے پیچھے حضرت
عمر کی خلافت پر اُن کی فضیلت کے سبب اجماع کیا اور حضرت عمر کے بعد تین

دن تک آپس مین صحابہ نے مشورت کرکے حضرت عثمان کو افضل جان کر خلیفہ کیا اور
اُن سے بیعت کی اور بعد حضرت عثمان رضؓ کے سب صحابہ مہاجرین اور انصار نے جو
مدینے مین موجود تھے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی اور
جسنے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا کیا اُس نے خطا کی مگر بد گمانی صحابوں
سے دور رکھا چاہیے اور اُن کے آپس مین کی ناموافقت پر خیال بدنہ لیجایا چاہیے اور
اُنمین سے ہر ایک کے ساتھ محبت اور اعتقاد سے پیش آیا چاہیے اور اسیطرح کئی
اصحاب جو اصحاب کبار کے سوا قطعی بہشتی ہین اُنکو نیک جانے چنانچہ ابو عبد
الرحمن و طلحہ و زبیر و ابو عبیدہ و سعد و سعید اور حضرت حسنین اور اُنکی
مان بی بی فاطمہ اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہم اور حضرت کی بیبیان
اور بیٹیان حضرت کی تھین سب کو بہتر اور افضل دوسرون سے یقین کرے
اور انکی محبت دل سے رکھے اور اُن سے اور اُنکی اولاد کے ساتھ بہ تعظیم و توقیر
پیش آوے اور ایسے عمل کرنے حضرت پیغمبر صلعم کی محبت اور تابعداری کی سے
علاقہ رکھتے ہین پھر جو کوئی بر خلاف اسکے کرے گا اسنے گویا حضرت سے عداوت
کی اہل حق کے یہی عقائد ہین جو بیان مین آئے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ
عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ
السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ
عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ
اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ

قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله
واليوم الاخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني
عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه
يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من
السائل قال فاخبرني عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان
ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان قال ثم انطلق
فلبثت مليا ثم قال لي يا عمر اتدري من السائل قلت الله ورسوله
اعلم قال فانه جبريل اتاكم يعلمكم دينكم رواه مسلم ورواه ابوهريرة
مع اختلاف وفيها اذا رايت الحفاة العراة الصم البكم ملوك الارض في
خمس لا يعلمهن الا الله ثم قرا ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث
الاية متفق عليه عمر بن خطاب کے بیٹے راضی ہو اللہ ان سے روایت کرتے
ہین اسوقت ہم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کہ ایک دن
جب آیا ہمارے پاس ایک شخص جسکے نہایت سفید کپڑے ازبسکہ سیاہ
بال نہین معلوم ہوتا تھا اسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا
اسکو ہم مین سے کوئی یہانتک کہ بیٹھا وہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے پھر تکیہ لگا دیئے اپنے زانوؤنکو حضرت کے زانوؤن سے اور رکھے
اپنے ہاتھ اپنے زانوؤن پر اور کہا اے محمد خبر دو مجھکو اسلام سے یعنے اسلام
کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہہ ہے کہ گواہی دیئو تو اسپر
کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہہ تو محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے اور پڑھا کر
تو نماز اور دیا کر زکوٰۃ اور روزے رکھا کر رمضان کے اور حج کر اللہ کے گھر کا
اگر مقدور ہو تجھکو راہ روی کا یعنی زاد و راحلہ اور امن ہو راہ کا کہا اس شخص نے

کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہم نے اس شخص سے کہ پوچھتا ہے حضرت سے پھر سچ
مان لیتا ہے اسکو کہا اس شخص نے بتلا تو مجھ کو ایمان کی حقیقت فرمایا
حضرت علیہ السلام نے یہہ کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور
اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور پچھلے دن پر ایمان لاوے تو تقدیر پر اسکی
بھلائی اور برائی کے ساتھ کہا اس مرد نے سچ کہا تو نے کہا بتا تو مجھ کو احسان
کی حقیقت فرمایا یہہ کہ بندگی کرے تو اللہ تعالی کی اسطرح پر کہ گویا دیکھتا ہے
تو اسکو پھر اگر ایسا نہیں ہے کہ دیکھتا ہے تو اسکو پس ایسا جان کہ تحقیق وہ دیکھتا
ہے تجھ کو کہا اسنے کہ خبر دے تو مجھ کو قیامت کب ہوگی فرمایا کہ جس سے پوچھا
گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ خبردار نہیں اسکے آنے سے کہا بتلا تو مجھ کو اسکی
علامتیں فرمایا قیامت کی نشانیاں یے ہیں کہ جنے لونڈی اپنی مالکہ کو اور یہہ
کہ دیکھے تو ننگے پاؤں والوں اور ننگے بدن والوں مفلسوں بکری چرانے والوں
کو بڑی بڑی عمارتیں بنائے کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ شخص اور
ٹھہرا رہا میں دیر تک پھر فرمایا حضرت نے مجھ کو آیا جانتا ہے تو اے عمر کون تھا
یہہ پوچھنے والا کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں فرمایا تحقیق وہ جبرئیل
تھا آیا تمھارے پاس کہ سکھلا دے تمکو تمھارا دین روایت کی اس حدیث کو
مسلم نے اور روایت کی اسی حدیث کو ابوہریرہ نے کچھہ اختلاف کے ساتھہ انمیں
کی روایت میں یوں ہے اور جب دیکھے تو ننگے پاؤں والوں ننگے بدن والوں
بہروں گونگوں کو زمین کے مالک علم قیامت کا داخل ہے پانچ چیزوں میں کہ
ان کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت بیشک اللہ کہ اسکے
پاس ہے علم قیامت کا اور مینہہ کے برسنے کا آیت کے آخر تک روایت کی
اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اُنھوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کی ستر اور کئی شاخیں ہیں سو بہتر اور اول انہیں کا کلمہ طیب لا الہ الا اللہ کا پڑھنا اور ادنا اور کمتر انکا دور کرنی تکلیف کی چیزیں راہ سے جیسے کانٹے گھاس پتھر نجاست کی چیزوں کو راہ سے دفع کرنا اور شرم کرنا بری اور ناکاری باتوں سے یہہ ایک بڑا شعبہ ہے ایمانکا

ف جاننا چاہیئے کہ ایمان کی شاخیں اخلاص اور اعمال اور واجبات اور سنن اور مستحبات اور آداب کی رو سے بیشمار ہیں کہ اسکی حد کو سوائے شارع کے کوئی نہیں جانتا شاید اصول حکموں کے اور قاعدے ایمان کے اس عدد تک پہنچے ہوں اور بعضے یوں کہتے ہیں کہ ان عددوں کے بیان سے تعین کچھہ مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہے کیونکہ ستر کا عدد محاورے کی رو سے کثرت پر دلالت کرتا ہے غرض ایمان کی شاخیں باوجود اسکے کہ حد اسکی شمار سے باہر ہے کچھہ رکھا ہے انھوں نے ایک اصل کو وہ کیا ہے کہ کامل کرنا نفس کو اچھے نیک کاموں سے جو اس جہان اور اُس جہان کے کام آویں اور یہہ حاصل ہوتا ہے اللہ و رسول کے احکام کے علم سے اور ان کو ہمیشہ بجالانے سے اور اعتقاد کی تصحیح سے جیسا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنی جن لوگوں نے کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے اور حدیث میں آیا ہے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنے کہہ ایمان لایا میں اللہ پر پھر اُسپر قائم رہ اور بعضے علماؤں نے اُن شاخوں کو بیان کیا ہے اس طرح پر کہ ایمان لانا اللہ پر اور اسکی صفتوں پر

اور یہہ اعتقاد کرنا کہ جو سوائے اللہ اور اُسکی صفتون کے ہے سو حادث یعنی نئی چیز
ہے قدیم نہین اور ایمان لانا خدا کے فرشتون پر اور اُس کی کتابون پر اور
پیغمبرون پر اور اُسکی تقدیر پر نیک ہووہ یا بد اور قیامت کے دن پر اُس مین
داخل ہے عذاب ہونا بدکارون کو اور آرام سے رہنا نیک کارون کا اور یہہ
کہ قیامت کے دن حساب ہوگا اور لوگون کے عمل ترازو مین تولے جائینگے
اور اعمال نامے نیکون کو دہنے ہاتھہ مین اور بدون کو بائین ہاتھہ مین دئے
جائین گے اور پل صراط پر سے سب کو گذرنا ہوگا اور اللہ تعالے کا دیدار مومنون
کو نصیب ہوگا اور بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخمین ڈالے جائین گے
اور ہمیشہ وہان رہین گے کبھی باہر نہ آوین گے بہشتیون کو نعمت اور راحت
ہمیشہ ملیگی اور دوزخیون کی سزا ہر طرح کے عذاب سے ہمیشہ ہوا کریگی اور یہہ
بھی شعبہ ایمان کا ہے اللہ تعالی سے محبت رکھنی اور اُسکے دوستون سے
اور بغض رکھنا اُسکے دشمنون سے اور محبت رکھنی پیغمبر صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے یعنے انکی تعظیم کرنی اور ان پر درود بھیجنا اور ان کے یارون
سے دوستی رکھنی اور اُن کی آل واولاد کے ساتھہ محبت کرنی اور اُن کی
سنتونکی پیروی کرنی یعنے اُنکے طریق پر چلنا اور اُسکو رواج دینا یہہ سب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت مین داخل ہے غرض اللہ ورسولؐ کی محبت ایسی
رکھنی کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف اور اللہ ورسول کی متابعت
ایک طرف تو اللہ ورسول کا جو محب ہے بے پروا کسی کی رعایت نکرے
جس مین اللہ ورسول کی رضامندی سمجھے اُسکو عمل مین لاوے
تو سچا محب ہے اور جس نے یہہ نکیا اور جس قدر اُنکے احکام سے
یعنے چشم پوشی کی اسیقدر اسکے ایمان مین خلل پڑا اور دوستی کے

ادنی

دعوے میں چوتھا ٹھہرا اور شعبہ ایمان کا یہ ہے کہ جو عمل کرے اللہ کی رضامندی کے واسطے کرے دوسری طرف نگاہ نہ رکھے یا دکھاوے کو نہ کرے خواہ وہ عمل ہاتھ کا ہو یا بدن کا یا زبان کا یا دل کا یا اعتقاد کا اور شعبہ ایمان کا یہ ہے گناہ کے کاموں میں خدا سے ڈرنا اور نیک کاموں میں اُسّتے امید رکھنی اور شعبہ ایمان کا ہے توبہ کرنا گناہوں سے جب گناہ ہو جاوے تبھی توبہ کرے اور شکر کرنا نعمت پر مثلاً اللہ اولاد دے تو عقیقہ کرے نکاح کرے تو طعام ولیمہ کھلاوے ختم قرآن ہو تو خوشی کرے اور مال ہو تو زکوٰۃ دے صدقہ فطر دے قربانی کرے اور شعبہ ایمان کا ہے عہد کو وفا کرنا یعنی جو قول کرے اسکو پورا کرے اور مصیبت پر صبر کرنا اور گناہوں سے دور بھاگنا اور تقدیر پر راضی رہنا اللہ پر توکل کرنا چھوٹوں پر مہربانی کرنی اور بڑوں کی خدمت کرنی تعظیم بجالانی بُری باتوں سے بچنا جیسے طمع اور بخل اور کبر اور حسد اور عجب اور کینہ اور غضب وغیرہ اور شعبہ ایمان کا ہے کلمۂ توحید پڑھنا اور قرآن تلاوت کرنا اور علم دین سکھانا اور دعا مانگنی اور استغفار کرنی بیہودہ کاموں سے بچنا جسم کو پاک رکھنا ظاہر اور باطن کی ناپاکی سے اور نماز پڑھنی فرض ہو یا نفل شرم گاہ ڈھانکنی اور صدقہ دینا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا غلام لونڈی کا اور سخاوت کرنی اور مہمانداری کرنی روزے رکھنے فرض ہوں یا نفل اعتکاف کرنا شب قدر کو ڈھونڈھنا حج کرنا عمرہ لانا طواف بیت اللہ کرنا ہجرت کرنی کافروں کے مُلک سے اور اُس ملک سے کہ جہاں ظلم اور فسق و فجور و بدعت رواج پاوے اور بچانا اپنے دین کو بد باتوں سے اور اللہ کی نذر و نیاز ادا کرنی گناہ ہو تو کفارہ دینا نکاح کر کے حرام کاری سے بچنا حق ادا کرنا اہل و عیال کا مقدور کے موافق اور ماں اور باپ کی تابعداری کرنی مگر اسمیں خلاف شرع نہو اور نیکی کرنی اُن کے ساتھ مال

اور خدمت اور اچھی باتوں سے اور تربیت کرنی اولاد کو اسلام کے طریق پر اور سلوک
کرنا ناتے داروں سے اور فرمان برداری کرنی مسلمان سردار کی اگر خلاف شرع
حکم نکرے اور لونڈی غلام سے نرمی کرنی اور نبی [illegible] اور
جماعت کی متابعت کرنی اور مسلمانوں مین صلح کر دینا باغیوں کو اور جو اسلام سے
پھر جاوے مار ڈالنا اور مدد کرنی نیکوں کی اور نیک کاموں مین دین کے اور حکم
کرنا اچھے کاموں کا اور باز رکھنا برے کاموں سے اور سزا دینا بدکاروں کو اور
جہاد کرنا کافروں اور بدعتیوں سے ہتھیار سے اور زبان سے ادا کرنی امانت اور پانچوان
حصہ دینا غنیمت کا اور ادا کرنا قرض اور حق ہمسائے کا اور معاملہ کرنا لوگوں سے
خوبیوں کے ساتھ اور جمع کرنا اور کسب کرنا مال وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال
اچھی جگہہ جیسے یتیموں مسکینوں مستحقوں کو دینا مسجد خانقاہ و مدرسہ پل مہمان سرا
وغیرہ کی عمارت مین لگانا مال کو بے جا خرچ نکرنا پکار کر السلام علیکم کہنا جواب سلام کا
اور چھینکنے والے کا جو الحمد للہ کہے دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگوں کے ایذا
دینے سے اور ہٹا دینا راہ سے اس چیز کا جس سے لوگ اذیت پاوین اور
دعوت قبول کرنی بشرطیکہ وہان کوئی بات خلاف شرع نہو جنازے کی نماز پڑھنی
اور اسکے ساتھ جانا اور بیمار پرسی کرنی اور ہر مہینے مین تین دن روزے رکھنے

وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم لَا یُؤْمِنُ
اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت کی انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ایمان
دار نہین ہوتا کوئی تم مین کا یعنی مومن کامل نہین ہوتا جب تک وہ زیادہ دوست
نرکھے مجھ کو اپنے باپ اور بیٹے سے اور سب لوگوں سے ف محبت پیغمبر
خدا کی یہی ہے کہ دین کے امور مین اور ان کی سنت کی پیروی مین ان کی

رضامندی لحاظ رکھے اور اپنی ذات اور اپنی اہل وعیال اور ماباپ اور دولت اور حشمت پر کہ دنیا مین محبوب چیزین یہی ہین اُن کی متابعت کو غالب جانے اور ترجیح دے مثلاً جان اور مال سب کھووے پر اُن کا حق قائم رکھے ہاتھ سے نہ دے

وَعَنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا عباس رض عبد المطلب رض کے بیٹے حضرت کے چچا نے فرمایا حضرت نے چکھا مزا ایمان کا اُس نے جو خوش ہوا اللہ سے پروردگار ہونے پر اور خوش ہوا اسلام سے اپنا دین ہونے پر اور محمد علیہ السلام سے پیغمبر ہونے پر

ف یے تینون چیزین آدمی کے دل کی بیماری کو دفع کرتی ہین اور گناہ کی ناپاکی سے پاک کر کے بہشت کے رہنے کے لائق بناتی ہین بغیر ان تینون چیزون کے آدمی سخت مصیبت مین گرفتار ہو کر شیطان کا دوست بنکر دوزخ کے قابل ہو جاتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم اُس خدا کی جس کے قبضۂ قدرت مین زندگی محمدؐ کی ہے نہ سُنا میرے احوال کو کسی ایک شخص نے اس امت سے یہودی ہو وہ یا نصرانی پھر مر گیا وہ ایمان نہ لا کر اُس دین کی طرف کہ مین بھیجا گیا ہون جدہر ہو گا وہ دوزخیون سے

ف حضرت آخر زمانے کے نبی ہین بھیجے گئے ہین تمام جن وانس کی طرف اب جو کوئی اُن لوگون سے موسوی ہو خواہ عیسوی وغیرہ اُن پر ایمان

لذا کر مرے گا بیشک دوزخ مین پڑے گا وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِي قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ
الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ
وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَاءُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ
تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا ابوموسی
اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تین شخص ہین جنکے لئے دوہرا ثواب
ہے ایک وہ شخص اہل کتاب سے کہ ایمان لایا اپنے نبی موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام
پر اور ایمان لایا محمد علیہ السلام پر دوسرا وہ بندہ جو دوسرے کی ملک مین ہے جب
ادا کیا اُس نے حق اللہ تعالیٰ کا اور حق اپنے مالک کا تیسرا وہ شخص کہ تھی
اُسکے پاس ایک لونڈی صحبت کرتا تھا اُسکے ساتھ پھر ادب سکھلائے اُسکو
اچھے آداب اور تعلیم کی اُسکو نیک تعلیم بعد اُسکے اُسکو آزاد کرکے اپنے نکاح مین لایا
سو اُس مرد کے لئے دوہرا ثواب ہے ف ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
دو عمل کے سبب دوہرا ثواب ملا لیکن حقیقت یون ہے کہ ایک عمل کے بدلے
دوہرا ثواب ملیگا مثلاً ان تینون مین سے جو کوئی ایک روزہ رکھے گا دو روزے
کا ثواب پاوے گا روایت کی بخاری اور مسلم نے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ
بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا
اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ
مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا
فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ
سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى

ذَالِكَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ کہا عبادہ رضی اللہ عنہ صامت کے بیٹے نے کہ فرمایا رسول صلعم نے اور گرد ان کی جماعت تھی اصحاب کی بیعت کرو یعنی عہد کرو مجھ سے اس پر کہ شریک نکرو اللہ کے ساتھ کسیکو یعنے بت پرستی نکرو اور اسکی صفت خاص مین کسیکو نہ ملاؤ اور کوئی عبادت دکھاوے کو نہ کرو اور چوری نکرو اور زنا نہ کرو اور قتل نکرو اپنی اولاد کو جیسا جاہل کرتے تھے مفلسی کے ڈر سے اور نکرو کسی پر بہتان کہ بنایا ہو اسکو اپنے ہاتھ و پاؤن سے یعنے اپنی ذات سے یا اپنے دل سے بدگمانی کر کے جھوٹھ بناوے اور وہ آدمی ان باتون سے پاک ہو یا بے حیائی سے منہہ پر عیب لگاوے اور نافرمانی نکرو مشہور ہے کامون مین یعنے جس کا حکم شرع مین مشہور آیا سو جو کوئی وفا کرے گا تم مین سے اس بیعت کو اسکا اجر اللہ پر ہے یعنے اللہ ثواب دے گا اور جو کوئی پہنچا ان مین سے چیز کو یعنے عمل کیا سوا شرک کے پس سزا پاوے گا وہ دنیا مین اور وہ کفارہ ہے اسکے واسطے یعنے معاف ہوتے ہین گناہ پاک ہوتا ہے وہ اور جسنے کیا ان مین سے کوئی کام پھر چھپایا اسکو تو اسکا حکم اللہ پر ہے چاہے بخشے چاہے سزا دے پھر بیعت کی ہم نے ان سے ان باتون پر روایت کی بخاری

اور مسلم نے وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَضْحٰى اَوْفِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰيكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذَالِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذَالِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ باہر گئے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربانی کے دن یا عید فطر کو عیدگاہ کی طرف
پھر آئے عورتون کی جماعت کے پاس فرمایا آپ نے کہ اے گروہ عورتون کی
خیرات کرو یعنے کچھ دو اللہ کی راہ مین کیونکہ مین آگاہ کیا گیا ہون کہ تم مین سے
اکثر دوزخی ہون گی پوچھا عورتون نے اسکا کیا سبب یا رسول اللہ فرمایا کہ
تم بہت غصہ کرتی ہو اور گالی دیا کرتی ہو اور ناشکری کرتی ہو اپنے خاوندونکی
یعنی سو طرح کی بھلائی اور سلوک تم سے وہ کرتا ہے اگر ایک بات مین کچھ فرق
آگیا ان سب سلوکون کو تم خاک مین ملاتی ہو نہین دیکھا مین نے کسیکو کم عقل
اور ناقص دین کہ کھودے ہوشیار مرد کی عقل کو تم سے زیادہ پوچھا عورتون نے
کیونکر ہماری عقل مین کمی اور دین مین نقص ہے یا رسول اللہ فرمایا کیا نہین
ہے عورتون کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر کہا انھون نے البتہ پس فرمایا
یہہ بات انکی عقل کی کمی کے سبب ہے فرمایا حضرت نے کیا یون نہین ہے
کہ جب حیض ہوتا ہے عورت نماز روزے سے باز رہتی ہے کہا البتہ فرمایا سو
یہی ہے ان کے دین کا نقصان ف کوسنا اور پھٹکار کرنا بہت برا ہے
اسکے سبب سے آدمی گنہگار ہوتا ہے کسیکو نچاہیے کہ کسی کو پھٹکار کرے
یعنے اللہ کی رحمت سے دور جانے کیونکہ کسیکا خاتمہ معلوم نہین کہ کیا ہوگا اسیواسطے
حکم ہے کہ جب تک آدمی کے خاتمے کا حال معلوم ہو اسپر لعنت نکرے ....
اور وہ اس قابل نہین تو وہ لعنت اسی پر الٹ پڑے گی اگر کوئی کہے کہ
عورتون کی عقل اور دین کا نقصان خدا کی طرف سے ہے ان کے کسب سے
نہین پھر ان کا کیا قصور جواب اللہ نے اسی قصور کے سبب انکے درجے کو
مرد کے درجے سے کم کیا اور یہی منظور تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عورتونکو
عبادت کی کمی کا ثواب بھی نہ ملے گا جیسا مردون کو بیماری اور سفر کے عذر سے

بنا ہے کیونکہ مرد کی نیت یہی ہے کہ عبادت ہمیشہ کیا کرے روایت کی بخاری اور
مسلم نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي
الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلٰى مَنْ
يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي
الزَّكٰوةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ
جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ
اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا حَتّٰى
بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُودِهِ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ
سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
فَاَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ
بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ
عَلٰى وُجُوهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلاؤ مجھ کو ایسا کام کہ داخل کرے وہ مجھے بہشت
میں اور باز رکھے مجھ کو دوزخ سے فرمایا حضرت نے کہ یہہ بڑا سوال کیا
تو بے شک یہہ کام آسان ہے اسپر جس پر اللہ آسان کرے پھر بتلایا
عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اُس کے ساتھ کسی چیز کو اور پڑھ
نماز اور دے زکوۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر کعبہ کا پھر فرمایا
کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو نیکی کے دروازے روزہ رکھنا ڈھال ہے یعنے
برے کاموں کو روکتا ہے نفس کے کم زور ہونے سے اور خیرات کرنی
ٹھنڈا کرتی ہے گناہوں کی گرمی کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز

پڑھنا آدمی کا آدھی رات کو ایسا ہی ہے پھر پڑھی آپ نے یہہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کو یعملون تک جس کے معنے یہہ ہین کہ اللہ تعالی رات کے اُٹھنے والون کی تعریف کرتا ہے کہ جو لوگ حق تعالے کی رضامندی کے واسطے اپنی راحت کو چھوڑتے ہین اور آرام کے وقت بسترون سے اُٹھتے ہین اُن کے لئے نیک اجر مقرر ہے ایسا کہ نہ کسی آنکھہ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا پھر فرمایا حضرت نے کیا نہ بتلاؤن مین تجھہ کو دین کے کام کا سرا اور دین کے گھر کا ستون اور اونچائی اُس کے کوہان کی کہا معاذ نے بلے فرمائیے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرمایا کہ سر دین کے کام کا اسلام ہے اور کھنبا دین کے گھر کا نماز ہے اور اونچائی اُس کے کوہان کی جہاد ہے یعنے کافرون اور مشرکون کو مارنے سے دین کا مرتبہ بلند ہوتا ہے پھر فرمایا آپ نے کیا نہ بتلاؤن مین تجھہ کو وہ چیز جس سے اُن سب باتون کی درستی ہو کہا مین نے ہان فرمائیے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پس پکڑلی آپ نے زبان اپنی اشارا کیا اُسکی طرف اور کہا کہ اسکو سنبھال رکھہ مین نے پوچھا تعجب کرکے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہم پکڑے جاوینگے اُن باتون کے سبب جو زبان سے نکالتے ہین فرمایا روئے تجھہ پر تیری مان اے معاذ کیا نہین گراوینگی آدمیون کو اوندھے مُنھہ دوزخ مین یا ناک کے بل اُن کی زبانون کی گھاس کوڑے یعنے بیہودہ باتین احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ❀ وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو
چیزین ہین کہ دو چیزون کو واجب کرتی ہین پوچھا ایک شخص نے وے دونون چیزین
کیا ہین فرمایا آپ نے کہ جو کوئی مر یگا شریک کر کے اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہوگا جہنم
مین اور جو کوئی موا اس حال مین کہ اسنے شریک نکیا اللہ کے ساتھ کسی کو داخل
ہوگا وہ بہشت مین روایت کی مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ
وَسَاءَتْكَ سَیِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا
حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کی ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے
کہ کسی شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کے ٹھیک ہونے
کی کیا علامت ہے فرمایا اگر خوش کرے تجھ کو تیرا عمل نیک اور غمگین کرے تجھکو
تیرا برا عمل تو تو مؤمن ہے سوال کیا اس شخص نے کہ برا کام کسکو کہتے ہین
فرمایا آپ نے جب کوئی چیز تیرے دل مین خلش ڈالے یعنے تجھ کو تردد ہو جائے
اور تیرے دل کو اس کام سے مسرت نہو تو چھوڑ دے اسکو یعنے یہی نشانی ہے
اسکی کہ اسمین برائی ہے ف دوسرے مقام مین حضرت نے فرمایا ہے
کہ جس کام مین تو متردد ہو تو اپنے دل سے فتوا طلب کر اسکا مطلب یہہ ہے
کہ مؤمن متقی کا دل ایمان کے نور سے مثل آئینہ کے ہوتا ہے جب کسی بات
مین حکم قرآن اور حدیث اور اجماع امت کا پایا جاوے اور قول علما کا مختلف ہے
تو مومن اپنے دل سے صلاح کرے جو وہ حکم کرے عمل مین لاوے مگر یہہ حال
ہر مسلمان کا نہین ہے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ مَعَكَ عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ
قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِیْبُ الْکَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ

الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ قُلْتُ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کی عمر ابن عبسہ رضی اللہ عنہ نے آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یعنے جب وے مکہ معظمہ مین تھے پھر پوچھا مین نے یارسول اللہ کون ہے تمھارے ساتھ اس کام مین یعنے تم سے موافق دین اسلام مین فرمایا حضرت نے ایک مرد آزاد اور ایک بندہ یعنے اس کام مین میرا ساتھی ہے ابوبکرؓ اور بلالؓ اور بعضے کہتے ہین کہ حر سے مراد جمیع مرد آزاد اور عبد سے مراد جمیع بندے یعنے اس دین کے کام مین دونون قسم کے لوگ میرے شریک ہونگے پوچھا مین نے اسلام کیا چیز ہے فرمایا خوبی اور نرمی کلام مین اور کھانا کھلانا آدمیون کو یعنی تواضع اور سخاوت کہ دونون وصف کامل ہین اسلام کے ایک اپنی ذات سے علاقہ رکھتا ہے ایک دوسرونکی کہین اور صفتونکو بھی اسلام کے حق مین آپنے بیان کیا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ جسوقت جس شخص کے حق مین جو صفت مناسب جانتے وہ کہدیتے کہ اسپر اسکو زیادہ لحاظ رہے اور اسمین وہ کمال حاصل کرے جیسا طبیب ہر شخص کے مرض کے موافق علاج بتلاتا ہے جوان مردی جس سے وہ مرض جاتا رہے پوچھا مین نے کیا چیز ہے ایمان فرمایا صبر اور سماحت یعنے گناہ کے کامون مین صبر کرنا اور فرمانبرداری کے کامون مین جوانمردی کرنی کہا پوچھا مین نے کہ کون سا کام اسلام مین افضل ہے کہ مسلمان کو کرنا چاہیئے فرمایا ایسا کام کرنا کہ اسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمانون کو اذیت نہ پہنچے کہا پوچھا مین نے کون سا کام ایمان کا

بہتر ہے فرمایا خلق نیک سچ ہے اس صفت پر عمل کرنا نفس کے توڑنے اور خلق
کے نفع پہنچانے کو بہت سخت ہے کہا پوچھا مین نے کون سی نماز افضل ہے یعنے
نماز کے رکنون مین کون سا رکن فرمایا درازی قیام کی یعنے دیر تک کھڑے ہو کر
قرآن پڑھنا کہا پوچھا مین نے کون سی ہجرت افضل ہے فرمایا ہے کہ چھوڑ دینا
اس چیز کو جسے برا جانا تیرے پروردگار نے کہا پوچھا مین نے پس کون سا جہاد
بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ کونچ کاٹے جاوین اسکے گھوڑے کے اور خون بہایا
جاوے اسکا یعنے گھوڑا اور آپ دونون جہاد مین کام آوین کہ وہ دنیا کے فائدون
سے بے نصیب جاوے کہا پوچھا مین نے کون سا وقت افضل ہے فرمایا پچھلی
رات کا یہ روایت کی احمد نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ
وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ
مَا تُحِبَّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ ٥ روایت
کی معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ایمان کی اچھی چیز سے فرمایا دوستی کرنی اللہ کیواسطے اور دشمنی
کرنی اللہ کیواسطے اور لگا رکھنی اپنی زبان کو اللہ کی یاد مین پوچھا معاذ نے وہ کیونکر
ہوتا ہے یا رسول اللہ فرمایا دوست رکھے تو آدمیون کے واسطے وہی جو دوست
رکھے اپنے واسطے اور ناپسند رکھے تو ان کے لئے جو ناپسند رکھے اپنے لئے یعنے
سبکا خیر خواہ رہے کسی کی بدخواہی نکرے روایت کی احمد نے

فصل شرک اور کبیرہ گناہون کے بیان مین

تھوڑی حقیقت شرک اور کبیرہ گناہون کی یہان ایمان کے باب کے پیچھے مناسب ہوا کہ
لکھا جاوے تو مسلمان ان باتون کو برا جان کر چھوڑ دین اور اپنے ایمان پر قائم رہین

نہین تو خلل آجاوے گا اور اُنکا ایمان جاتا رہے گا کبیرہ اُسکو کہتے ہین کہ شرع مین
جسکے واسطے حد مقرر ہوئی ہے یا اُسپر وعید واقع ہوا ہے قرآن شریف یا حدیث
صحیح کی رو سے یا ممانعت ہوئی ہے دلیل قطعی سے یعنے حکم اللہ یا رسول کا یا
اجماع اُمت یا حدیث مین کر بیٹھنے کو اُسکے کافر کہتے ہین یا اُسکا فساد اور اُسکی
برائی پہنچ جاوے اُن گناہون کے برابر جنکا شرع مین صاف حکم ہے جو اُسکے
سوائے ہے صغیرہ ہے اور صغیرہ اُسکو کہتے ہین کہ جسکو شرع مین برا کہا ہے
یا جو چیز شرع مین مقرر ہے اُسکے برخلاف ہو کہ اُسکے کرنے سے دین مین جو طریقہ
مقرر ہے اُٹھ جاوے اور کبیرہ کے درجون مین تفاوت ہے بعضا بعضے سے
سخت تر ہے ستر گناہ جو حدیث مین آئے ہین وے یہ ہین چار گناہ دل سے
تعلق رکھتے ہین ایک شرک اللہ کا اُسکی کئی صورتین ہین پہلی صورت اللہ کی
ذات کے واجب ہونے مین یعنے اللہ کے سوا سب حادث ہین اور ممکن دوسری
عبادت مین یعنی اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت نکرے یا ایسی تعظیم جس مین
عبادت پائی جاوے بجا نہ لاوے تیسری مدد چاہنے مین یعنے مشکل کے
وقت دوسرے کی مدد نچاہے چوتھی علم مین یعنے حاضر غائب کا علم برابر سوائے اللہ کے
دوسرے کی ذات مین نجانے پانچوین قدرت مین یعنے ایسی قدرت جو عقل سے
باہر ہے سوائے اُسکے دوسرے کی ذات مین نہین چھٹی حکم چلانے مین یعنے اُسکے
حکم کو نہ کوئی روک سکتا نہ رد کر سکتا ساتوین پیدائش مین یعنی اُسکے سوائے کسی کو
پیدا کرنے کی طاقت نہین آٹھوین پکارنے مین یعنے ہر کسی کی پکار ہر جگہ سے
وہی سُن سکتا ہے نوین قول مین دسوین نام رکھنے مین جیسے پیر بخش
اور امام بخش گیارہوین ذبح کرنے مین یعنے دوسرے کے نام سے جانور ذبح
کرے یا ذبح مین دوسرے کی قربت چاہے بارھوین نذر مین یعنے کسی مطلب پر

دوسرے کی نذر ماننے تیرھوین لوگون کے کامون کے سپرد کرنے مین جیسے کسی کو
امام یا پیر کی حمایت مین چھوڑنا دوسرا کبیرہ گناہ پرہٹ کرنے کی نیت کرنی
تیسرا ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے چوتھا بے پرواہ ہونا اللہ کے مکر سے اور
چار گناہ زبان سے علاقہ رکھتے ہین پہلا جھوٹھی گواہی دینی دوسرا زنا کرنے
کی تہمت لگانی نیک مرد یا نیک عورت کو تیسرا جھوٹھی قسم کھانی چوتھا جادو
کرنا تین گناہ پیٹ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا شراب پینا دوسرا مال یتیم کا کھانا
تیسرا سود لینا دو گناہ آگے پیچھے کے سوراخ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا زنا دوسرا
لواطت اور دو گناہ ہاتھ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا ناحق کسیکو مار ڈالنا دوسرا
چوری کرنی اور ایک پانون سے علاقہ رکھتا ہے بھاگنا کافرون سے لڑائی مین
اور ایک گناہ تمام بدن سے علاقہ رکھتا ہے نافرمانی کرنی ماباپ کی اور دکھ دینا
ان کو سوائے ان کے اور بھی گناہ کبیرہ ثابت ہین سچا جاننا کاہن یعنے نجومیون کو
گالی دینی رسول صلعم کو بد کہنا قرآن کو برا کہنا فرشتون کو اور انکار کرنا ان سے اور
ٹھٹھا کرنا ان سے منکر ہونا دین کی ضروریات باتون سے ترک کرنا نماز کو اور زکواۃ کو
اور روزے اور حج کو پڑھ لینی نماز وقت سے پہلے یا پیچھے بلا عذر شرعی
لڑائی کرنی مسلمانون سے ناحق جھوٹھ باندھنا پیغمبرون پر بد کہنا اصحاب
اور اہل بیت پیغمبر کو گواہی چھپانی بلا عذر رشوت لینی جھگڑا ڈالنا جورو اور خاوند
مین چغلی کھانی سردار کے پاس مال لینا کسیکا ایک دینار کے انداز یا اس سے
زیادہ رمضان کا روزہ توڑنا بلا عذر اہنایت کے رشتے کو توڑنا چوری کرنی تول
مین باز رہنا امر معروف اور نہی منکر سے قدرت رکھتے بھلا دینا قرآن پڑھنے
اور یاد کرنیکے بعد جلا مارنا جاندار کا آگ سے نافرمانی کرنی عورت کو خاوند کے حق مین
ہجاء عالمون کی سور کا گوشت کھانا نشہ کی چیز کھانی یا اپنی نکاح کرنا محارم سے

یعنی جو مرد اور عورت شرع کے حکم سے حرام ہین جوا کھیلنا ہجرت نکرنی کفار کے ملک
سے دوستی اور خیر خواہی کرنی کافرونکی بد کہنا باپ کو چھوڑ بیٹھنا جہاد کا باوجود اسکے
کہ کافرون کا غلبہ ہو اور اپنے تئین قدرت ہو لوٹ کے مال مین سے چوری کرنی
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ
اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ
وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ اَلْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت
کی عبد اللہ بن مسعود رض نے کہا ایک شخص یا رسول اللہ کون سا گناہ سب سے
بڑا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا یہہ کہ ٹھہراوے تو اللہ کیواسطے اسکا مانند حالانکہ
اسی نے پیدا کیا ہے تجھ کو پوچھا اُس نے پھر کون گناہ فرمایا یہہ کہ مار ڈالے
تو اپنے لڑکے کو اُس ڈر سے کہ کھاویگا وہ تیرے ساتھ پوچھا پھر کون گناہ فرمایا
یہہ کہ بدکاری کرے تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے پس بھیجی اللہ تعالی نے یہہ
آیت ان حکمون کے سچ کرنیکو جو لوگ نہین پکارتے ہین اللہ کے ساتھ دوسرے
معبودون کو اور نہین قتل کرتے ہین اسکو جسکے قتل کو اللہ نے منع کیا مگر حق
پر اور نہ بدکاری کرتے ہین آیت کے آخر تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کلام الہی مین مطلق قتل اور زنا کے بیان کا مطلب ہے اور یہ قیدین جو لگائین
ہین سو اُن چیزونکی زیادہ برائی اور سختی ظاہر کرنی منظور تھی یا سائل کے احوال کو لحاظ
کرکے یون فرمایا کہ اسکو فائدہ بخشے بخاری اور مسلم نے روایت کی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ

اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابو ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور رہو سات خصلتین ہلاک کرنے والیون سے پوچھا صحابہ نے یارسول اللہ وے کیا چیزین ہین فرمایا شرک کرنا اللہ سے اور جادو کرنا اور قتل کرنا کسی آدمی کا کہ جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق پر کھانا سود کا چکھنا یتیم کے مال کا پیٹھ دینا لڑائی کے دن کافرون سے تہمت لگانی زنا کی نیک ذات مسلمان عورتون کو جو واقف نہین ایسے کام سے ف جادو سکھلانا بھی جادو کرنے کے برابر ہے بعضے کہتے ہین کہ سیکھنا جائز ہے دفع شر کی نیت سے اور خیالی نے شرح عقائد کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ سحر کرنا کفر ہے باتفاق صحابیون کے ایک جماعت نے جادو گر کو قتل کا حکم کیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث ہووے کفر کا تو مار ڈالا جائے کرنے والے کو اگر توبہ نکرے اور فال دیکھ کر غیب کی بات کہنی اور نجوم کے علم سے کچھ بتانا اور پوچھنا فال کھولنے والے اور نجومی اور رمال اور شعبدہ باز سے اور ان علم سیکھلانے اور ان علمون سے کمائی کھانی سب حرام ہے مسلمانونکو ہرگز نکیا چاہیئے اگرچہ کوئی چیز بے تاثیر نہین اور سب اسکی تقدیر سے ہے پر مؤمن کو لازم ہے کہ ہر چیز مین تاثیر پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ کو جانے اور ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھے دوسری طرف نہ بھٹکے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرِبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهَا فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ نُوْرُ الْاِيْمَانِ هٰذَا لَفْظُ بُخَارِيٍّ ابوہریرہ رضسے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنا نہین کرتا کوئی زنا کرنیوالا جب زنا کرتا ہے اور وہ مومن ہے اور چوری نہین کرتا کوئی چور جب چوری کرتا ہے اور وہ مومن ہے اور شراب نہین پیتا کوئی شرابی جب شراب پیتا ہے اور وہ مومن ہے، اور لوٹتا نہین کوئی لوٹ کہ اٹھاوین لوگ اپنی نگاہون کو اسکی طرف جب وہ لوٹتا ہے اور وہ مومن ہے اور چوری نہین کرتا ہے لوٹ کے مال سے تم مین کا کوئی جب وہ چوری کرتا ہے اور وہ مومن ہے سو دور رکھو دور رکھو اپنے تئین ان گناہون سے بخاری اور مسلم نے نقل کیا اور ابن عباس کی روایت مین یہہ عبارت بھی آئی ہے اور نہین مار ڈالتا کوئی جب مار ڈالتا ہے اور وہ مومن ہے، پوچھا عکرمہ نے ابن عباس کو کیونکر علاحدہ کیا جاتا ہے اس شخص کا ایمان کہا اس طرح اور ڈالدین ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین پھر نکالا انکو پس اگر توبہ کیا پھر لیتا اسکی طرف اس طرح پھر ڈالین انگلیان ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین اور کہا ابوعبداللہ نے یہہ بخاری کی کنیت ہے نہین رہتا ہے وہ شخص مومن کامل اور نہین باقی رہتا ہے اس کے واسطے ایمان کا نور اور یہی مذہب ہے سنت وجماعت کا وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْئٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا
وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَلَا تَوَلَّوْا لِلْفِرَارِ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ
خَاصَّۃً الْیَھُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالَا
نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَ اِنَّ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ اَنْ یَّقْتُلَنَا
الْیَھُوْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے صفوان
عسّال کے بیٹے سے کہ کہا ایک یہودی نے اپنے یار سے لیچل محمدؐ کو اس نبی
کے پاس جواب دیا اسکو اسکے یار نے مت کہہ اسکو نبی اسواسطے کہ اگر وہ سنے
تیرے اس کلمہ کو بیشک ہو جاوین اسکی چار آنکھین یعنی خوش ہو جاوے یا امیدوار
ہو کہ ہم اُسسے ہدایت پاوین گے پھر آئے وسے دونون رسول اللہ کے پاس
اور پوچھا انھون نے نو علامتون سے جو مشہور ظاہر تھین یعنے موسی ع کے
نو معجزیکا حال پوچھا تب حضرت نے یہہ احکام بیان فرمائے گویا انھین اشارہ کیا
کہ معجزہ پوچھکے کیا کروگے احکام دین کے سیکھو جو نجات ہو سو بتلایا رسول اللہ
صلعم نے کہ شریک مت کرو اللہ کے ساتھہ کسی چیز کو اور چوری مت کرو اور زنا مت
کرو اور قتل نکرو کسیکو کہ اللہ نے جسکو منع کیا ہے مگر حق پر اور مت پہنچاؤ نیک کار کو حاکم
پاس اسلئے کہ وہ مار ڈالے اسکو اور مت کرو جادو اور مت کھاؤ سود اور مت دو گالی زنا کی نیک عورتکو
اور پیٹھہ مت دو بھاگنے کو لڑائیکے دن اور لازم ہے تمپر جو یہود ہو کہ بیجا کام مت کرو سنیچر کے دن کہا صفوان
نے کہ چوم لیا اُن دونون نے ہاتھہ اور پانون کو حضرت کے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک تو
نبی ہے فرمایا حضرت نے پھر کونسی چیز ہے کہ وہ باز رکھتی ہے تم کو میری متابعت سے کہا انھون نے
کہ دعا کی داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اسبات کہ ہمیشہ ہوا کرے اسکی اولاد سے

نبی اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر ہم مان لین تمھارا حکم تو مار ڈالین گے ہمکو یہود روایت کی اس
حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یہہ کہنا یہودیون کا کہ حضرت داؤد نے
ایسی دعا کی ہے محض افترا اور جھوٹھ ہے یہہ کیون کر عقل مین آوے کہ حضرت داؤد
نے توریت اور زبور مین یہہ پڑھا ہو کہ محمد علیہ السلام خاتم النبین ہون گے اور ان کا دین
سب دینون کو باطل کرے گا پھر ایسی دعا کرین اور بعضے کہتے ہین کہ یہود قائل تھے
کہ حضرت عرب کے نبی ہین اسی پر حضرت کو نبی الامیین کہتے تھے سو اپنی اس
بات پر بھی ملزم ٹھہرتے ہین کیون کہ پیغمبر کی طرف جھوٹھ کی نسبت دینی ہرگز
مناسب نہین اس طرح کہ حضرت نے دعوی کیا ہے کہ مین تمام لوگون پر بھیجا
گیا ہون تو انکو لازم ہے کہ اسکو سچ جانین اور اسپر ایمان لاوین وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ
اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم بِعَشْرِ کَلِمٰتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ
وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا
تَتْرُكَنَّ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِءَتْ
مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰہِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَةَ
فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ
وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ
وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِی اللّٰہِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے
معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نصیحت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دس باتون کی فرمایا شریک نہ کیجو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے
اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی نکر اپنے ماباپ کی دکھ نہ دے انکو اگرچہ وے کہین
کہ جدا ہو جا تو اپنے قبیلہ سے اور اپنے مال سے اور ترک نکر و فرض نماز کو جان
بوجھہ کر کیون کہ جو کوئی ترک کرتا ہے نماز فرض کو دیدہ و دانستہ پس تحقیق

الگ ہوا اس سے عہد اللہ کا اور ہرگز نہ پی شراب کیونکہ شراب پینا سر ہے سب گناہوں کا
اور دور رکھ اپنے تئیں گناہ سے پس بے شک گناہ کرنے سے اترتا ہی غضب اللہ کا
اور بچا رکھ آپ کو بھاگنے سے کافروں کی لڑائی میں اگرچہ مارے جاویں لوگ اور جب پہنچ
جاوے آدمیوں کو موت اور تو اسمیں ہو تو ٹھہرا رہ وہاں اور زیادہ دے اپنے اہل و
عیال کو حق واجبی پر اور نہ اٹھالے اپنی لاٹھی ان پر سے ادب سکھلانے کے لئے اور ڈرا ان کو
اللہ کے حکموں سے کہا احمد نے ۞ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ وَ
الْإِيمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو صاحب سر ہیں
پیغمبر خدا کے اور وے جانتے تھے منافقوں کو کہا انھوں نے کہ نفاق پیغمبر خدا کے
وقت میں تھا اب یعنی ہمارے وقت میں نہیں ہی مگر کفر ساتھ ایمان کے ف
حضرت کے وقت میں لوگ تین قسم کے تھے مومن کافر منافق اور منافقوں کا حکم
اس زمانے میں یہہ تھا کہ ان کو مسلمان کہتے تھے کچھ روک ٹوک نہ تھا اور یہی اسوقت
مصلحت جانتے تھے اب وہ حکم نہ رہا اگر کسی پر ثابت ہو کہ وہ ظاہر میں مسلمان ہے
اور چھپا کر کفر کے کام کرتا ہی تو اسکو قتل کرنا چاہیئے کفر کے حکم اسپر جاری ہوں گے
نقل کیا بخاری نے اور اسیطرح کبیرہ ہی تصویر کا بنانا اور علم دین سیکھ کر اسپر عمل
نکرنا مسجد کو خراب کرنا بے طہارت نماز پڑھنی کتا پالا کرنا فاسقوں اور بدعتیوں کی بے
خوف فتنہ تعظیم و توقیر و حرمت مد کرنی بغیر علم فتوا دینا بدون طہارت طبابت کرنی
عورت کو مرد کی صورت اور مرد کو عورت کی صورت بنانا عورت کو عورت سے
مساحقہ کرنا یعنے چپٹی لڑنی کسیکے غم میں گریبان پھاڑنا چھاتی کوٹنی قبروں کی
تعظیم کے لئے روشنی کرنی کافروں کے رسومات بجالانے نسب سے خارج ہونا
یا داخل ہونا نبی کی سنت کو سبک یا سہل جان کر داڑھی منڈانی بیوہ عورت کو

نکاح ثانی سے باز رکھنا برادری اور قومیت کے ننگ اور عار سے

فصل تقدیر کے بیان مین

اب تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب تھوڑا یہان بیان ہوتا ہے مسلمانونکو لازم ہے
کہ ایمان لاوین اُسپر کہ جو کچھہ جہان مین ہوتا ہے نیکی یا بدی لوگون کے عمل سے
خواہ اور کچھہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے اور حق تعالی نے تمام موجودات کو ازل مین
تقدیر کیا اور سب اُسکے مخلوق ہین باوجود اسکے بندون کو اُنکے کام مین اختیار ہے
جس پر ثواب اور عذاب ملتا ہے اور اس مسئلے کا بیان مفصل علم کلام کی کتابون
مین لکھا ہے یہان جس قدر کہا چاہئے یہہ ہے کہ بلاشبہہ آدمی کی ذات مین
ایک صفت رکھی ہے جسکو اختیار کہتے ہین کہ جان بوجھ کر اپنے شوق کی خواہش
کو یا کراہیت طبیعت کو ایک کام کے کرنے یا نہ کرنے پر ایک جانب کو غالب کرتا ہے
برخلاف اسکے جیسے تھرتھری کا مرض ہو کہ اسمین اپنا کچھہ اختیار نہین پس اس
تقریر سے جبریہ کا مذہب جو کہتے ہین کہ آدمی کی حرکاتین مثل پتھر کی حرکات کے
ہین باطل ہوا اور یہہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ سب چیزین ازل مین مقدر
ہو چکی ہین اور اللہ تعالی کی خواہش اور ارادے سے پیدا ہوتی ہین پس اس تقریر
سے قدریہ کا مذہب بھی جو کہتے ہین کہ آدمی اپنے افعال کا آپ پیدا کرنے والا ہے
اور وہ اپنے کام مین مستقل ہے جھوٹھا ٹھہرا پس حقیقت حال جبر اور قدر کے
درمیان ہے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے
لا جبر ولا قدر ولکن امر بین امرین حقیقت مین اللہ تعالی نے چیزون
کے پیدا کرنے مین اسباب اور شرائط موافق جاری ہونے عادت کے پیدا
کئے ہین جیسا کہ آگ جلانے کو اور گرم کرنے کو اور پانی تر کرنے کو اور ڈبانے کو

اور کھانا آسودہ ہونے کو اور تلوار کاٹنے کو بے سبب اسکی پیدائش سے ہے لیکن ان اسبابوں کو وسیلے سے اور اگر چاہے بے وسیلہ اور بے سبب پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود سبب کے بھی پیدا نہ کرے آدمی مین قصد اور اختیار اسکا سبب بڑا ہے کہ حق تعالیٰ اس سبب سے افعالون کو اسکے پیدا کرتا ہے اور پیدا کرنے والا اسکا وہی ہے اسباب اور مسببات اور شرائط اور مشروطات کا پیدا ہونا یہہ سب اسکی قضا اور قدر کے احاطے مین ہے کچہہ اسنے باہر نہین امر و نہی اسکی ربوبیت اور بندون کی عبودیت کی روسے ہے ثواب اور عذاب یہہ تصرف ہے اپنی ملکیت مین یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ وَلَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ اور کہتے ہین کہ یہہ ایک بھید ہے کہ انبیا اور اولیا کو اسپر مطلع نہین کیا اور یہہ بھید سوائے دار جنت کے کہین ظاہر نہوگا وہان کھل جائے گا کہ وہ مقام ظاہر ہونے کا ہے اور ظاہر ہے کہ سرور انبیا اور خلاصہ اولیا یعنے ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلوۃ اللہ علیہ اس حکم سے الگ ہون گے کیونکہ تمام علم پہلون اور پچھلون کا انکو دیا گیا ہے کہ بالکل چیزون کی حقیقت انپر روشن ہوئی واللہ اعلم عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمٰتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْسَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ ھُوَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

فَیَدْخُلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث
فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وے ہین سچے اور سچے کئے گئے
کہ خلقت ہر ایک کی تم مین جمع کی گئی ہے اسکی ماکے پیٹ مین چالیس دن
بصورت نطفہ کے پھر ہوتا ہے علقہ اتنی مدت تک پھر ہوتا ہے مضغہ اتنی
اتنی مدت تک پھر بھیجتا ہے اللہ تعالی اسکی طرف ایک فرشتہ چار باتون کے
ساتھ پس لکھتا ہے وہ فرشتہ عمل کو بندے کے کہ کیا کیا کام کرے گا اور اسکی
عمر کو کہ کتنی مدت جئے گا اور اسکی روزی کو کہ کیا کیا چیزین کھائے پیئے گا اور وہ
شخص بدبخت ہے یا نیک بخت لس پیچھے پھونکتا ہے اسمین روح پس
قسم ہے اس خدا کی جسکے برابر کوئی نہین تحقیق تم مین سے ایک عمل کرتا ہے
بہشتیون کے عمل یہان تک کہ رہ جاتا ہے درمیان اسکے اور بہشت کے ایک
بالشت کا فرق پس سبقت لیجاتی ہے اسپر کتاب یعنے اسکی سرنوشت سو عمل
کرنے لگتا ہے دوزخیون کے عمل پھر داخل ہوجاتا ہے دوزخ مین اور تحقیق تم
مین کوئی عمل کرتا ہے دوزخیون کے عمل یہان تک کہ رہ جاتا ہے اسکے اور دوزخ
کے درمیان ایک بالشت کا فرق پھر پکڑ لیتی ہے اسکو کتاب یعنی اسکی قسمت کا
لکھا پھر عمل کرنے لگتا ہے بہشتیون کے عمل پس داخل ہوجاتا ہے بہشت مین
ف اس حدیث سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ اللہ تعالی قادر ہے کہ کسی
چیز کو ایکدم مین پیدا کرے مگر درجہ بدرجہ کے بڑھانے مین بڑی حکمت ہے
کہ وہ ایک دفعہ کے پیدا کرنے مین نہین ہوتی اور بندون کو بھی گویا تعلیم ہوگئی
کہ کوئی کام جلدی کا خوب نہین بہ آہستگی اگر ہو تو اپنی مراد کو پہنچے خواہ مرتبے
دنیا کے ہون وخواہ دین کے اور معلوم ہوا کہ نجات خاتمے پر موقوف ہے
اور عذاب بھی اگرچہ رحم اور کرم سے اللہ تعالی کے نیک کارون کا برا ہو جانا بہت

لکم ہے اور بدکارون کا نیک ہو جانا بہت زیادہ بعضے اس حدیث سے لیے عمل مین
سستی کرتے ہین یہہ سمجھ کر کہ اگر ہم سعید ہین تو خاتمہ ہمارا بخیر ہوگا اور اگر شقی ہین تو یہہ
سعی اور عبادت کچھہ کام نہ آوے گی چنانچہ بعضے اصحابون نے بھی یہہ سمجھا تھا
حضرت نے انکو فرمایا کہ عمل کئے جاؤ ہر شخص کو اوسکے کام کی توفیق دی گئی ہے
اور قضا و قدر کی بات سنکر عمل کا انکار کرنا نچاہیئے علاوہ تم کو ظاہر مین شریعت
کے احکام بھلے اور برے معلوم ہو چکے پس اب ان پر لحاظ کرکے عمل کرو
کیونکہ اگر ایسا ہو تو امر و نہی کا فرمانا اور پیغمبرون کا بھیجنا بے فائدہ ٹھہرے یہہ
بھید بہت مشکل ہے کسیکی عقل وہان پہنچ نہین سکتی بندہ کو فرمان برداری
چاہیئے باقی اللہ تعالی مالک ہے جو چاہے کرے اپنی ملک مین جس طرح
چاہے تصرف کرے جسے چاہے جہان لیجاوے اور کہتے ہین کہ اسمین ترغیب ہمیشگی
کی ہے عبادت پر اور بچے رہنا گناہون سے اس دہشت کے سبب کہ شاید یہی دم
دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو جاوے اور یہہ بات اچھی ہے برخلاف انکے جو تقدیر کا
حال سنکر عمل سے دست بردار ہوتے ہین یا اوس مین سستی کرتے ہین اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ ہے یہہ کہ بندہ عمل کرتا ہے
اب دوزخیون کے اور حالانکہ وہ بموجب حکم ازل کے بہشتیون سے ہے اور
عمل کرتا ہے اب بہشتیون کے اور حالانکہ وہ حقیقت مین دوزخیون سے ہے
نہین ہے اعتبار عملون کا مگر خاتمے پر یعنے جس عمل پر خاتمہ ہو اوسی کا اعتبار
ہے نقل کیا بخاری اور مسلم نے روایت ہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہا انھون نے کہ بلائے گئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاری کی لڑکی
کے جنازے مین کہ نماز پڑھین پس کہا مین نے یا رسول اللہ خوشحال اس
لڑکی کے یہہ چڑیا ہے بہشت کی چڑیون سے اوس نے کچھہ برائی نہین کی اور نہین

پہنچی اسکو برائی پھر فرمایا حضرت نے یہہ واقعی ہے جو تو کہتی ہے یا سوائے اسکے
اور کچھہ یعنے ٹھیک حکم اسپر نہین ہو سکتا کیونکہ وجہہ اسکی یہہ ہے اے عائشہ
بیشک کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے ایک گروہ کو واسطے بہشت کے کہ پیدا کیا انکو
اسکے لیئے جس حال مین کہ وے اپنے باپون کے پیٹھہ مین تھے اور پیدا کیا دوزخ کے
لئے ایک گروہ کو کہ پیدا کیا انکو اسکے واسطے جس حال مین کہ وے اپنے باپون کی
پیٹھہ مین تھے نقل کیا مسلم نے اس حدیث کے ظاہر سے یہہ معلوم ہوا کہ بہشت
اور دوزخ کا جانا برائی اور نیکی پر موقوف نہین اللہ تعالی کی تقدیر سے علاقہ
رکھتا ہے اگرچہ کسی نے بدی نہین کی لیکن اگر وہ دوزخی ہے ازلی تو دوزخ مین
جاویگا اور کسی نے نیکی نہین کی اگر وہ بہشتی ہے ازلی تو بہشت مین جاوے گا
غرض کسیکے حق مین ٹھیک حکم نہین ہو سکتا مگر اہل دین کے اجماع سے یون معلوم
ہوا ہے کہ مسلمانون کے لڑکے بہشت مین جاوینگے اور کافرون کے لڑکون کے
واسطے تین قول ہین پہلا قول یہہ کہ دوزخ مین ڈالے جائینگے کیونکہ ماباپ
کے مثال عضو ہین دوسرا یہہ کہ توقف ہے تیسرا یہہ کہ بہشت مین رہینگے
بہشتیون کے خدمتگار ہوکر وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ
النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا
وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ
اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُهٗ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ
فَسَيُيَسَّرُهٗ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہا انھون نے

لہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین ہے تم مین کا ایک کہ نہین لکھا
گیا گھر اسکا دوزخ مین اور گھر اسکا جنت مین یعنے ہر ایک کے واسطے جگہہ بہشت
مین اور دوزخ مین لکھی گئی ہے عرض کیا صحابہ نے پس کیا ہم اعتماد نکرین اپنی لکھی کتاب پر
اور ترک نکرین اپنے عمل یعنے جب عمل کے پہلے ہماری جگہہ مقرر ہو چکی تو عمل کرنا کیا
فائدہ فرمایا حضرت نے عمل کرتے رہو ہر کسی کو توفیق دی گئی ہے اُس چیز کی
جو چیز اسکے واسطے پیدا کی گئی ہے مگر جو نیک بختون سے ہے پس توفیق دی ہے
اسکو نیک بختون کے عمل کی اور جو بد بختون سے ہے تو توفیق پائی ہے اُس نے
بد بختون کے عمل کی پھر پڑھا آپ نے اس آیت کو سو جس نے دیا یعنے جو حق اسپر
مال کا یا عبادت کا تھا اسکو ادا کیا اور سچ جانا بھلی بات کو یعنے کلمہ توحید کو یا دین اسلام
کو یا کلام اللہ کو سو سہج پہنچاوینگے ہم اسکو آسانی مین یعنے ایسے عمل اُسے کرواوینگے
جسسے اسکو بہشت ملے اور جسنے نہ دیا یعنے مال یا عبادت بجا نہ لایا اور جھوٹھ جانا بھلی
بات کو سہج پہنچاوینگے ہم اسکو سختی مین یعنے اچھے کامون سے مُنہہ موڑا
اور دنیا کی لذتون پر بھول کر کلمۂ توحید یا اسلام یا قرآن سے منکر ہوا توفیق
دینگے ہم اسکو بُرے عملون کی جس سے وُہ دوزخ مین پڑے ف اس حدیث
سے یہہ معلوم ہوا کہ پہلے مقرر ہونا ان کامون کا اللہ تعالی کی تقدیر مین عمل کے
ترک کرنے کا باعث نہین ہے کیونکہ اُس پروردگار نے اپنی خاوندی کی رو سے
کرنے اور نہ کرنے کا حکم جاری کیا بندون کو بندے ہونے کے سبب اسکا قبول
کرنا لازم ہوا اور عمل کو نشانی مقرر کی ہے بد بختی اور نیک بختی کی اور یہہ بھی
اُسکی تقدیر مین داخل ہے پھر جسکی تقدیر مین لکھا ہے کہ وُہ عمل کرے گا
کرتا ہے اور جسکی تقدیر مین لکھا ہے کہ نہ کرے گا نہین کرتا باقی ثواب اور عذاب
یہہ اسی مالک کا تصرف ہے اپنے ملک مین پس یہانتک یہہ بات کسی کی کہ عمل کیون

کرین ٹھیک ہین عَنْ اَبِي خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ
رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوِيْ بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ
شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ رواه احمد والترمذی وابن ماجۃ ابی خزامہ رضی اللہ
عنہ اپنے باپ سے یون روایت کرتے ہین کہا اُنھون نے کہ پوچھا مین نے یا
رسول اللہ بتلاؤ ہمکو منترون کا احوال جو پڑھواتے ہین ہم اُسکو اور دوا کا جو کرتے
ہین ہم اُسکو اور بچاؤ کا کہ بچتے ہین ہم اُسسے کیا رد کرتی ہین یہ چیزین اللہ تعالے
کی تقدیر سے کچھہ فرمایا آپ نے یہ چیزین اللہ تعالی کی تقدیر سے ہین روایت
کی اُسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کوئی چیز اللہ تعالی کی تقدیر سے الگ نہین اگر تقدیر مین ہے اور اللہ نے چاہا
ہے کہ بیماری اچھی ہوگی اور بچاؤ ہوگا تو اسکا اسباب بھی درست ہو جائیگا
یہ سب چیزین شرطین اور اسباب ہین اور یہ سب تقدیر مین لکھی ہین
اور رُقی کہتے ہین پھونک دینے کو اور تعویذ کو جسے بازو یا گلے مین باندھتے ہین
حکم اسکا یہہ ہے کہ اگر وہ پھونک قرآن کی آیت یا دعائے ماثورہ سے ہے
تو درست ہے نہین تو حرام دعائے ماثورہ کہتے ہین اُسکو جو بزرگون سے نسبت
رکھتی ہے مگر اُسمین کوئی لفظ خلاف شرع نہو یعنے استعانت بھوت پری دیو
وغیرہ سے ہو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ
فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ
فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ
هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
اِبْنُ مَاجَةَ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہمارے پاس اور ہم مباحثہ کرتے تھے قضا اور قدر کے مسئلون مین سو غصہ کیا

حضرت نے یہان تک کہ سرخ ہوگیا چہرۂ مبارک جیسا کسی نے انار کے دانون کو آپ کے رخسارون پر توڑا ہو پھر فرمایا کیا اسکا تم کو حکم ہوا ہے یا اسکام کو مین بھیجا گیا ہون تمھاری طرف ہلاک ہوئے وے لوگ کہ تم سے پہلے تھے ان باتون کے بحث کے سبب قسم دیتا ہون مین تم کو قسم دیتا ہون مین تمکو اس بات مین کہ نہ بحث کرو اس مقدمے مین روایت کی ترمذی نے اور ابن ماجہ نے بھی عمرو بن شعیب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن کو چاہیئے کہ تقدیر پر ایمان لاوے اور جانے کہ کوئی چیز اللہ تعالی کی تقدیر سے خالی نہین سب کچھہ وہان لکھا ہوا ہے اور اسمین گفتگو اور بحث نکرے کیونکہ یہہ اسرار الہی ہے آخر کو ایمان مین خلل آجائیگا غضب الہی مین پڑجائیگا یا اللہ اپنے فضل اور کرم اور آخر زمانے کے نبی برحق کی عزت کے طفیل سے ہم کو اور سب مومن اور مومنہ کو اسلام کی ان اعتقادی باتون پر خوب قائم رکھہ اور گمراہونکی گمراہی اور مخالفون کی مخالفت سے بچا آمین ثم آمین

دوسرا باب سنت کے بیان مین

ہر مسلمان کو چاہیئے کہ ایمان اللہ اور رسول پر لاکر یہہ ڈھونڈھے کہ اس دین مین کون کون کام کرنا چاہیئے جس سے اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہو اور یہے باتین قرآن شریف سے اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے بخوبی معلوم ہوتی ہین جو ان دونون کو پڑھے سمجھے یا کسی سے انکے معنے پوچھے اور یاد رکھے اور اسپر اعتقاد دلاوے اور عمل کرے اور ہر کام مین پیروی اپنے نبی کی مقدم رکھے اور بدباتون سے اور بری رسمون سے جو پیچھے لوگون نے نفس کی خواہش اور شیطان کے ورغلانے سے نکالی ہین اگرچہ باپ دادا یا دوست آشنا یا پیر مرشد اُسے کرتے ہون دور رہے اور بھاگے کیونکہ قیامت کے دن رسول ہی کی پیروی کی پرسش ہوگی اور رسول

لی گواہی اُس کے حق مین اسی بات پر لے جائیگی نہ ذات کا م آوسے کی نہ جانداری
بیے دنیا کے ہین سب نام و نشان عَنْ جَابِرٍ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ
الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رواہ مسلم م کہا جابر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنے خطبے مین حمد اور صلوۃ کے بعد سب باتون مین
بہتر اللہ کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور سب طریقون مین بہتر طریق محمد کا
ہے اور سب کامون مین برا کام نئی بات دین مین نکالنا اور سب نئی بات گمراہی ہے
ف جاننا چاہیے کہ جو چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہوئی
بدعت ہے اسمین جو کچھ انکی سنتون کے قاعدون کے موافق ہے اور کلام اللہ
و حدیث رسول اللہ کے ساتھ قیاس کے رو سے ملتی ہے اسکو بدعت حسنہ کہتے
ہین اور جو ان دونون صورتون سے باہر ہے بدعت سیئہ ہے اسکو ضلالت کہتے
ہین اسمین خلفائے راشدین یعنے حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت
عثمان ذی النورین و حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہم کے وقت مین جو کام دین
مین بڑھا اگرچہ وہ پیغمبر خدا کے وقت مین نتھا لیکن حضرت کے فرمانے سے وہ بدعت
سنہ نہین سنت مین داخل ہے فرمایا ہے کہ لازم پکڑو تم اے لوگو میری سنت
کو اور میرے خلفا کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم
اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ
الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھَرِیْقَ دَمَہٗ رواہ
البخاری ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمیون کے
گروہ مین سے تین شخص بہت برے ہین اللہ کے نزدیک پہلا وہ جسنے
منہہ پھیرا حق سے باطل کی طرف یعنے گناہ کے کام کئے حرم کی زمین مین جیسا

قتل کرنا اور لڑائی کرنی اور شکار کرنا وغیرہ حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا ہے
کہ جس طرح عبادت کے کام کا ثواب دونا ہوتا ہے اسیطرح گناہ کے کاموں کا
عذاب بھی دونا کیونکہ ادب کے مقام مین بے ادبی کرنی بہت بری ہوتی ہے
دوسرا وہ جس نے اسلام مین کفر کے رسموں کو جاری رکھا جیسا بین کرکے رونا
منھہ پیٹنا گریبان پھاڑنا مردے کے لئے اور فال بدلینا جانورون سے اور بہت باتین
اس قسم کی کرنی جو پیغمبر خدا اور انکے اصحاب کے وقت مین نہین ہوئین تیسرا
وہ جو کسی مسلمان کا ناحق خون کرنے چاہے صرف مارڈالنا اسکا مطلب ہو
دوسری کچھہ غرض ہو اگرچہ مطلق خون کرنا بد ہے لیکن یہہ بدتر ہے اب جانناچاہئے
کہ خون کرنیکے قصد کرنیوالے کا جب یہہ حال ہے پھر جو خون کرتا ہے اسکا کیسا
حال ہوگا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَقَدْ اَبٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ م کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلّم نے سب امت میری بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے سرکشی کی
پوچھا لوگون نے وہ کون ہے جسنے سرکشی کی فرمایا آپ نے جس نے فرمانبرداری
کی میری اور پیروی کی کتاب اور سنت کی داخل ہوگا وہ جنت مین اور جس نے
نافرمانی کی میری اور بدعتون کو اختیار کیا اور تابع ہوا نفس کا اور ماباپ چورو
لڑکون استادوستون کی خاطر سنت کو چھوڑا اور بدعت پر چلا پس بے شبہ وہی
سرکش ہوا ہرگز وہ جنت مین داخل نہوگا عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى
النَّبِيِّ صلعم وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ
بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا
مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ

الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ
وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ
مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ
وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ م کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے
فرشتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ سوتے تھے کہا
فرشتون نے آپس مین تحقیق تمھارے صاحب کے لئے ایک کہاوت ہے
صاحب کہا سو واسطے کہ پیغمبر علیہ السلام کو صحبت رہتی تھی اور ہے اب تک
فرشتون کے ساتھ پس بیان کرو اسکے واسطے کہاوت تاکہ جانے اور اپنی اُمت
کو خبر کرے کہا بعضون نے اُنمین سے کہ وہ سوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ آنکھین
اسکی سوتی ہین اور دل جاگتا ہے یہہ حال حضرت کا ہمیشہ تھا کہ سوتے وقت دل
انکا ہوشیار رہتا تھا پھر کہا فرشتون نے اس کہاوت کو کہ کہاوت انکی یعنے حال
عجیب انکا ایک مرد کی مانند ہے کہ جسنے ایک گھر بنایا اور مقرر کیا اسمین کھانا
کھلانا اور بھیجا بلانے والا لوگون کے کھلانیکو پھر جسنے مانی بلانیوالے کی بات وہ داخل
ہوا گھر مین اور کھایا کھانا اور جسنے نمانی اسکی بات نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ
کھایا کھانا پھر کہا فرشتون نے آپسمین کہ بیان کرو اسکے لئے تاکہ اسے وہ
سمجھے پھر کہا بعضون نے کہ وہ سوتا ہے اور کہا بعضون نے آنکھین اسکی سوتی
ہین اور دل ہوشیار پھر شرح کی اُنھون نے اسکی مراد اس گھر سے جو بنایا
گیا بہشت ہے اور بلانے والا کھلانیکے واسطے محمد صلعم اور اس کھانے کی شرح
نکی جو بہشت کی نعمتین ہین کیونکہ ان کا ہونا بہشت مین مشہور ہے اور جسنے
وہ گھر بنایا اسکا بھی ذکر نہ کیا کیونکہ پہلے کہہ چکے تھے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اب

حق تعالےٰ بر مردکے لفظ کو جاری کرنا بے ادبی سمجھے پس جسنے اطاعت کی محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کی جو بھیجے اللہ کے ہین پس تحقیق اُسنے اطاعت کی اللہ تعالےٰ کی اور جس سنے حکم نہ ما نا محمد صلعم کا پس تحقیق اُسنے حکم نہ مانا اللہ تعالےٰ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جدا کرنے والے ہین آدمیون کو یعنے مومن کو کافر سے اور فرمان بردار کو نافرمان سے چنانچہ حضرت کے نامون سے ایک نام توریت وانجیل مین فارقلیطا ہے یعنے فرق کرنیوالے حق اور باطل مین ابن جوزی نے کتاب الوفا فی اخبار المصطفے مین ابن قتیبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریون سے کہا کہ مین جاتا ہون اور میرے پیچھے فارقلیط آتا ہے کہ روح حق ہے وہ باتین نہین کرتا اپنی طرف سے اور کچھہ نہین کہتا مگر جو کچھہ کہا جاوے اُسسے اور وہ گواہی دیگا میری سچائی پر اور خبر دے گا اسکی جو کچھہ موجود کیا ہے اللہ تعالےٰ نے تمھارے واسطے اور دوسری جگہہ کہا یوحنا نے جو حواریون مین سے تھے کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ فارقلیط نہ آویگا جبتک مین نہ جاؤنگا اور وہ جب آویگا خبر دے گا لوگون کو انکے گناہون کی اور کچھہ نہ کہے گا اپنی طرف سے اور سزا دے گا تم کو حق پر اور بتا وے گا تم کو آنے والی اور غیب کی باتین اور ہر چیز کے بھید سے واقف ہوگا اور بیان کرے گا ہر چیز کو سچ سچ اور وہ گواہی دے گا میرے لئے جس طرح مین اُسکے لئے گواہی دیتا ہون اور مین بتلاتا ہون تم کو کہاوتون سے اور وہ تفصیل اور شرح کے ساتھہ کھول کر بیان کرے گا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم سِتَّۃٌ لَعَنْتُھُمْ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَکُلُّ نَبِیٍّ یُجَابُ اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَالْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّہُ اللّٰہُ وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَالتَّارِکُ

لِسُنَّتِي رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِينٌ فِي كِتَابِهِ روایت کی بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ چھہ شخص ہین جن پر لعنت کی
ہین نے اور لعنت کی اللہ تعالی نے اور لعنت کی ہر ایک نبی نے جس کی دعا قبول
ہوئی پہلا انکا وہ شخص ہے جس نے زیادہ کیا اللہ کی کتاب مین یعنی اسمین
بڑہایا کچھہ اپنے نفس کی خواہش کے موافق یا معنے لفظون کے اور ہی کچھہ کہے جس
مین حق ناحق ہو جاوے جیسا اگلے زمانے مین یہود اور نصاری نے کیا
اور اس امت مین لالچی جھوٹھے دنیادار عالمون نے جس کے سبب تمام
امت مین فساد پڑا دوسرا جھٹلانے والا تقدیر کا کہ اسکو نہین ماننا جیسے
قدریہ تیسرا وہ جس نے اپنی بزرگی اور تعظیم چاہی لوگون پر اپنے زور اور
دولت سے اسطرح کہ بڑائی دیتا ہے اسکو جس کو ناچیز کیا اللہ تعالی نے
اور ذلیل و بےعزت کرتا ہے اسکو جسکو عزت دی اللہ نے یعنے امرا اور دولتمند
اکثر فاسقون اور کافرون اور جاہلون سے صحبت رکھتے ہین اور ان کو عزت
دیتے ہین اور عالمون اور ناصحون اور صالحون سے دور بھاگتے ہین اور ذلیل
جانتے ہین حقیقت مین ایسے لوگ اللہ و رسول سے ضد اور مخالفت رکھتے ہین
چوتھا وہ جو حلال رکھتا ہے زمین حرم مین ان چیزون کو جنھین اللہ نے حرام کین
جیسے شکار کھیلنا درخت کاٹنا وغیرہ اور یہہ بھی معنی بعضون نے لکھا ہے کہ اللہ
تعالی کے حرامون کو جو حلال جانتا ہے پانچوان وہ جس نے حلال کیا میری
اولاد اور میری قوم اور میرے رشتہ دارون کے حق مین اس چیز کو جسے اللہ
تعالی نے حرام کیا ہے جیسے ایذا دینی اور ان کی تعظیم نکرنی اور ان کے حق
سے ان کو باز رکھنا اگرچہ کسی مومن کے حق مین بھی یے باتین مناسب نہین مگر
ان کے حق مین جائز رکھنا بسبب قرابت رسول اللہ کے زیادہ برا ہے اور بعضون

نے اسکے معنے یون لکھے ہین کہ جو کوئی میری اولاد مین ہو اور قرابت دار کہلا کر برے
کام کرے عوام کی نسبت اسکی دو چند سزا ہوگی جسطرح اللہ تعالی نے قرآن شریف مین پیغمبر
خدا کی ازواج مطہرہ کے حق مین تنبیہا فرمایا ہے پس کوئی بزرگزادہ ہو کر چاہئے کہ
برے کام نکرے یا انکی رشتہ داری پر مغرور نہو جاوے کہ چھٹا وہ جسنے میری
چال چھوڑی اور بری چال اختیار کی ف اگر کوئی رسول اللہ کی چال کو سبک
اور ہلکا جان کر ترک کریگا کافر ہوگا اور جو چوک اور سستی سے نکرے گا گنہگار ہوگا مثلاً اسا
زمانے مین داڑھی کا منڈانا اور پاے جامہ وغیرہ کو ٹخنون سے نیچے لٹکانا اور بیوہ عورت
کا نکاح نکر دینا یا اسکام پر متوجہ نہونا اور بخوبی سعی نکرنی بلکہ جو کوئی کرے یا کردے
اسکو برا جاننا اور اسپر ہنسنا انھین کامون پر اور باتون کو جو جو لوگون مین رائج ہوئین ہین
قیاس کیا چاہئے اسیطرح جو کوئی بدعت کو اچھا سمجھے اگر وہ اسطرح پر اچھا سمجھتا
ہے اور اسکے کرنے پر ہمت رکھتا ہے کہ بغیر اسکے جس شرعی نیک کام مین وہ ہے
اسکام کو ہرگز عمل مین نہین لاتا اور درست نہین جانتا مثلاً ناچ کروانا یا سہرا باندھنا
یا مہندی لگانی مرد کو شادی نکاح وغیرہ مین یا ثواب پہنچانے مین مردون کو جبتک پسند دلون
کیطرح اٹھتے باسنون مین نہ نکالے یا پھول پان پانی کھانے کے ساتھ نرکھے اور خصوصاً
شب برات کو روشنی نکرے حلوا روٹی نہ نکالے اور اسپر کوئی کھڑا ہو کر کچھ نہ پڑھے
تب تک اپنے اعتقاد مین جانے کہ اس کھانے کا ثواب مردون کو نہین پہنچتا
یا نکاح وغیرہ درست نہین ہوتا البتہ ایسے شخص پر اندیشہ کفر کا ہے اور اگر ایسا
نہین سمجھتا تو گنہگار بے شبہ ہوگا اے بھائیو جب رسول اللہ کی سنت کے چھوڑنے
سے اور بدعت کو لازم کرنے سے یہہ حال ہوتا ہے تب ان لوگون کے حال پر جو مسلمان
کہلا کر نماز اور روزہ اور حج اور زکواۃ کو چھوڑ بیٹھے ہین کبھی ہلکا جان کر کبھی
غفلت اور سستی کو حیلہ ٹھہرا کر عمل مین نہین لاتے اور دنیا کے کامون مین

اور نفس کی خواہشون مین رات دن دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہین اور اس عمر عزیز
کو گنواتے ہین قبر مین اور حشر کے میدان مین ان کا کیا حال ہوگا عَنْ اِبْنِ
مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّتِهٖ
قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهٗ فِیْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ
بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا
یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ
وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ
خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ؂ نقل کیا عبد اللہ ابن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہر پیغمبر کے ساتھ مجھ سے پہلے بھیجا اللہ نے اسکی امت
مین تھے حواری اور اصحاب یعنے دوست مددگار کہ اختیار کرتے تھے اسکے طریق کو
اور چلتے تھے اسکے حکم پر پیچھے انکے پیدا ہوتے ہین ناخلف کہتے ہین لوگون کو جو آپ
نہین کرتے اور جسکا انھین حکم نہین ہوا وہ ہین کرتے یعنے بد اعمالیون کے جو دین کے
مددگار اور یار وفادار تھے بدکار جھوٹے دغا باز لوگ پیدا ہوتے ہین پس جو مارے انھین
اپنے ہاتھون سے وہ مومن ہے اور جو مارے انکے سخت باتین کہکر وہ بھی مومن ہے
اور جو جہاد اور لڑائی کرے انسے اپنے دل سے وہ بھی مومن ہے کم درجے کا اسکے پیچھے
اور کوئی مرتبہ ایمان کا سرسون کے دانے برابر بھی نہین عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ
لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ
اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ کہا انس نے
فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے میرے چھوٹے لڑکے اگر
تو صبح اور شام کرسکتا ہے اس حال مین کہ کسیکی طرف سے تیرے دل مین کینہ نہو تو

ایسا کر پھر فرمایا کہ اے میرے لڑکے ایسا کرنا میری سنت ہے اور میری سنت کا جو
کام ہے اور جس نے دوست رکھا میری سنت کو تحقیق اُس نے دوست رکھا
مجھکو اور جس نے دوست رکھا مجھکو وہ رہیگا میرے ساتھ جنت میں خلاصہ
رسول کی پیروی سے آدمی کو اللہ تعالے بہشت میں پہنچا دیگا اپنی رضامندی کے گھر
میں داخل کریگا اور جو لوگ کہ طریق پر نہیں چلتے وے ہرگز اُس گھر کے جانیکے
لائق نہیں چنانچہ اللہ تعالی نے خود قرآن شریف میں تیسرے سیپارہ کے سترھوین
رکوع میں فرمایا ہے مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ترجمہ جو
کوئی اختیار کرے سوا اسلام کے اور دین وہ ہرگز اُس سے قبول نہ ہوگا
غرض سب دین ہوگا یعنی جو کوئی اس آخر زمانے کے پیغمبر اور اس قرآن پر ایمان نہ لاویگا
اگر ہزار طرح کی نیکی کے کام کریگا کچھ ثواب نہ پاویگا بلکہ الٹا خراب و پشیمان
ہوگا مگر اسکی نیکی کا بدلا اللہ تعالے اس جہان میں اسکو دیگا اولاد بڑھاویگا
دولت دیگا دنیا کی عزت اسکی بڑھا دیگا کیونکہ کسی کی محنت وہ برباد نہیں کرتا
کسی کو یہاں دیتا ہے کسیکو وہاں کسیکو تھوڑا یہاں اور بہت وہاں سو ہم مسلمان
تابعدار ہیں نبی کے امیدوار ہیں کہ وہ دونوں جہان میں ہمکو بہی سرفراز کریگا
عَنِ الْعِرْبَاضِ رضی قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ
فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ
وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى
اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا
بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ
بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

م عرباض رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نماز پڑھی ایک دن رسول اللہ صلعم نے ہمارے
ساتھہ پھر منہہ کرکے ہماری طرف نصیحت کی پکی اثر بھری کہ بہہ نکلے اُن سے آنسو
اور کانپ گئے اُن سے کلیجے پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ یہہ نصیحت جدا کرنے
والے معلوم ہوتی ہے سو وصیت کرو ہمکو پس فرمایا آپ نے کہ وصیت کرتا ہون
مین تمکو کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور سنتے رہو اُسکے حکم کو اور بجالایا کرو اگرچہ حکم کرے
تمکو شرعی باتون کا غلام حبشی کیون کہ یہہ ہونیوالا ہے کہ جو جیتا رہیگا میرے
بعد وہ دیکھے گا بہت اختلاف پس چاہیے کہ اُسوقت لازم کروا اپنے اوپر میری
سنت کو اور میرے خلفائے راشدین کی جو ہدایت پاچکے ہین چنگل مارو اُسپر
اور دانتون سے پکڑو اُسکو اور الگ رہو نئے کامون سے کیونکہ سب نئے
کام بدعت ہین اور جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ پیروی خلفائے راشدین کی عین پیروی رسول اللہ کی ہے اور
جن باتون نے رواج پایا اُن کے ایام مین وہ حضرت ہی کی سنت ہے اگرچہ اُنکے نام سے
وہ مشہور ہوئی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت کو پہلے ہی سے معلوم ہوچکا تھا کہ
میرے خلیفون کی سنت پر لوگون کو شبہہ پڑیگا گفتگو کرین گے اور بہک جاوینگے
اسلئے اول ہی سنا دیا اور خبردار کردیا کہ ایسا مت کیجیو اُنکی پیروی سے منہہ نہ
موڑیو اب جو کوئی خلاف اُسکے کریگا یعنی اُنکی سنتون کو ترک کریگا یا اور اور کام
اپنی خواہش سے نیک کامون مین زیادہ بڑھاوے گا جیسے نکاح کی مجلس مین
گانا بجانا ناچ کروانا اور شب برات کی رات کو چراغان کرنا لہو لعب مین مصروف
رہنا وہ شرع کی پیروی اور نبی کی حکم برداری سے محروم رہے گا عن
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ
سَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ

بِشِمَالِهِ وَقَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو اِلَيْهِ وَقَرَأَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ کھینچی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر ہمارے لئے اور فرمایا کہ یہی اللہ کے راہ ہے پھر کھینچی کئی لکیرین دہنے بائین اسکے اور فرمایا یے راہین ہین کہ ہر راہ پر اسکے شیطان بیٹھا ہے بلاتا ہے وہ تمکو اپنی طرف اور پڑھی وہ آیت کلام اللہ کی جس کا ترجمہ یہہ ہے یہہ میری راہ سیدھی مضبوط ہے اسپر چلو اور نہ چلو دوسری راہون کو کہ کہ دور پڑ جاؤ تم منزل مقصود سے تفسیر مدارک مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ کہ حضرت نے پہلے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر ادھر اودھر اسکے چھ چھ لکیرین اور کھینچین پھر فرمایا کہ وہی سیدھی راہ حق تعالی کی ہے اور یے راہین شیطانکی ان راہون سے بچتے رہو کہا صاحب مدارک نے کہ ان بارھون کی ہر ایک راہون مین سے پھر چھ چھ راہین نکلین یے سب بہتر ہوئین اور شرح مواقف مین لکھا ہے کہ بڑے گروہ اسلام کے آٹھ ہین معتزلہ شیعہ خوارج مرجیہ نجاریہ جبریہ مشبہ ناجیہ پھر معتزلہ مین بیس فرقے ہوئے اور شیعہ مین بائیس اور خوارج مین بیس اور مرجیہ مین پانچ اور نجاریہ مین تین اور جبریہ اور مشبہ مین تفریق نہین کیا یے بہتر ہوئے اور ایک فرقہ ناجیہ وہ فرقہ سنت وجماعت کا ہے چنانچہ رسول خدا نے خبر دی ہے کہ میری امت مین تہتر فرقے ہونگے بہتر دوزخ مین گر پڑینگے اور ایک جنت مین رہیگا اب ہر فرقے کے لوگون کو دعوا ہے کہ وہ فرقہ جو جنتی ہے ہم ہین اور یہی مذہب ہمارا حق ہے لیکن یہہ دعوا بغیر دلیل ثابت نہین ہوتا دلیل چاہیئے سو اہل سنت وجماعت کے ناجی ہونے پر اور اس مذہب کے حق ہونے پر یے دلیلین ہین اول یہہ دین نقل کی رو سے ثابت ہوا ہے صرف عقل اسمین کفایت نہین کرتی اور

پے در پے کی خبرون سے یون معلوم ہوا اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے یقین کو پہنچا
کہ اگلے نیک لوگ اصحاب رسول اللہ کے اور بعد اُن کے جو اچھے ہوئے اسی
اعتقاد پر تھے پھر جو جو اختلاف دین مین پیدا ہوا سو اُن پہلون کے پیچھے ہوا کہ
لوگون نے اپنی خواہشین اسمین ملائین اور دنیا کی طمع سے ایک سے ایک برخلاف
دوسرا چلا جسکے سبب آپسمین محبت کم ہوئی دشمنی بڑھتی گئی یہانتک اگلون کے
مخالف ہوئے برا کہنے لگے محدثین جنہون نے بڑی بڑی محنتون سے رسول خدا کی
حدیثون کو تحقیق کر کے جمع کیا جیسے صحاح ستہ وغیرہ مشہور ہین اور اسلام
کے حکمون کی جڑ وہی ہین اور چارون مذہب کے امام جنکا مذہب تمام ملکون مین
روم شام بلخ بخارا ہندوستان عربستان مین پھیلا ہوا ہے اسی طریق پر
تھے اور اشاعرہ اور ماتریدیہ جو آئمہ اصول ہین انھون نے بھی اگلے بزرگون کے طریق کو ثابت
رکھا بلکہ عقلی دلیلون سے رسول اللہ اور انکے اصحابون کی سنتون کو اور اگلے اچھون کی
جماعت کی اعتقادی باتون کو ثابت اور مستحکم کیا اسواسطے انہین کا نام اہل سنت
رسول اور جماعت مشہور ہوا کہ یہ لوگ رسول اللہ کی اور انکے اصحابونکی سنتون
پر ٹھیک ٹھیک چلتے ہین اور بعد انکے جو امام پیشوا ہوئے سب کو اچھا جانتے ہین اور
انکو مانتے ہین اور انکی راہ اختیار کرتے ہین دوسری یہہ کہ جتنے اولیا اہل اللہ
صاحب شریعت اور طریقت گذرے جن مین نفسانیت نتھی ہمیشہ اپنے خاوند کی
تابعداری مین رہتے کسی سے کچھ کام نرکھتے لاکھون ہزارون آدمی اُن سے فیض یاب ہوئے
اللہ کے سیدھے رستے کو پہنچے مقرب درگاہ الٰہی ہوئے اُن سبکا یہی طریق اور مذہب
تھا چنانچہ اُن کی کتابون سے ظاہر ہے تیسری یہہ کہ مکہ اور مدینہ جو اللہ اور رسول
کا گھر کہلاتا ہے اور اہل بیت نبوی اور اصحاب مصطفوی وہین رہتے تھے اُن کا
مذہب اور اسوقت سے آج تک جو جو وہان رہتے تھے وے سب یہی مذہب رکھتے ہین

اللہ تعالیٰ ان کے مذہب کا نگہبان اور مددگار ہے کہ بگڑنے نہیں دیتا چوتھی یہہ
کہ جتنے حافظ کلام اللہ کے کہ وہ نور ازلی ہے اللہ تعالیٰ کا اسی مذہب مین ہوتے
ہین کیونکہ یہہ چیز پاک اور مقدس ہے اور وہ ناپاک عداوت اور بغض بھرے
دل مین کیونکر سما سکتا ہے خصوصا جنکا دل رسول کے اصحاب باوقار اور پاک
وفادار ازواج مطہرات اور نہایت مقدسات اور ذریات مبارکات کے بغض سے
بھرا ہو پس اگر کوئی تعصب کو چھوڑ کر قرآن شریف اور پیغمبر خدا کی حدیثون اور
پیشواؤن کی کتابون کو جو تمام جہان مین مشہور ہو رہے ہین جمع کرکے دیکھے
اور اللہ و رسول کے گھر کے طریق کو خیال کرے اور انصاف کرے تو خوب کھل جاوے
کہ سوائے اس مذہب حقہ کے جتنے مذہب ہین اسکے برخلاف ہین سوائے بھائیو
اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول خدا صلعم کے پاس سرخ رو ہو اور مسلمان ہونیکا
فائدہ اٹھاؤ تو اپنا اعتقاد اہل سنت وجماعت کے طریق کے موافق درست کرو اور جن
جن باتون کا بیان ایمان کے باب مین ذکر آیا ہے ان باتون پر ایمان لاؤ اور بری چالون
اور بد خصلتون کو چھوڑو اور بدعتون سے جو شادی غمی مین لوگون نے اپنی خواہش
سے ہندو وغیرہ قوم کے رسومات دیکھکر اسے کرنے لگے اور اپنے ہادی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق کو بھلا کے کامون مین مقرر کر دیئے ہین چھوڑ کر
نئی باتین ملا کر بیچی ہے دور رہو سرکشی اور ڈھٹائی سے بچو اور جب تک اعتقاد
ٹھیک ہوگا اور شرع کے حکمون کو خوب پکڑو گے کوئی نیکی اور عبادت کے کام
تمہارے ہرگز مقبول نہ ہون گے عَنْ عَلِیٍّ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم
لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ یُؤْمِنُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَیُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے علی مرتضیٰ علیہ السلام سے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مومن نہیں ہوتا ہے کوئی بندہ جب تک
ایمان نہ لاوے چار چیزوں پر اول اسکا یہہ کہ ایمان لاوے اللہ کی وحدانیت
پر یعنی کسی کو اس کا شریک نہ سمجھے اور ایمان لاوے کہ میں رسول ہوں
اللہ کا بھیجا تمام خلقت کی طرف راستی سے دوسرا یہہ کہ ایمان لاوے کہ موت
حق ہے یعنے سب چیز کیا چھوٹی کیا بڑی سب فنا ہوگی یا یہہ معنے کہ اعتقاد
کرے کہ موت اللہ تعالے کے حکم سے ہے نہ طبیعت کے بگڑنے اور اسمین
فساد پڑجانے سے تیسرا یہہ کہ مرنے کے بعد پھر جینا حق ہے چوتھا یہہ کہ
تقدیر اللہ تعالے کی حق ہے یعنے ابتدا سے انتہا تک ہر قسم کا جو جو کام
ہونے والا ہے تمام موجودات میں اللہ تعالے نے مقرر کر رکھا ہے ف
اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ صرف اللہ تعالے پر ایمان لانے سے کوئی
مومن مسلمان نہیں ہوتا جب تک رسول پر ایمان نہ لاوے اور یہہ بھی سمجھا
گیا کہ یہہ کہنا نادان لوگوں کا کہ آدمی بھی مثل نبات اور گھاس کے پیدا ہوکر
مٹ جاتا ہے محض غلط ہے بدون مرضی خاوند کے کوئی چیز نیست و نابود نہیں
ہوتی کیونکہ سب اسکے حکم سے بنے ہیں پھر اسی کے حکم سے بگڑینگے
بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پڑھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ
الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ
ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ
يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ

يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَاحْذَرُوْهُمْ متفق علیہ م اللہ وہ ہے جسنے اتاری تجھپر کتاب اسمین بعضے آیتین پکی ہین سو جڑ ہین کتاب کی اور دوسری ہین کئی طرف ملتی سو جن کے دل پھرے ہوئے ہین وے اپنی ڈھب والیون سے لگتے ہین تلاش کرنے گمراہی اور تلاش کرنے ہین انکی کل بٹھانی اور ان کی کل بٹھانی کوئی نہین جانتا سوائے اللہ کے اور جو مضبوط علم والے ہین وے کہتے ہین ہم اسپر یقین لائے سب کچھ ہمارے رب کیطرف سے ہے اور سمجھائے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہے پھر کہا بی بی عائشہ رضنے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب دیکھو تم ایسون کو جو پیروی کرتے ہین اس چیز کی جو کتاب سے ملتی ہے یعنے ہے وہ قرآن سے مگر معنے اسکے ایکطرح کے نہین جنکا ذکر کیا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ پس الگ ہو جاؤ ان سے اور پرہیز کرو انکی صحبت سے ٭ ف ٭ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ نے جسطرح اور باتین آزمائش کی مقرر کی ہین اسیطرح قرآن شریف مین بھی بعضے کلام ایسے کہے ہین کہ جن کے معنے بٹھانے مین عقل کی اور دلکی راستی اور کجی ظاہر ہووے ایماندار عاقل اور آیتون کے ساتھ جو ایمان اور اعتقاد کی جڑ ہین ملا کر ویسے ہی معنے اسکے لیتے ہین جو گمراہ ہین وے اپنی گمراہی کی دلیل ٹھہراتے ہین چنانچہ تفسیر مین لکھا ہے کہ اس آیت مین اللہ تعالے کو منظور ہے کہ نصارا کو ہوشیار کرے کہ وے حضرت مریم کو خدا کی عورت کہتے اور حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور وے بہکے تھے اسپر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ انکے حق مین سنتے تھے جسمین انکی دانست مین بندہ ہونے کی حد سے زیادہ مرتبہ پایا جاتا ہے اور اب بھی کتاب والے عوام مسلمانونکو بہکانیکے واسطے ایسی باتین اپنے ڈھب کی قرآن سے چن چن کر اسکے معنے خلاف حق کے بیان کرتے ہین جسمین

کم عقل ہیکین اور اسلام کی راہ سے دور جا پڑین مگر جنھین اللہ تعالی نے عقل اور ایمانکی
آنکھہ دی ہے وہ ہرگز نہ بہکے گا اور کسیکا بہکانا کام نہ آوے گا اور اس دہوکھے کے
حال مین نہ پھنسیگا مسلمان بھائیو یہہ وقت بہت سخت آیا ہے ایمانداروں پر
تکلیف اور مصیبت ہے ایمانونکو آرام اور فراغت نفس کی خواہشون کا دروازہ کھلا
شیطان ہر دور پھنسا ہوا بھائیون مین محبت نرہی یارونکی دوستی گئی دوست
دشمن ہوئے دشمن ہنسنے لگے اللہ کا ڈر دل سے گیا حاکم شرع کا خوف نرہا اس وقت
مین مسلمان رہنا اور اعتقاد اپنا ٹھیک رکھنا اور نیک طریق پر چلنا بہت مشکل ہے
اسکی خبر ہمارے پیغمبر مخبر صادق نے پہلے ہی سے دی ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يَكُوْنُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ
الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ
رواہ مسلم م ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ آخر زمانے مین جھوٹے مکار لوگ
پیدا ہونگے سناوینگے تمکو ایسی باتین جو تمھارے باپ دادلنے نہین سنین
سو دور رہو ان سے اور دور رکھو انکو کہ گمراہ نکرین تم کو اور بلا مین نہ پھنساوین ۱۲
ف یہہ خبر عام ہے ایسے لوگ مسلمان کے پردے مین ہون خواہ دوسرے اس
وقت مین دونونکی کثرت ہے اللہ ہی فضل کرے اور پناہ دے تو دیندار کا
دین قائم رہے اب یہان اگر تھوڑی بہت دینداری ہے تو غریبون مین ہے کہ
انھون نے دین کی باتین سنکر اگلے رسوم کفر کے ترک کئے شرع کی راہ پر آئے دولت
وحشمت پر دنیا کی طمع کم رکھتے ہین اللہ ورسول وقیامت کے عذاب سے ڈرتے ہین
اب وہ سچی حدیث پیغمبر خدا کی اپنے ٹھکانے پر آلگی جو فرمایا تھا آپ نے بَدَاَ
الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ رواہ مسلم ۱۲ یعنی
پہلے دین اسلام تنہا غریب وبیکس تھا پھر بھی ایسا ہی ہوگا جیسا آگے تھا

خوبی اور خوشی غریبوں کے نصیب ہے ف سو جنہوں نے ایسے وقتمین دنیا کی دولت
حشمت پر خیال نکیا اچھے کھانے اچھے پہنے پر دل نہ دوڑایا مفلسی لاچاری مین
رہے اور قرآن حدیث کے احکام پر چلے وہی اللہ کے خاصے بندے ٹھہرے رسول اللہ
کے محبوب ہوئے اور اس حدیث کے مصداق ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ
تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ رواہ البیہقی م یعنی جو کوئی
مضبوط پکڑے اور عمل کرے میری سُنت پر جس وقت کہ فساد اور خرابی پڑ جاوے میری امت
مین یعنی تمام خلق مین اختلاف پڑ جاوے ہر کوئی ایک مذہب اختیار کرے کفر اور بدعت
کی باتین ظاہر ہونے لگین جھوٹے مکار اپنی اپنی دکانین لگاوین کوئی مسلمانی کے
پردے مین جاہلوں کو بہکا کر عزت اور دولت حاصل کرے کوئی اس سچے دین مین عیب
لگا کر نادانوں کو گمراہ بناوے ایسا شخص سُنت پر چلنے والا ثواب پاویگا سو شہید ونکا
جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہ کر اس دین مین اپنے مال اور جان کو تصدق کیا ہے
دم اس سیدھے رستے کو نچھوڑا عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ
عَلَيْكُمْ هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ
فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ رواہ ابن ماجہ ہ م ترجمہ کہا
مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنو جانو دیا گیا ہے
مجھے قرآن اور اسکی مانند اسکے ساتھ کہ حدیثین ہین یعنے جس طرح قرآن اللہ
کی طرف سے وحی ہوتا ہے اسیطرح حدیث بھی وحی ہوتی ہے وہ جلی ہے
یہہ خفی متلو غیر متلو خبردار رہو قریب ہے کہ ایک شخص آسودہ بے پروا اپنے تخت
پر بیٹھا ہوا کہتا ہے اختیار کرو اپنے واسطے اس قرآن کو پس جو چیز پاؤ تم اسمین
حلال اسکو حلال جانو اور جو کچھ اسمین پاؤ تم حرام اسکو حرام جانو تحقیق جو چیز کہ

اسکو حرام کیا رسول صلعم نے ویسی ہی ہے جیسا حرام کیا اسکو اللہ نے ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جس بات کو منع کیا رسول نے یا جس چیز کو حرام کیا
رسول صلعم نے مؤمن کو چاہیئے کہ اللہ تعالی کے منع اور حرام کے برابر اسکو جانے
اور اپنے تئین اس سے بچاوے ایسے حکم رسول صلعم کے گویا حکم اللہ کے ہین
عن ابي هريرة كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا
بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ
وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى
رواه البخاري م ابو ہریرہ نقل کرتے ہین کہ یہود پڑھتے تھے توراۃ کو زبان عبرانی
مین کہ ان کی وہی زبان تھی اور بیان کرتے تھے اسکو عربی مین مسلمانون کے
واسطے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سچا نجانو کتاب والون کو
اور نہ جھٹلاؤ انکو یہی کہو کہ ہم ایمان لاتے ہین اللہ پر اور جو اتارا گیا ہمپر اور جو اتارا گیا
موسیٰ اور عیسیٰ پر یعنے ہر بات انکی سچ نجانو شاید اسمین کچھ ملایا ہو اور کم و
بیش کیا ہو اور سب باتین انکی جھوٹھ نجانو کیونکہ شاید وہ بات حق ہو کہ اصل
مین توریت حق اور سچ ہے اور اسی پر انجیل کو قیاس کیا چاہیئے اسواسطے کہ
انھون نے ان دونون کتابون مین بعضے مقام ہین الٹ پلٹ کیا اور جا بجا بنایا ہے
اب جو وے کہتے ہین اسمین جھوٹھ اور سچ ملا جلا ہے مخلصی اسمین ہے کہ ان کی
باتون پر بچاؤ مجملاً ایمان اوپر کی باتون پر لاؤ اب توریت اور انجیل مین یہود اور نصارا
نے حذف اور تحریف اور تغیر اور تبدیل کے بعد جو باقی چھوڑا ہے اور اس سے
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے یہان ان آیاتون
کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو گمراہ ہین وے راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وے ایمانکی
رو سے زیادہ قوت پاوین توریت مین استثنا کے تیتیسوین باب کے درمیان ہے کہ

تجلی کی اللہ تعالے نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اسکو طور سینا اور طور سینین کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالی نے اسپر اور کلام کیا حضرت موسی علیہ السلام سے اور بھیجا اُن پر توریت اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ وحی بھیجی اسمین حضرت عیسی علیہ السلام پر اور ظاہر ہوئی اسمین انکی نبوت اور نازل ہوئی اسمین اُن پر انجیل اور فاران عبرانی لفظ ہے اور بنی ہاشم کے پہاڑون کا نام ہے مکے مین کہ اُن مین سے ایک مین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اسمین انکو وحی آئی وے تین پہاڑ ہین ایک بو قبیس کہ مکہ اسکے نیچے آباد ہے اور مقابل اسکے قیقعان ہے بطن وادی تک اور پورب طرف اسکے متصل قیقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرت پیدا ہوئے ابن قتیبہ نے جو اس امت کے علماے سے ہے سُنے اگلی کتابین پڑھین اور ترجمہ کیا اعلام النبوۃ مین لکھا ہے کہ اس مقام مین کچھ شبہہ نہین اور خوب ظاہر ہے اُسپر جو کوئی غور اور تامل کرے کیون کہ جو ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خدا تعالی کا سینا سے سو وُہ یہی ہے کہ اُتارا توریت کو حضرت موسیٰ پر جو ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وُہ اُتارنا ہے انجیل کا حضرت عیسیٰ پر اور وے علیہ السلام رہتے تھے ساعیر مین ارض خلیل کے درمیان گانوُن مین جس کو ناصرہ کہتے ہین اسی سبب لئے تابعون کا نام رکھا گیا نصارا اسیطرح پر ظاہر ہونا اللہ تعالی کا فاران سے یعنے نازل کرنا قرآن کا محمد صلوۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت ہوا اور وُہ پہاڑ مکے کا ہے اگر کوئی کہے کہ فاران مکے کے سوا اور کوئی جگہہ ہے تو یہہ اُسکا افترا ہے ہم کہتے ہین کیا توریت مین نہین آیا ہے کہ ابرہیم علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو فاران مین چنانچہ سِفر پیدائش کے اکیسوین باب مین ہے پس ہم کہتے ہین کہ تم بتلاؤ ہم کو کہ وُہ دوسری کون جگہہ ہے

جہان سے اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اسکا فاران ہے اور بعد حضرت مسیح کے
اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی اور بتلاؤ ہمکو ایسا دین کہ ظاہر ہوا اور
روشن ہوا اور پھیلا جس طرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور پھیلا کوئی دین اس
طرح مشرق سے مغرب تک پہنچا ہے جس طرح یہہ دین پہنچا اور توریت مین نہ
استثنا کے اٹھارھوین باب کی پندرھوین آیت مین لکھا ہے فرمایا حضرت
موسیٰ نے یہواہ تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیون
مین سے میری مانند ایک پیغمبر قائم کریگا تم اسکی طرف کان دھریو پھر سترھوین
اور اٹھارھوین آیت مین اسی باب کی اور یہواہ نے مجھے کہا کہ اُنھون نے جو کچھہ
کہا اچھا کہا مین اُنکے لئے اُنکے بھائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی قائم کرون گا
اور اپنا کلام اسکے مُنہہ مین ڈالون گا اور جو کچھہ مین اُسے فرماؤنگا وہ اُن سے کہیگا
اور جو کوئی اُسکی اطاعت نہ کرے سزا دونگا مین اسکو اس کلام مین پوری
دلیل ہے ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلعم کی نبوت پر کیونکہ موسیٰ علیہ السلام
اور قوم اُنکی کہ بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحاق علیہ السلام کے ہین اور بھائی
اُنکے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے اور یہہ نبی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا اسحاق کے بیٹون بنی اسرائیل سے ہو تو وہ اُنھین مین سے ہوا نہ اُنکے
بھائیون سے اور اگر وے یہہ کہین کہ بنی اسرائیل بھائی ہین بنی اسرائیل کے
پس بھائی کہنا اُن کو درست ہے تو اس تقدیر مین ہم کہتے ہین کہ تو تم نے جھٹلایا
توریت کو کیونکہ توریت مین مذکور ہے کہ قائم ہوا نبی اسرائیل مین کوئی پیغمبر
موسیٰ عم کی مانند اور دوسری جگہہ توریت مین آیا ہے کہ کھڑا ہوگا نبی اسرائیل
مین ہرگز مثل موسیٰ علیہ السلام کے پس یہہ دعویٰ بعضے یہود کا بھی باطل ہوا
جو کہتے ہین کہ اس نبی موعود سے مراد یوشع بن نون علیہ السلام تھے کیونکہ

یوشع حضرت موسیٰ ع کے کفو اور اُن کی مانند نتھے بلکہ اُن کے خادم تھے اُنکی
زندگی مین اور اُن کی موت کے بعد اُنکی دعوت کے مددگار ہوئے پس متعین ہوا
کہ مُراد اس نبی موعود سے محمد صلعم ہین کہ کفو اور مثل موسیٰ ع کے تھے یعنے
دعوت کے نصب کرنے مین اور حدّون کے باندھنے مین اور معجزون کے ظاہر کرنے
مین اور شرائع اور احکام کے جاری کرنے مین اور اگلی شرع کے نسخ کرنے مین اور گمراہون
کو سزا دینے مین کوئی ایسا نہوا سوا ان باتون کے اتنے معجزے اور دلیلین اُنکے
نبی آخر الزمان ہونے پر ہین کہ کسیطرح کا شبہہ اور شک اسمین نہین جو کوئی اُنکی
خصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز
اُسکے دل مین کچھہ بھی شبہہ نرہیگا اور اگر کہئے کہ حضرت عیسیٰ ع ہین تو بھی نہین ہو سکتا
کیون کہ النصارا اُن کو خدا کا بیٹا یا خدا کہتے ہین اور حضرت موسیٰ ع اور جو اُن کی
مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور عربی چھاپے مین توراۃ کے یون لکھا ہے
کہ تیرے بھائی کے بیٹون مین سے تجھہ سا ایک نبی پیدا کرونگا پھر مخالفون نے
بیٹے کے لفظ کو ہندی اور فارسی کے ترجمہ مین اس مقام سے نکال ڈالا
نہین تو اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور بالکل احتمال اور شبہہ
ناقص عقلون کا ست جاتا اور جو کہا کہ اس نبی کے احکام کا منکر سزا پاویگا
سو حضرت عیسیٰ ع کے احکام کے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے
حضرت موسیٰ ع کی طرح منکرون اور اللہ تعالے نے اُسکے دشمنون کو سزا دی سوا
اسکے اگر اپنی دعوت کے مقدمے مین جھوٹھے ہوتے تو ہرگز یہود اور نصاری
سے یہہ نہکہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکھو کہ کیون کر ہماری خبر اور
صفت اسمین نہین لکھی ہے مگر اُنھون نے ہرگز اسبات پر کمر نہ باندھی اور
مقابلہ نکیا علاوہ بہ موجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اسی اٹھارھوین

باب کے بیشک قتل کئے جاتے اور انکی پیش کوئی کبھی سچی ہوتی اور انکا
دین ہرگز قائم اور دائم رہتا اور وہ جو اللہ تعالے نے فرمایا کہ اپنا کلام اُس کے
مُنھہ مین ڈالونگا اُس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات
پاک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کیونکہ معنے اُس کے
یہہ ہین کہ وحی کرونگا اُس کی طرف اپنے کلام سے اُس سے وہ باتین
کرے گا جس طرح سنیگا اور صحف اور الواح اُس کی طرف نہ اُتارونگا
اس لئے کہ وہ اُمی ہے یعنے ان پڑھا کتاب نہین پڑھ سکتا اور یوحنا کی
انجیل مین چودھوین باب کی سولھوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسی
علیہ السلام نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور
وہ تمھین دوسرا وکیل دے گا کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہے پھر چھبیسوین
آیت مین اسی باب کی ہے لیکن وہ وکیل روح قدس جسے باپ
میرے نام سے بھیجے گا وہ تمھین سب چیزین سکھا دے گا اور سب چیزین
جو کچھ کہ مین نے تمھین کہا ہے تمھین یاد دلاوے گا پھر اسی باب کی [تیسوین]
آیت مین ہے بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اس لئے کہ اس جہان کا
سردار آتا ہے اور اسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین اور سولھوین باب کی ساتوین آیت
سے چودھوین آیت تک یون ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہین لیکن مین
تمھین حق کہتا ہون کہ تمھارے لئے میرا جانا ہی سود مند ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن
وکیل تمپاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن مین اُسے تم پاس بھیجدونگا اور وہ جب آوے
تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کریگا گناہ سے اسلئے کہ وے
مجھہ پر ایمان نلائے راستی سے اس لئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھے
پھر نہ دیکھوگے حکم سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز

بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون پر اب تم اُنکی برداشت نہین کر سکتے لیکن جب وُہ روح صدق آوے وُہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اِسلئے کہ وُہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو وہ سُنیگا سو کہیگا اور تمھین آئندہ کی خبرین دیگا وُہ میری ستائش کریگا اِسلئے کہ وُہ میری چیزون سے پائیگا اور تمھین دکھائیگا اور پندرھوین باب کی چھبّوین آیت مین ہے پر جب وُہ وکیل جسے مین تمھارے لئے باپکی طرف سے بھیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہو اے بھائیو اچھی راہ کے ڈھونڈھنے والو ذرا غور کرکے انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جمین حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیح علیہما السلام نے آخری زمانیکے پیغمبر کے آنیکی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو حسد بغض کو دل سے نکال کر اپنی عاقبت کی راہ کو درست کرو سنوارو ایسا نہو کہ حشر کے میدانمین احکم الحاکمین کے اور اُنکے رسولون کے روبرو تمھارے مکر اور حسد کی باتین کھل جاوین پھر وہان رسوائی اور پشیمانی اٹھاؤ بھلا دیکھو تو سہی اور کیا زیادہ کوئی کہیگا گواہی دیگا جہان فرمایا ہے حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا وکیل دیگا جو ابدتک تمھارے سات رہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیح علیہ السلام تھے دوسرا وکیل وُہ جو اب آویگا پس دونون کے شان برابر چاہیے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل عم مراد رکھتے ہین وے محض غلطی پر ہین اسلئے کہ حضرت جبرئیل عم تو ہمیشہ حضرت مسیحؑ کے ساتھہ رہتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وُہ وکیل آگے کبھی نہین آیا اب آویگا اور ہمیشہ رہیگا یعنے اُسکا دین اور اُسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہونگے سوائے ایسی صفتین سوائے ہمارے پیغمبر کے کس مین ہین اور وُہ کون ایسا وکیل آیا کہ

جس مین یے اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہان کا سردار آتا ہے کہ اسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنے والا ہے کہ جہانکی سرداری اور حکومت کریگا اور اسمین ایسے وصف ہین جو حضرت مسیح مین نہین سوا اس شخص سوائے ہمارے پیغمبر کے کون ہے کیونکہ حضرت جبرئیل یا اور کوئی جسے روح صدق کہئے جہانکا سردار اور حکومت کرنیوالا نہین ہوسکتا یہہ تو پیغمبری کی شان ہے اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سوائے ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہین ہوا اور فرمایا کہ اگر مین نجاؤن وہ وکیل تمہارے پاس نہ آویگا اور وہ جب آویگا تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کریگا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ لوگون کو گناہ کے کامون پر ملزم کریگا یعنے جن لوگون نے اللہ کی مرضی پر کام نکئے یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ کو نبی نہ جانا انہین سزا دیگا اور راستی سے ملزم کریگا یعنے ایسی سچی باتین کہے گا اور سچے معجزے دکھلاویگا کہ منکر لوگ بے شبہہ پشیمان اور ملزم ہونگے اسمین ایک بات یہہ بھی ہے کہ مخالف کہین گے کہ حضرت مسیح جھوٹھے تھے اور قتل ہوئے اور وہ انکو جھوٹھا بناویگا حضرت مسیح کی پیغمبری پر اور انکی سچائی اور انکی زندگی پر گواہی دیگا اور ملزم کرے گا منکرون کو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہے حکومت رکھتا ہے اگر کوئی اسکی نافرمانی کریگا سزا پائیگا اور متی کی انجیل کے تیسرے باب کی گیارھوین آیت مین حضرت یحیی علیہ السلام فرماتے ہین کہ فی الواقع تمھین توبہ کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آنے والا ہے مجھہ سے قوی تر ہے کہ مین اسکی جوتیان اٹھانے کے لائق نہین وہ تم کو روح قدس اور آگ سے اصطباغ دے گا نصارا اس آیت کو حضرت عیسے علیہ السلام کے مبعوث ہونے پر دلیل لاتے ہین مگر وہ غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا اور حضرت

یحیی ؑ کا ایک زمانہ تھا اور وہ شخص جسکی خوشخبری حضرت یحیی نے دی وہ بعد اُن کے
مبعوث ہوگا علاوہ حضرت عیسی ؑ نے حضرت یحیی سے اصطباغ پایا چنانچہ اسی
باب کی سولہوین آیت سے ثابت ہے سو اگر وے قوی تر ہوتے تو کیون کر اپنے ضعیف
تر سے اصطباغ پاتے بلکہ وے حضرت یحیی کو اصطباغ دیتے سوا اُسکے آگ سے اصطباغ
دینا اس سے مراد ہے کہ وہ شخص ظالمون کو قتل کریگا سو یہہ حضرت عیسی ؑ سے نہین ہوا
ہان ہمارے پیغمبر نے ظالمون گمراہون کو اللہ جل جلالہ کے حکم سے قتل فرمایا پس صاف
معلوم ہوا کہ یہہ تعریف نبی آخر الزمان محمد مصطفے علیہ السلام کی ہے سو اب اُن کی
سب دلیلون سے یقین ہوا کہ یے تعریفین اور توصیفین سوا ہمارے پیغمبر کے
دوسرے کی نہین حضرت نے علمائے بنی اسرائیل کو جھوٹھی باتون پر اور جو حق
باتین چھپاتے تھے اُسپر انکو کیسا قائل کیا اور جب نمانا پھر کیسی سزا دی کہ مشہور اور معروف ہے اور جہان کو سرکشون بد دینون اللہ کے مخالفون سے پاک کیا
سوا اُسکے زبور کے ایکسو انچاسوین باب مین ہے کہ ہوا یعنے اللہ تعالی کی ستائش
کرو ہوا کے لئے نئی گیت گاؤ اور مدحین پاک لوگون کی دنگلون مین پڑھو اسرائیل
اُسکی بابت جسنے اُسے خلق کیا شادمان ہوئے بنی صیہون اپنے بادشاہ کے لئے
خوشی کرین وے اُسکا نام لے لے کے ناچین وے ہین اور بربط بجاتے ہوئے
اُسکی منقبتین پڑھین کیونکہ ہواہ اپنے لوگون سے راضی ہے وہ حلیمون کو اپنی
نجات سے زینت بخشتا ہے پاک لوگ بزرگواری پر فخر کرین اور اپنے بسترون
پر پڑے ہوئے ترنم کرین اُنکا منہہ خدا کی ستائشون سے بھرا رہے دودہاری
تلوار اُن کے ہاتھون مین ہو تا کہ غیر گروہون سے انتقام لیوین اور لوگون کو
سزا دیوین اور اُن کے بادشاہون کو زنجیرون سے اور اُنکے امیرون کو لوہے
کی بیڑیان اور اُنکے بادشاہون کو زنجیرون سے ڈالکر جکڑین تاکہ جو اُنکی تقدیر مین لکھا

ہوا تھا انہیں پہنچے کہ اُسکے پاک لوگونکی یہہ کچھہ عزت ہے یے صفتیں جو اوپر لکھی گئین ہین صاف
صاف اُمت محمدی مین پائی جاتی ہین خوب خیال کرو انصاف سے سوچو بوجھو اور حضرت
اشعیا نبی کی زبانی فرمایا اللہ تعالی نے صحف مین اُن کے ساٹھوین باب مین حرم مکہ
معظمہ کی تسلی کے واسطے جب اُس نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کافرون کے
ظلم اور بتون کے رکھنے سے وہان اُٹھہ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور یہواہ
کے جلال نے تجھہ پر طلوع کیا اور دیکھہ تاریکی زمین پر چھا جائیگی اور لوگون پر شدت کی
تاریکی ہوگی پر یہواہ تجھہ پر طالع ہوگا اور اُسکا جلال تجھہ پر جلوہ گر ہوگا اور عوام تیری
روشنی مین اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی مین چلین گے آنکھہ اُٹھا کر چارون طرف
نگاہ کر اور دیکھہ کہ یہ سبکے سب باہم فراہم ہوتے ہین وے تیری طرف آتے ہین تیرے بیٹے
دور سے آوین گے اور تیری بیٹیان تیری گود مین پالی جائینگی تب تو دیکھیگی اور شمت
کے جاری ہوگی اور تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی
پھرے گی اور عوامون کی فوجین تجھہ پاس آوین گی اونٹون کی قطارین اور
مدیانی اور عیفائی سانڈنیان تیرے گرد بیشمار ہووین گی وے سب شبا سے
آوین گے اور سونا اور خوشبوئیان لاوین گے اور یہواہ کی تعریفون کی بشارتین
ہون گے قیدار کے سارے گلے تیرے حضور اکٹھے جمع ہون گے اور نبایوت
کے سارے مینڈھے تیری خدمت کرین گے اور وے رضامندی کے ساتھہ
میرے مذبح پر چڑھین اور مین اپنی شوکت کے گھر کو ستودگی بخشونگا اور اسیطرح
اُنچاسوین اور چوونوین باب مین کھول کر لکھا ہے دیکھنے سے ظاہر ہوگا اور
اکیسوین باب مین بھی ہمارے پیغمبر اور حضرت عیسی علیہما السلام کے مبعوث
ہونیکی خوشخبری دی گئی ہے اور انجیل مین اشارات بھی بہت ہین یوحنا کے بارہوین
باب کی سینتالیس آیت مین ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتین سنے اور

اعتقاد دیکھرے مین اُسکا فیصلہ نہین کرتا کیون کہ مین اِس لئے نہین آیا کہ جہان
کو مجرم کرون مگر اِس لئے کہ جہان کو رہائی بخشون سوا اسکے لئے جو میری تحقیر کرتا
ہی اور میری باتونکو قبول نہین کرتا ایک ہے جو اُسے مجرم کریگا کلمہ جو مین نے کہا ہے
وُہی اُسے پچھلے دن مجرم کریگا سوان لفظون پر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰؑ کی کیا
مُراد ہی اور وُہ کلمہ یعنے اللہ تعالی کا حُکم کہ ہر پیغمبر کے ساتھ ہے کون ہے کہ عیسیٰؑ کے
منکرونکو ملزم کریگا سزا دیگا پس جتنی دلیلین اوپر لکھی گئین ایسی ہین کہ اکثر یہود اور نصارا
کی دانست اور عقل مین اُن سے وے معنے جو کھُلے کھُلے ہین اور ہم سمجھتے ہین بسبب
کج فہمی کے بوجھ مین نہین آتے جیسا عیسیٰؑ کی نبوت کی دلیلین اور اُنکے معجزات
اور اخلاق بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہودونکی عقل اور سمجھ مین نہین آئے سچ
ہی کہ یہہ بات موقوف ہی ہدایت ازلی کی استعداد پر جسکی قسمت مین ہو وہی
وہ سمجھہ پاتا ہی چنانچہ جنھین اللہ تعالی نے ہدایت کی اُنھون نے ہرگز اِس نعمت
سے چشم پوشی نکی وے دلیلین جو اصل توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیا
مین ہمارے حضرت کی نبوت اور اوصاف اور اخلاق مین تھین دیکھ کر اور مطابق
پاکر ایمان لائے جیسے عبد اللہ بن سلام جو یہودون کے بڑے علماؤن سے تھے بعد
اُنکے ابو علی یحیی ابن عیسی بن جزلۃ الطبیب جس نے نصارا کے رد مین کتاب لکھی
ہی اور توریت وغیرہ کی عبارت جو رسول خدا کے اوصاف اور ظہور کی کیفیت مین
تھی بیان کی علاوہ اُن کے بہت لوگ ایمان لائے اور بہتون نے دنیا کی سرداری
اور اپنے اگلے دین کی حکومت پر خیال کرکے اُن دلیلون کو اصل کتاب سے نکال ڈالا
مگر اللہ تعالی جو حافظ ہی اپنی مرضی کے کامون اور کلامون کا بالکل اُن دلیلین کو
دور نہ کر سکے جس قدر باقی رہا اُس سے بھی ہدایت پانے والون کو ہدایت
نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہے اور بعضون نے جان بوجھ کر اِس دولت

ابدی سے منہہ پھیر لیا کیونکہ وے ازلی بے نصیب تھے کیونکر اونہی مین یہہ نعمت میسر ہو انشاء اللہ تعالی بعد اسکے مفصل ان باتونکی حقیقت اور حضرت کے معجزات اور اخلاق کو دوسری علاحدہ ایک کتاب مین لکھونگا یہان اسقدر بس ہے عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِی رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ وَھُدًی لِلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِی رَبِّی بِمَحْوِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصَّلِیْبِ وَاَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ ۔ رواہ احمد م مشکوۃ کے باب بیان الخمر مین لکھا ہے کہ کہا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق مبعوث کیا اور بھیجا اللہ تعالے نے مجھے باعث رحمت واسطے تمام جہان کے اور سبب راہ نمائی تمام عالم کے یعنے میری پیروی کے سبب سے اول اور آخر کی بھلائی اور اس جہان اور اس جہان کی نیکی ہر کسیکو حاصل ہوگی گویا وجود شریف حضرت کا رحمت ہے سبکے لئے یہان تک کہ کافر اور منکر بھی ان کے طفیل سے خسف اور مسخ اور غرق کی آفت اور عذاب سے جیسا اگلی امتون مین ہوتا تھا محفوظ ہین بلکہ اور چیزون کو بھی شامل ہے چنانچہ پاک ہونا خاک کا اور مسجد ہونا اسکا ہر مقام مین اور دور کرنے والا ناپاکی کا ہونا پانی کا ہر قسم کی نجاست کو خواہ بدن مین ہو خواہ کپڑون مین اور ہونا انکا سبب عذاب وہلاک اور مدد کا باعث ہونا ہوا کا واسطے اہل دین کے اور پاک ہونا آسمان کا شیاطین کے چڑھنے کی برائی سے کہ اگلے زمانے مین وے آسمانی خبرون کو فرشتون سے سن کر اسمین کم وبیش کر کر اپنے تابعدارون سے کہہ کر بزرگی حاصل کرتے تھے اور اپنی پرستش سے ان کو عجمی بناتے تھے اور حکم کیا میرے پروردگار نے دور اور دفع کرنے کو باجون کے جیسے ڈھولک اور طبلہ اور سارنگی ستار بانسلی اور سرنائے وغیرہ اور دفع اور دور کرنے اور توڑنے کو بتون کے خواہ صورت والے ہون جیسی تصویرین پتھر لکڑی کاغذ

وغیرہ

وغیرہ کی جیسے عربی مین صنم کہتے ہین خواہ بے صورت جیسے مہادیو کا لنگ اور شدہ علم وغیرہ جسے وثن کہتے ہین اور انکی پرستش کرتے ہین اور دفع کرنے کو صلیب یعنے چلیپا کے جیسے نصارا حضرت عیسیٰ کے دار کی صورت ٹھہرا کر ان کی مصیبت کے یاد کرنے کو لیے پاس رکھتے ہین اور باطل اور دور کرنے کو تمام رسومات اور عادات جاہلیت کے یعنے کفارون نے جو جو رسم خلاف شرع کے نکالی ہین اور اسکو شادی غمی مین عمل مین لاتے ہین اور وے عادات و رسومات جن کو اپنے مطالب اور خواہش نفسانی کے حاصل کرنیکو جاری رکھتے ہین اور جو جھوٹے مسلمان بھی ان کافرون کی اور لگے جاہلون کی دلیل پکڑ کر اپنی لذت نفس یا جورو لڑکون دوست آشناؤن کی خاطر یا کسی بات کی طمع کر کر وے آپ اُن کو عمل کرتے ہین اور دوسرونکو بدراہ اور گنہگار بناتے ہین اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہین اور دنیا مین عذاب الٰہی مین جیسے وبا اور قحط اور دین کی ذلت مین گرفتار ہوتے ہین پس اچھے مسلمانونکو لازم ہے کہ شادی اور غمی اور نماز و روزہ حج و زکوٰۃ اور جو کام انکے دین و دنیا کی بھلائی کا ہو ان کو پیغمبر خدا علیہ السلام کے فرمانے اور انکے آل و اصحابون کے کہنے اور کرنے کے مطابق سمجھے دیندار واقف کار لوگون سے جو کفار اور بے دینون سے آمیزش اور صحبت نہین رکھتے اور انکا دیا نہین کھاتے اور انکی تابعداری اور خوشامد مین لگے نہین رہتے پوچھ کر عمل مین لاوین اور کسی دنیا دار عالم یا مشائخ یا پیرزادے وغیرہ کی بات پر ہرگز اعتماد نکرین کیونکہ وے خود گمراہ ہین دوسرونکی کیا ہدایت کرینگے اُنکو تو رات دن اپنے کام سے جسمین دولت بڑھے نام نشان دنیا مین ترقی کرے کب فرصت ہے کہ اللہ و رسول کے حکم بجا لاوین یا لوگون کو اچھی راہ بتاوین اللہ ایسون کی ہدایت کرے ہزارون مسلمانون کو ایسے گمراہون نے گمراہ بنا رکھا ہے ایسون ہی کے اعمال اور عقیدے دیکھ کر وے بیچارے

خرابی مین پڑے ہلاک ہوئے دین و ایمان کھو بیٹھے اور اب تو اللہ تعالے کے
کرم اور فضل سے جس قدر مسلمان کو اپنے پروردگار کی تابعداری بجا لانے
مین عمل کرنے ضرور ہین اسکی تفصیل کتابون مین لکھی گئی اور مشہور ہونے
کو چھاپا ہوئی پوچھنے کی حاجت باقی نرہی خصوصا ترجمہ کلام اللہ اور ترجمہ حدیث
رسول اللہ نے جھوٹھے عالمون اور مشائخون وغیرہ کے تکبر اور بزرگی کے پردہ
کو پھاڑا اور انکے فریب اور حیلہ کے باتون کو ظاہر کر دیا اور شرافت اور بزرگی کو ان
کی خاک مین ملایا ادنا مسلمان کی نظرون مین انکا مرتبہ کچھ نرہا بلکہ ذلیل
اور حقیر معلوم ہونے لگے اشرافت اور علمیت کے مرتبے جس پر بہت
کودتے تھے اور اپنے نزدیک غریب نادار مسلمانون کو بے عزتی اور حقارت
کی نظر سے دیکھتے تھے جاتے رہے کیون نہو اللہ جلشانہ کے نزدیک
شریف نجیب عالم فاضل لائق تعظیم اور توقیر کے وہی ہے جو اللہ و
رسول کے کہنے پر چلے ہر کام مین انکی متابعت بجا لاوے اپنے نفس
کی خواہش یا کسی کی خاطر کو ان کامون مین دخل ندے سچ ہے کہ
بہشت کی نعمتین انہین کے واسطے ہین اور دوزخ کی عقوبت انکے دنیا کی حشمت
اور تونگری قیامت کے میدان مین کچھ کام نہ آوے گی اس منتقم حقیقی
کے عذاب سے نہ چھڑاوے گی خلاصہ یہہ ہے کہ دنیا کے کام کئی طرح کے
ہوتے ہین ایک تو وہ کہ جسمین آدمی کو چاہئے کہ اپنے مالک کا تابعدار
رہے اسکی مرضی کے موافق اپنے کام کرے اپنی عقل کو اسمین ہرگز
دخل ندے اور اسطرح کے کرنے مین ایمان کی مضبوطی اور خاوند کی رضامندی
پائی جاتی ہے جیسے عبادت کے کام نماز روزہ حج زکوٰۃ عقد نکاح مردے کی تجہیز
و تکفین جہاد کے امور سفر مین جانا سفر سے آنا انکامون مین جس طرح سے احکام

شارع نے جاری کئے ہین اسیطرح عمل مین لاوے کیونکہ رسول م اسی رسومات کے
دفع کرنیکو اور ان کاموں مین جو جو باتین ضرور ہین سکھانے اور تعلیم کرنے کو آئے تھے
سو وے باتین اسطرح تعلیم کردین کہ سب مسلمان چھوٹے بڑے آسانی سے اُنکو
کرلین اور چھوٹے بڑے کا حاسد ہوا ب جو کوئی ان کاموں مین کچھہ بھی اپنی عقل سے
یا کسیکے کہنے سننے سے کم و بیش کریگا تکلیفات مین پڑیگا سطعون اور مردود ہو جاویگا
اللہ تعالی کے نزدیک وہ مقبول ہو گا بلکہ اُس کام کا بگڑ جائیگا عبادت رسنے کی شرعی
کا کھیل اور تماشا ٹھہر جائیگا فی الواقعی شیطان ایسے کاموں مین مقرر اپنا دخل کرکر لوگون
کے دل مین وسواس ڈالکر دنیا کی رونق اور نام و نشان کو انکی آنکھو مین اور دلون مین
جلوہ دیکر اس نیک کام کو خراب کردیتا ہے یا اس بزرگ کام کے مرتبے اور ثواب
کو چھوٹے چھوٹے کاموں کے عمل مین لانے سے کھو دیتا ہے مثلاً فرض نماز کے ادا کرنے
کے وقت کبھی یہہ خیال دلمین ڈالتا ہے کہ کسیطرح جلد جلد ارکان نماز کو ادا کر کر
نوکری پر جاوے یا دُکان مین جا بیٹھے یا کھیت کھلیان مین حاضر ہووے یا اور کسی کام
مین دنیا کے مشغول رہے اور کبھی یہہ خیال ڈالتا ہے کہ فرض نماز کو جلد پڑھ کر
وہ وظیفہ جو کسی فقیر یا پیر نے بتلایا ہے جسے دین دنیا کا فائدہ اسکے خیال خام مین
گذرا ہے اور اسکے پڑھنے مین دو گھڑی گذرینگی اور اسقدر فرصت ملتی ہے اگر
اس نماز کو اچھی طرح ادا کرے تو اس وظیفے مین خلل پڑتا ہے اور پیر فقیر کے
کہنے مین فرق آتا ہے تمام کرون یا عقد نکاح جسے مسلمان عبادت کی نیت سے
کرتا ہے اسمین یہہ خیال ڈالتا ہے کہ اسکے مشہور ہونیکے واسطے اور اپنی وضع
کے لوگونکی خوشیکے لئے ناچ رنگ اور ڈہول نقارا بھی ہو تو بہتر ہے یا یہہ خیال کہ شادی
کی خوبی تو تبھی ہے کہ سو پچاس مسلمان کو کھانا کھلایئے اپنون بیگانونکو جمعان
بلائیے اور جب تک اسکا مقدور نہو تو عقد نکاح موقوف رکھے کہ لوگ نام رکھینگے

شرم دینگے اسیطرح ہر کام مین قیاس کرلیا چاہیئے کہانتک بیان کرون
عاقل کو اشارہ بس ہے اور دوسرا کام اس طرح کا ہوتا ہے کہ آدمی اُسمین
خود محتاج ہے جسمین آرام پاوے کرے مثلاً گھر مین ایک دروازہ رکھے یا
دو کھانا ایک وقت کھاوے یا دو وقت جوڑا ایک کرے یا دو لگڑا ہوتا کم قیمت
ہو تو اچھا بیش قیمت پہرے دال روٹی مقدور ہو تو پلاؤ قلیہ کھاوے اور ایک کام
اس طرح کا ہوتا ہے کہ اصل اُسکا نہ بگڑے بلکہ ایسے کام کرے جسمین اُسکی
زینت بڑھے اور وہ کام اچھا بنا ہو جاوے مثلاً گمراہونکی ہدایت کرنی اگر کوئی
تابع ہووے اسکے مقابلہ مین وہ کام کرے ایسی چیزین بناوے اور وہ تدبیر ٹھہرا
کے جسمین وہ گمراہ ہزیمت پاوے جیسا اس زمانے مین توپ بندوق سپاہیون
کی قواعد کا دستور ہوا ہے اگرچہ آگے تھا اب ایسی چیزونکے بنانے اور عمل مین
لانے کا کچھ مضائقہ نہین کیونکہ غرض اُسسے مخالفونکی شکست ہے جس طرح
تدبیر سے حاصل ہو کرے اگرچہ پہلے اسکے اس خاکسار نے ایک چھوٹی سی
کتاب بُرے کامونکی تفصیل مین جسکا نام موضح الکبائر والبدعات ہے لکھا ہے
اب اس مقام مین بھی بعضے چیزونکا ذکر جو حرام اور ممنوع اور بدعت ہین لکھنا
مناسب ہوا خصوصاً وہ بدعتین جو اس ملک کے اکثر عوام جاہل اور بعضے پڑھے
لکھے عاقبت فراموش کرتے ہین وے بُرے کام یہہ ہین ڈاڑھی منڈانی مونچھین
بڑھانے سونے روپے کے باسن مین کھانا پینا سونے روپے کا زیور ریشمین کپڑا
زری کا جوتا زینت کے واسطے مرد کو پہننا ہاتھہ پانوٗن مین رنگ اور دانتون مین مسی
مرد کو لگانی ڈھولک طنبورا ستار دوتارا طبلہ مردنگ بانسلی کرنائے سارنگی وغیرہ
بجانا ان چیزون کو قصداً سننا اُنکے بجانے والون کو انعام دینا ناچ دیکھنا ناچنے
والے کو کچھ دینا بجانے والے اور ناچنے والون کی تعریف کرنی شطرنج چوپڑ گنجفہ نرد

گوئی بھوج بازی آتشبازی کھیلنا اسمین اچھے وقت کو ضایع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ
کہنی جھوٹھی بات پر اللہ کو گواہ ماننا لونڈی غلام کو حقیر جاننا انکے مقدور سے زیادہ ان سے
کام لینا بلکہ مسلمان کو مناسب ہے کہ اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو آپ بھی ان کا
شریک ہو جاوے بیعزتی سے کسیکا نام لیکر پکارنا رات دن اچھے کھانے اچھے پہننے کی
فکر مین رہنا مقدور ہوتے ماباپ اور حقدارونکی خدمت نکرنی استاد پیر اپنے
بزرگون سے بے ادبی کرنی حیض ونفاس کی حالت مین عورتکے پاس جانا عورت
کو نامحرم کے ساتھ ہونے دینا مقدور رہتے جورو لڑکون کو کھانے پینے کی تکلیف
دینی جورؤن مین برابری نرکھنی جورو کو اپنے خاوندکی نافرمانی کرنی خاوند کے بلائے
عورت کو حاضر نہونا اسکی دی ہوئی چیز کو اپنے تکبر اور بدمزاجی سے ناچیز سمجھنا
بیحکم خاوندکے نامحرم کے روبرو ہونا خاوندکے مقدور سے زیادہ کھانے پہننے کی
چیز مانگنی اسکے مال کی حفاظت نکرنی عورت کو مرد کی صورت بنا مرد کو عورت
کی صورت بنا خلاف شرع باتون کے ساتھ کسیکی قبر کی زیارت کرنی عورت کو عورت
سے مساحقہ کرنا کھانے کو برا کہنا کسی کے گھر مین بے اجازت گھس جانا باوجود
قدرت نصیحت کو ترک کرنا لوگون کے دکھانے کو عبادت کرنی اپنی عبادت اور
تقوے پر دعوا کرنا گرانی کی نیت سے غلہ بند رکھنا مردہ فروشی کرنی کسیکی
قبر کو سجدہ یا طواف کرنا سوائے اللہ کے کسی پیغمبر اولیا شہید پیرونکی اپنی حاجت
روائی کے واسطے نذر منت ماننی سوائے اللہ کے دوسرون کی قسم کھانی حرام کے
روپیون سے مسجد عیدگاہ یا اور کوئی مکان عزت کا بنانا عورت کو باریک کپڑا
جتنے بدن نظر آوے پہنانا ناپاکی کی حالت سے مسجد مین جانا اور ایسی حالت
مین اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز پڑھنی طواف کعبہ کرنا امام سے پہلے نماز
مین کوئی حرکت کرنی حرام چیز کے کاروبار سے کمائی کرنی مشرک کو نکاح کرنا

عورت سے نکاح کرکر اسکو بدکام کی اجازت دینی یا اُسپر راضی رہنا جانور سے وطی کرنی موٹھ مارنا عدت کے درمیان نکاح کرنا مسلمان ہونے مین توقف کرنا آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا نماز جمعہ کے وقت خرید فروخت کرنا اللہ کی حدون مین درگذر کرنا یا سفارش کرنی جان بوجھ کر قرآن مین غلطی پڑھنی جاندار کی تصویر کا کھولنا بنانا سلام کا جواب نہ دینا اپنی خوشی سے زہر کھانا یا اَور کسیطرح سے جان دینا ہمسایہ کو دُکھ دینا دُعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا جانور و نکو لڑانا مصلی کے آگے سے گذر جانا شارع عام کو تنگ کرنا بغیر خوف جان اسلام کو چھپانا روپئے پیسے کو بیجا صرف کرنا شرع کے امور مین ہنسنا کسی قسم کے غلے یا نمک یا شکر یا اَور کوئی بیچنے کی چیز و نمین بھاری ہونیکے واسطے پانی یا بالو وغیرہ ملانا بیچنے کی چیز مین جان بوجھ کر نقصان کو ظاہر نکرنا مسلمانو نکے عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق ہو اس نیت سے کہ وہ سنکر برے کام سے باز آوے کسی مسلمان کو بغیر دریافت حال جاننے کا دوزخی کہنا یا اُسپر لعنت کرنی کبوترو نکا اُڑانا مرغ لڑانا کافرونکے دلون کی برائی کرنی اور اُن کے رسمون کے موافق کچھ کام کرنا جیسا دریا تالاب عیدگاہ قبر کے پاس اسکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا جاندار کی تصویر گھر مین رکھنی جس قبر مین لاش نہو اسکو سلام کرنا یا اسکی زیارت کرنی تعظیم بجالانی کسی کے غم مین گریبان پھاڑنا بین کرنا سبز و سیاہ پیلے کپڑے محرم مین پہننے اور بدھی پہننی اور اُس سے تقرب حاصل کرنا امام علیہ السلام کے ساتھ بدعت سیہ اور حرام ہے اور نصاریٰ کے چال سے ہے کہ تعزیت کے ایام مین اُنکے یہان یونہین معمول ہے روافض نے اُن سے سیکھا ہے سوا اِسمین مشابہت کفار اور اہل بدعت سے ہوتی ہے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ ترجمہ جسنے مشابہت پیدا کی ایک گروہ سے پس وہ اُن مین کا ہے سیاہ لباس پہننا مذہب مین سُنت وجماعت کے مباح ہے لیکن محرم کے ایام مین بسبب مشابہت نہ

روافض کے بدعت سیئہ اور حرام اور عجب یہہ ہے کہ رافضیون کے مذہب مین بھی
آئمہ اطہار اور انکے فقہا کی روایت سے ثابت ہی کہ بجرم لبس الثیاب السود الا
العمامہ والخفین ابن بابویہ قمی نے اسکی وجہہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
عنہ وغیرہ آئمہ سے یون بیان کی ہے کہ ایسی پوشاک جہنمیون کے لباس
سے مشابہت رکھتے ہین ننگے سر ننگے پانون مردے کے ساتھ قبر پر جانا شب برات
مین نیا گھڑا لیکے پاس لانا چراغان کرنا کھانون کا جدا جدا کرنا یون کہ یہہ اللہ کے
واسطے اور یہہ رسول کے اور یہہ فلانے کے اور یہہ بی بی فاطمہ کے واسطے
اسکو سوائے نیک زنون کے کوئی نہ کھاوے اور جسنے دوسرا خاوند کیا ہو
وہ بھی نہ کھاوے کھیر کھلانی سالگرہ سنوانے کی رسم ادا کرنی خواجہ خضر کا
بیڑا نکالنا محرم مین تعزیہ بنانا علم اور شدا ابیرق نیزہ کھڑا کرنا یہ سب نصب ہین
انکا اختیار کرنا بطور عبادت کے کفر ہے اور کسیکی خاطر سے یا اپنی نمود اور اپنی
بزرگی دکھانیکو کرنا کبیرہ ہی اور اگر حلال جان کر کرے اور اسپر اصرار کرے تو کفر
صریح ہی کھانے پینے کی چیزین جیسا حلوا مالیدہ شربت پلاو شیرینی علم یا کسیکی
سیجی یا چھوٹی قبر یا کسیکے تھان یا استانہ یا ان وغیرہ تعزیہ اور درخت کے پاس لیجانا
حرام اور ممنوع ہی اور دریا کے پاس لیجانا جیسا روٹ دلیا خواجہ خضر کا اور ان چیزونکا
کھانا بھی حرام ہی کیونکہ ان چیزون نے ان کامون سے ہندوئنکے ٹھاکر کے پرشاد
کی صورت پکڑی اور یے چیزین رافضیون کے مذہب مین بھی حرام ہین چنانچہ
ابن بابویہ قمی نے من لا یحضرہ الفقیہ مین تعزیت کے نوادر کے باب مین جنائز کے
آخر کتاب مین لکھا ہی من جدد قبرا او مثل مثالا فہو ملعون ترجمہ جسنے نئی قبر
بنائی یعنے اپنی طرف سے اور اسمین مردہ نہین اور قائم کیا مثال کو یعنے کسی چیزکو
جو مانند نصب اور تصویرون اور بلند چیزون کے ہے جو بتون سے مشابہت

رکھتی ہے تعظیم اور تکریم وغیرہ مین پس وہ شخص ملعون ہے اور دوسری روایت
سے لکھا ہے کہ شرح صحیح مین تقویۃ الاسلام ترجمہ لیس منہ شک وہ شخص الگ
ہوگیا مضبوط رسی سے اسلام کی اور ظاہر ہے کہ جھوٹھی قبرون مین داخل ہے تعزیہ
اور ضریح اور مثال و انصاب مین داخل ہے علم و شدہ و بیرق اور جو اسکے
مانند ہے پھر ضریح اور تعزیہ تو بے شبہ اسمین داخل ہے کافرون کے پوجنے کی چیز
کھائی کسی پیغمبر امام شہید دیوپری کے نام کی چوٹی رکھنی ستلایا اور کسی مرض کا
پوجا کرنا شادی مین سہرا کنگنا باندھنا گت لگن مقرر کرنا کلس رکھنا رت جگا کندوری
چوتھی کرنی مردہ کا سیوم دسوان بیسوان چالیسوان کرنا اسمین پھول پان اٹھانا
چھ ماہی برسی مقرر کرنی مردہ کی روح نکالنی کسیکے مرنے سے تین دن یا چالیس دن
تک کھانے پینے پہرنے مین کچھ فرق کرنا باولی سکرات روٹی میٹھا ہولی دوالی
دینا جنیا کرنا مردے کے سرہانے چراغ جلانا اسے گھاس پر لٹانا کسی کے مرنے سے
ہانڈی باسن پرانے پھینک دینا سر مین گلے مین سیندور لگانا غلہ کو ہتھیار کو زمین کو
سلام کرنا چال سال کا پوجا کرنا سالار غازی یا شاہ مدار کی ہر سال شادی مچانی جھنڈا
پھر کھڑا کرنا حضرت غوث یا امام قاسم کی مہندی نکالنی محرم مین حیدری اوپر براق
یا دلدل بنانا لال بی بی اولائی بی آسان بی بی نور بی بی وغیرہ کا روزہ رکھنا سو پہر کا
روزہ حضرت مرتضی علی رض کے نام سے رکھنا لال پری سبز پری شیخ سدو زین خان
شاہ دریا ننھے میان وغیرہ کے نام سے فاتحہ دینا بکرا چڑہانا منت ماننی کیونکہ یہہ
لوگ فی الحقیقت جن ہین یا شیاطین لوگون کے بہکانے کو ایسے نام اپنے رکھ
لئے ہین انکا قاعدہ یہی ہے کہ جس شخص کو جس سے اعتقاد ہوتا ہے اسکی
صورت بنکر خواب مین آتے ہین اور سر پر چڑہکر بکہاتے ہین نذر نیاز قبول
کروا کر اپنا مرید بناتے ہین گائے گور کو چاول دوب دے کر ٹیکا دینا شگون اور فال بد

پر اعتقاد کرنا اپنا ستر دوسرون کو دکھانا یا اور دوسرونکا ستر دیکھنا بے تہبند لنگوٹا مارنا ندی
مین کودنا گدانا عورت کو سر کے بال چھٹے یا چھلا ڈالنا مرد کو بٹیا بیرنی گھیرا سر پر رکھنا
کافرون سے لباس اور وضع مین مشابہت پیدا کرنی اور جو جورسے مین اسی طرح
کی ہون انکو بجالانا صفر کے تیرہ دن کو منحوس جانتا شب برات کے چودہ روز تک
شادی نکرنی محرم کے تیرہ روز تک امام حسین رضی اللہ عنہ کو لپنے مردونکی طرح خیال
کرکر زینت کی چیزونکو اور کھانے پہنے مین بعضے چیزون کو ترک کرنا مسلمان کو لڑکے
پیدا ہونے مین اور بعد اسکے کیا کیا کام کرنے مناسب ہین انکا بیان جب لڑکا پیدا
ہووے تو اسکے دہنے کان مین اذان کہے اور بائین مین اقامت اور نالون مین
اسکے حرملے ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکے کے لئے دو بکرا یا دو بکری اور لڑکی
کے واسطے ایک ان جانورون کے عضو مین جیسا قربانی مین نقصان نہین ہوتا ہے
اسیطرح عقیقہ مین بھی چاہیئے اللہ ذبح کرکے ہڈیون کو نہ توڑے گوشت ہڈیون سے
نکالکر پکاوے للہ صلحا کو کھلاوے ماباپ بھی کھاوین تو مضائقہ نہین اور نام اچھا
رکھے اول درجے مین وہ نام جسمین عبدیت اللہ کی پائی جاوے جیسا عبد اللہ عبد الحق
عبد الکریم دویم درجے مین پیغمبرونکے نام پر جیسا محمد آدم ابراہیم داؤد موسیٰ عیسیٰ
سیوم درجے مین بزرگونکے نام پر جیسا ابوبکر عمر عثمان علی باقر جعفر کاظم رضا اور سر کے
بال منڈاکر اور ناخون کٹوا کر انکے ہموزن روپیا تول کر صدقہ کرے اور اہتمام کرے
کہ جب لڑکا پہلے کوئی لفظ زبان سے نکالے لا الہ الا اللہ کہے دو برس تک حد
اڑہائی برس تک دودھ پلاوے پھر جب قابل تعلیم ہو بلا قید برس اور تاریخ پڑہانے
بٹھاوے بعد ختم قرآن مقدور کے موافق اگر کچھہ اقربا یا دوستون کو بہ نیت ادائے
شکر کھلاوے مضائقہ نہین ابی سعید اور ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا لڑکا پیدا ہو پس چاہیئے کہ اسکا اچھا نام رکھے

پھر تعلیم کرے اسکو یعنے ایسے کام سکھاوے جو دین اور دنیا مین اسکے کام آوین اور
جب بالغ ہو تو نکاح کر دے پس اگر وہ بالغ ہو جاوے اور نکاح نکر دے تو جو گناہ
وہ کریگا اسکے باپ پر پڑیگا اور فرمایا علیہ السلام نے کہ توراۃ مین لکھا ہے کہ جب لڑکی
کسیکی بارہ برس کی عمر کو پہنچے اور وہ اسکا نکاح نکر دے پھر کوئی گناہ اس لڑکی
سے ہو تو وہ گناہ اسپر پڑے گا م ٭ سات برس کی عمر مین تاکید نماز کی کرے
اور دس برس کی عمر مین اگر نہ پڑھے تو مارے پھر بالغ ہونے سے پہلے ختنہ
کر دے اگر عذر ہو تو بعد اسکے بھی مضائقہ نہین اور مسلمان کے لڑکے کو چاہئے
کہ کچھ کسب حلال سیکھے جس سے معیشت کی طرف سے اطمینان ہو بعد اسکے
کسی دیندار عالم کے پاس رجوع لاکر ایسی باتین سیکھے کہ جسمین اسکا دین اور ایمان
پکا ہو جاوے بعد اسکے اگر اللہ تعالی توفیق دے تو اپنے پروردگار سے قرب حاصل
کرنیکے طریقے کسی عارف کامل سے دریافت کرے کہ انسان ہونے کا یہی
نتیجہ ہے اور لڑکیون کو سوا قرآن اور علم نماز اور روزہ و حج و زکوۃ کے کچھ نہ پڑھاوے
نہ سکھاوے اور نام انکا بھی نیک رکھے نکاح کرنا سنت ہے اور واجب
ہوتا ہے جو وقت ضرورت ہو اور نکاح اگلے زمانے مین اچھے لوگ نیت عبادت
سے کرتے تھے یعنے اسکے سبب شیطان کے شر سے محفوظ رہتے تھے اور
اولاد صالح کی آرزو رکھتے تھے مگر اس زمانے مین اکثر بہ نیت عیش
نفسانی اور دولت دنیوی سے کرتے ہین اور اسی سبب سے جورو اور
خاوند مین موافقت نہین ہوتی بہتیرے لوگ عورتون کی سرکشی اور بد
مزاجی اور خلاف مرضی کے سبب ایسے عذاب مین رہتے ہین کہ دین دنیا کے
امور انکے ہاتھ سے جلتے نہین پس اس مقام مین مناسب یہی ہے کہ جہانتک
تک بہت ضرورت دامن گیر ہو تب تک یہہ بار اپنی گردن پر نہ اٹھاوے

اور در صورت ضرورت دیہات اور قصبات کی لڑکیون سے کیونکہ نسبت شہر کے صاحب
حیا و عفت و عصمت اور تابعداری اور خانہ داری کے طریق سے ماہر ہوتی ہین اور
شریک رنج و راحت اپنے خاوند کے رہتی ہین یہہ معاملہ عمل مین لاوے خلاف
شہریون کے کہ اکثر انکی بے جوہر نہین رکھتی ہین اور نافرمانی اور آرام طلبی سے
بے بدل ہوتی ہین عن ابی امامة عن النبی صلعم انہ یقول ما استفاد
المؤمن بعد تقوی اللّٰہ خیرا لہ من زوجة صالحة ان امرها اطاعتہ
وان نظر الیہا سرتہ وان اقسم علیہا ابرتہ وان غاب عنہا نصحتہ فی نفسہا
ومالہ رواہ ابن ماجہ روایت کی ابوامامہ رضہ نے نبی صلعم سے کہ کہتے تھے آپ نہین
فائدہ مند ہوا مومن بعد تقوی اللہ تعالی کے کسی بھلائی سے مگر اچھے نیک بخت
جورو سے یعنے بعد تقوی کے مومن کے حق مین یہہ بہت بہتر خیر ہے جب کچھ
فرمایا مان لیا اسنے اور جب دیکھا مرد نے اسکی طرف الفت کی نظر سے خوش کیا
اسنے اور جب قسم کھائی اسپر نکالا اسنے اسکو قسم سے یعنے جس بات پر خاوند نے
قسم کھائی عورت نے وہ کام کیا اور اسے سچا بنایا اور جب باہر گیا گھر سے خیرخواہی کی
اسنے اپنے نفس کی اور اپنے شوہر کے مال کی یعنے زنا اور رفق سے اپنے تئین بچایا
اور خاوند کے مال کو نقصان سے م نکاح کا قاعدہ جہان مناسب جانے بابت شہر ان
طرفین کی رضامندی کے دن دولہہ کو چاہئے کہ اچھے صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر
اپنے اقربا اور دوستون کو ساتھ لیکر دلہن کے محلے کی مسجد مین جا اترے یہہ افضل ہے
نہین تو جہان دلہن کے لوگ مقرر کرین وہان شب کو افضل ہے یا دن کو مجلس
عقد کو علانیہ جاوے یہانتک کہ اگر بے جھانجھ کا دف بھی بجاوے تو مضائقہ نہین
پھر ادھر دلہن اچھے کپڑے پہنے سنواری جاوے ہاتھ پاؤن مین مہندی اور انکھون
مین سرمہ کپڑون مین خوشبو لگاوے پھر جو نکاح پڑھے اسکو لازم ہے کہ پہلے

اللہ تعالی کی حمد اور پیغمبر خدا صلعم کی نعت ادا کرے اور کچھ آیتیں قرآن شریف میں کی
جو یاد ہوں پڑھے اور مہر معین پر نکاح باندھے یعنے اسمیں ایجاب اور قبول ہو جاوے
گواہوں کے روبرو اگر طرفین کی طرف سے یا ایک طرف سے وکیل ہو اور اسکی وکالت بگواہی
ثابت ہو تو اسکا ایجاب و قبول کرنا بجاے مرد اور عورت کے درست ہے اس مجلس میں اگر کوئی
شکر یا دام روپئے پیسے چھٹے اور اہل مجلس میں تقسیم کرے مضائقہ نہیں فتاوی سراجیہ
میں ولیمہ کے باب میں لکھا ہے پہلے عقد کے اگر یہہ خطبہ پڑھے تو سنت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ
ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدی اللہ
فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا ایہا الناس اتقوا
ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا
کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم
رقیبا یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم
مسلمون یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح
لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما

مثلا نکاح کرنیوالی اپنے حق میں یا وکیل اسکی طرف سے یوں کہے کہ زبیدہ یعقوب کی
بیٹی کو دو سو روپئے سکہ مرشدآبادی کے مہر پر میں نے تیرے نکاح میں دیا دولہا
کہے کہ میں نے اسکو قبول کیا اور اگر وکیل کی جگہہ پر ولی ہو تو وہ مقام کے مناسب لفظ
کہے پھر بعد عقد نکاح کے مرد کو یوں مبارکبادی دی جاوے بارک اللہ لک وبارک اللہ
علیکما وجمع بینکما فی خیر اور یہہ دعا پڑھی جاوے اللہم ادم بینہما کما ادمت
بین آدم وحواء اللہم ارب بینہما کما اربت بین عائشۃ ومحمد صلعم

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَخْرِجْ مِنْهُمَا الطَّيِّبَ الْكَثِيْرَ بعد اسکے رسول صلعم پر درود بھیجے جب مرد دلہن کو گھر مین لاوے اسدن یا دو دن یا تیسرے دن طعام ولیمہ کرے یعنے اپنے مقدور کے موافق کھانا پکوا کر اپنے اقربا اور ہمسایہ اور دوستونکی ضیافت کرے اس ضیافت مین لوگون کو جانا مناسب ہے اگر کچھہ عذر ہو تو معذرت کرے اور دعاے خیر دیوے مہر دس درم سے کم نہین درس درم کے تین روپیے ساڑھے دس ماشے کے ہوتے ہین زیادہ دس سے مقدور کے موافق جس قدر کرے ناجائز نہین مگر رسول خدا صلعم کے اور بزرگون کے قول اور چال سے معلوم ہوا کہ تھوڑا مہر کرنا بہت خوب ہے چنانچہ رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ بہترین عورتون مین وے ہین کہ جو مہر مین چھٹائی رکھتی ہون اور خلق مین بڑائی اور آپ نے اپنی بیٹیون کے نکاح مین چارسو درم سے زیادہ مہر مقرر نہین کیا جسکا حساب روپیے ایکسو بیس روپیے ساڑھے دس ماشے کے جو اسی ماشے مین یہان رائج ہین ہوتے ہین فرمایا عمر فاروق رضنے بھاری مت کرو مہر عورتونکا اگر وہ بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین اور اللّٰہ کے نزدیک تقوی کا تو تم سب سے اس کام مین بہتر تھے رسول خدا اور مین نہین جانتا کہ حضرت نے اپنی بیبیون اور بیٹیونکا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو اوقیہ چالیس درم کا اس حساب سے ایکسو چالیس روپیے ساڑھے دس ماشے کے ہوے صرف ام حبیبہ رضہ کا مہر چار ہزار درم تھا سو نجاشی حبش کے بادشاہ نے مقرر کیا تھا حضرت کی عزت اور شان پر لحاظ کر کے نقل ہے کہ ہارون رشید نے اپنی بیٹی کی شادی مین پوچھا کہ حضرت فاطمہ کا کیا مہر تھا علماؤن نے کہا چارسو درم کہا کہ وے دونون جہانکی شاہزادی تھین میری لڑکی کا درس درم مہر باندھو تا کہ خاص و عام مین تمیز اور فرق ہو سنت کے موافق طریق مسلمانونکا مرنیکے وقت جب کوئی مسلمان مرنے لگے یعنے موت کے آثار اسکے ظاہر ہونے لگین تو اسکے اپنون یا بگانون سے جو کوئی وہان موجود ہو اسکو لازم ہے کہ قریب اسکے

بیٹھکر کلمہ شہادت پکار پکار کر خود پڑھے اور اسکو تکلیف نہ دے اور اگر سورۂ یٰس اور سورۂ
رعد یاد ہو تو پڑھے کہ اس سے جان کندنی کی تکلیف کم ہوتی ہے پھر بعد مفارقت روح کے
کے جس تختے کو بخور کیا ہو اسپر لٹا کر غسل دیوین پھر سات عضو مین خوشبو لگا کر کفن
پہناوین اور وہی اقربا وغیرہ جنازے کو مقبرے مین لیجاوین اور دفن کرین
اچھا طریقہ تو لب رسانی کا مردیکے حق مین یہہ ہے کہ قبل دفن کے جس قدر ہو سکے
کلمہ یا قرآن مجید یا درود یا کوئی سورہ پڑھکر اسکا ثواب اس مردیکو بخشین کہ
پہلی منزل کی سختی مین کام آوے اور بعد دفن کے اسدن یا دوسرے دن یا تیسرے
دن اقربا اور دوست آشنا بعد نماز [illegible] تک خواہ صبح کو خواہ دوسرے وقت اگر اس مردیکے
واسطے کچھ پڑھین اور خوشبو شربت تقسیم کرین تو مضایقہ نہین چنانچہ یہی رسم ہے
حرمین شریفین کا عرب کے اکثر شہرونمین مردیکی نجات کیواسطے یہہ معمول ہوا ہے
کہ پہلے دن یا دوسرے یا تیسرے دن موت کے جو وقت فرصت ہو چند مسلمان ایک جگہ بیٹھ
کر کلمہ لا الہ الا اللہ ایک لاکھ مرتبے پڑھکر ثواب اسکا میت کی روح کو بخشتے مین
اللہ تعالی اپنے کرم سے اس میت کو نجات دیتا ہے اگرچہ وہ عذاب کے لائق
ہو چنانچہ اس باب مین ایک حدیث بھی آئی ہے قَالَ النَّبِیُّ صلعم مَنْ قَالَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَجَعَلَ ثَوَابَہَا لِلْمَیِّتِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَ
اِنْ کَانَ مُسْتَوْجِبًا لِلْعُقُوْبَۃِ انیس الواعظین مین لکھا ہے کہ رسول صلعم نے
فرمایا ہے کہ جب تم مین کا کوئی مرے سو ہزار مرتبے اسکی روح کے واسطے
کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھو اللہ تعالی اسکو نجات دیگا اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے
فرمایا ہے کہ ہم لوگ پیغمبر خدا کے وقت مین یہی عمل کرتے تھے اور جو کوئی
مرتا تھا اس بات کی وصیت کر جاتا تھا پھر خواب مین اسکو کوئی دیکھتا تو
اچھی حالت مین وہ نظر آتا یعنے بہشت مین داخل ہے اللہ تعالی نے اس عمل

کی برکت سے اسے نجات دی ہے اور جناب پیغمبر علیہ السلام سے بھی یہی ثابت ہوا
کہ میت کے حق ادا کرنے میں آپکی یہہ عادت نہتی کہ خاص اُسکے واسطے سواے وقت
نماز کے کہیں جمع ہووین اور قرآن وغیرہ پڑھیں نہ قبر پر نہ دوسری جگہہ پھر یہہ
جو ہندوستان میں رسم تیجے کا اور چہارم کا مشہور اور معمول ہوا ہے عمل میں
لانا اور اسکے وارثوں کو اس مال سے محروم رکھنا محض بدعت اور حرام ہے
اسی طرح پر بعین کر نا روز کا دہم اور بستم اور چہلم وغیرہ کے واسطے نامناسب
مگر ثواب پہنچانا مُردے کو بغیر مقرر کئے کسی دن کے لللہ کھانا کھلانے سے خواہ نقد
خواہ لباس دینے خواہ قرآن شریف وغیرہ کے پڑھنے سے البتہ بہتر اور جائز ہے
جب جسکو جس چیز کے دینے کی اس امر نیک میں توفیق ہو بجالاوے اور اگر
کھانا اور نقد اور لباس کی طاقت نہو تو صرف سورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص
جتنی مرتبہ ہوسکے پڑھکر مُردے کو وہ اپنا ہو یا بیگانہ برابر کا ہو یا بزرگ ثواب پہنچانا بہت
خوب اور بے تکلیف ہے باقی رہا یہہ رسم کہ کھانے کی چیز وں کو پکاکر میں لیپ کر پان
پھول وغیرہ وہاں رکھکر ایک شخص جب تک فاتحہ نہ پڑھے کھانے کا ثواب فاتحہ
دینے والوں کے اعتقاد میں مُردے کو نہیں پہنچتا محض ناکاری بات اور مشابہہ
کفار ہنود کے مسلمانوں کو اس طور سے احتراز واجب ہے کیونکہ کھانا کھلانا ایک
چیز ہے اور قرآن شریف وغیرہ پڑھنا دوسری چیز لیس ایک کو دوسری کا موقوف علیہ
کر دینا یہی بدعت ہے کہ اپنی عقل سے لوگون نے نئی رسم نکالی ہے اگلے زمانے
مین تھا اب غیر ونکا دیکھکر عمل کرنا کب درست ٹھہرا رہا یہہ کہ تسلی دینی اور ماتم
پرسا کرنا میت کے لوگون کا تین دن تک البتہ درست ہے اور کھانا بھیجنا انکے ان
اگر وہاں بین کرنے والی عورت نہ ہو مستحب ہے اور تین دن تک صرف عورتون کو
سوگ کرنا بعد موت کے یعنے ترک کرنا زینت کا اگر کرے تو جائز ہے زیادہ اِس سے

حترم اور عورت اپنے شوہر کے واسطے چاہیئے دس دن یعنے اسی مدت تک زینت
ترک کرے پھر شرع کے حکم پر عمل کرے یعنے اگر جوان ہو اور لڑکے بالے نہ ہون
تو وہ دوسرا شوہر ضرور کرے لیکن اس ملک کی عورتین ہندؤن کی رسم کو
دیکھکر اور اسکا اظہار بیحیائی سمجھکر زبان سے نہین نکالتی ہین اور انکے رشتہ دار
باوجود اسکے کہ اسکام کی قباحت اور برائی سے خوب واقف ہین بلکہ آنکھون
دیکھتے ہین کہ اس انکاو سے یعنے عورت زناکار ہوجاتی ہے پھر بھی کچھہ اسکا
ذکر فکر نہین کرتے اور اس عورت کو ترغیب نہین دیتے بلکہ زن و مرد اسکے
رشتہ دارون سے اس بات کو معیوب اور ننگ خاندان اپنا سمجھکر اس امر
خیر مین بدل و جان متوجہ نہین ہوتے اور جو کہین کسی عورت نے ایسا کیا تو اسکو
حقیر جانتے ہین اور اسکے حق مین طعن و تشنیع کرتے ہین سو وے لوگ ان عملونکے
سبب سے مورد غضب حق جل و علا اور مردود شفاعت جناب رسالت پناہ ہوتے ہین
کیونکہ قرآن شریف اور حدیث نبوی مین جابجا اسکے تاکید ہے بلکہ اسکو مستحسن بیان
فرمایا ہے سو یہہ اصل رسم ہندؤنکا ہے کہ لالچی اور جاہل مسلمانون نے ابتداے عملداری
مین اسلام کی ان سے میل کرنیکی لالچ پر یہہ عمل آپسمین رائج کیا اور اپنے تئین نفس
اور شیطان کا تابعدار بنایا اور ایسا شخص پیغمبر خدا صلعم کی شان کی نسبت بڑا بے
ادب ہوا کیونکہ اللہ تعالی نے یہہ طریق خاص کیا ہے اپنے رسول مقبول کے حق مین
کہ انکی بیبیون کا بعد انکے نکاح نہو کہ وے مسلمانون کی بجائے مائے ہین اور ماسے نکاح
نہین ہوتا سو ان بدباطنون نے گویا اپنی بہنون بیٹیون وغیرہ کو ویساہی جانا اور وہی
مرتبہ دیا اور اس نافرمانی کا نام عار اور ننگ شرم رکھکے لعنت پڑے انکی سمجھہ
اور انکی شرافت پر چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ جب طلاق دو تم عورتوں کو پھر پوری ہو جاوے عدت انکی پس منع
نکرو تم انکو اس بات سے کہ نکاح کرلیں شوہروں سے جب آپس میں راضی ہوں موافق شرع کے
حکم کیا جاتا ہے انکو جو ایمان لاتے اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہہ کام بہت پاک کرنے
والا ہے تمکو اور بہت صاف رکھنے والا اور اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے
مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کے مضمون کا خلاصہ یہہ ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو
طلاق دے تو اس عورت کو چاہیے کہ تین حیض کی مدت گذرنے تک یا تین مہینے
تک دوسرا نکاح نکرے پھر جب یہہ مدت گذر جاوے تو کسیکو نہیں پہنچتا کہ اسکو
نکاح ثانی سے باز رکھے اور اس آیت پر لحاظ کیا چاہیے کہ پہلے طلاق کا ذکر فرمایا
اور اسمیں کچھہ برائی اور نازیبائی اسکی بیان نہیں کی بعد اسکے کئی وجہہ سے نکاح ثانی
کیواسطے رغبت دلوائی اول وجہہ یہہ کہ لوگوں کو منع فرمایا ہے روکنے سے دوسری وجہہ
یہہ فرمایا کہ یہہ حکم اسکے حق میں ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پس معلوم ہوا
کہ جو کوئی اس حکم کو رد کرے اور اسکو قبول نہ رکھے اور اسپر عمل نکرے اور اسکو اپنا عار
اور ننگ سمجھے وہ شخص منافق ہے تیسری وجہہ یہہ فرمایا کہ نکاح ثانی بہت پاک کرتا ہے
تمکو سچ ہے کیونکہ جس طرح ہر نیک و بد فاسق اور صالح مومن اور منافق کو کھانے پینے
جاگنے سونے کی رغبت ہوتی ہے اور انکا دل انکی طرف ہمیشہ مائل رہتا ہے خصوصًا
جسوقت بھوکھہ پیاس لگے اور کھانے پینے کی چیز سامنے دھری ہو دیکھا چاہیے کہ
کیسی خواہش اسکو اسدم ہوتی ہے گو وہ چیز اسکو بالفعل میسر ہونیوالی ہو وے
یا نہو وے بہر حال اسکا دل اسیطرف لگا رہتا ہے اسیطرح پر ہر نیک و بد کے
درمیان شہوت کو پیدا کیا ہے پس بشریت کے مقتضا سے ہر مرد کو عورت کیطرف
خواہش ہوتی ہے اور ہر عورت کو مرد کی طرف پھر جو بیوہ جوان ہوتی ہے بالضرور

اسکی خواہش مرد کی طرف ہوگی اور اس میں اسکو ستے جرئت زناکاری عمل میں
آوے گی یا اسکے آواز سے کہ ادنا اسکا نظربازی کرنی اور سے شہوت انگیز باتیں
کہنی اور سنی ہے اور اگر وہ عورت بہت صاحب قناعت اور عصمت ہی اور
اپنے نفس پر قادر تو بھی بمقتضائے بشریت کے البتہ شہوت کے کا
اثر سے ظہور میں آوینگے اگرچہ بسبب حیا اور شرم کے زبان پر نلاوے
لیکن اسکا ہر ایک موں سے بغیر نکاح کر لینے کے پاک ہونا نہیں ہوسکتا اور جب حق
سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ یہ تمہارے واسطے بہت پاک کرنیوالا ہے پھر جو کوئی ایسا
کو رد کرے اور اپنا ننگ سمجھے تو وہ شخص کمال خبیث الباطن ہوا کہ سور کی طرح
نجاست سے مناسبت اور الفت رکھتا ہے اور وہ شیطان ہے یا اپنے تئیں اپنے
پیشواؤں سے بھی دور کھینچتا ہے اپنی حیا اور شرم کو اُن سے زیادہ جانتا ہے سو جو
کوئی ایسا کرتا ہے اپنی دینداری میں بٹا لگاتا ہے اور صاف متکبر بے ایمان
ہوجاتا ہے حقیقت تو یون ہے کہ شعور بہرانی اور فساد یا کہ خدا جوان لڑکی
سے کہ بے بیاہی بیٹھی رہے ملحوظ ہوتی ہے اور اسکے والی کو لوگوں کے طعن و تشنیع کا
ڈر رہتا ہے اور رات دن اسکے فکر میں بے کل پھرتا ہے اس سے زیادہ سو وہ جوان
عورت کی طرف سے سمجھا چاہئے کیونکہ پہلے یہ سبب اسکے کہ وہ مرد کی کیفیت سے
واقف نہیں اور حیا کے باعث ہر طرح سے اپنے دل کو تھامے رہتی ہے تاوقتیکہ جب
کہ جانتی ہے کہ ایک دن وہ خواہش اُس کی برآوے گی برخلاف بیوہ کے
کہ ہر قسم کی لذت سے واقف ہو کر سخت ظالموں کے پنجے میں پھنسی ہے
اپنے دل ہی دل میں گھٹتی ہے اور غم کھاتی ہے آخر جب حیا پر نفس غالب
ہوا اور شیطان کا وسواس جی میں گھسا اور ظاہر میں کچھ قابو ملا وہیں جو نہیں
کرنا تھا کر گذرتی ہے اور اپنے والیوں کے منہہ میں کالک لگاتی ہے کبھی وہ

حرکت اسکی مشہور ہو لی ہی کبھی چھپے چھپے افعال ناشایستہ سے شرم اور حیا کے
پردے کو پھاڑ کر گنہگار بنتی ہی اور والی اسکے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتے ہین بلکہ
اگر کہین حمل رہگیا تو خود وے دیوث بنکر اسکے چھپانے کی فکر مین پڑتے ہین چوتھی
وجہہ یہہ کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی جانتا ہی اور تم نہین جانتے یعنے اسکے
فواید جتنے اللہ کو معلوم ہین تمکو نہین پھر جو کوئی اسمین قبح ظاہر کرے اور برائی دل
مین لاوے تو گویا اسنے اپنے علم کو اللہ تعالی کے علم سے زیادہ جانا اور اللہ تعالی
کے کلام مین خطا کا اور اپنے افعال مین درستی کا قائل ہوا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ طَلَّقَھَا فَلَا تَحِلُّ
لَہٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ ترجمہ پس اگر طلاق دے وہ مرد اس عورتکو
پس حلال نہین وہ عورت اس مرد کو جبتک کہ وہ نکاح نکرے دوسرے شوہر سے
مترجم کہتا ہی کہ اصل اسکا یہہ ہی کہ جب مرد نے اپنی عورت کو تیسرے مرتبہ طلاق دیا
تو وہ اسپر حلال نہین جبتک وہ عورت دوسرے سے نکاح نکرے اور وہ مرد پھر اسکو
طلاق ندے اگر ایسا ہو تو وہ عورت پہلے شوہر کے حق مین نکاح سے حلالی ہوتی ہے
سو اس آیت سے نکاح ثانی کا حلال ہونا ثابت ہوا اور فرمایا اللہ تعالی نے وَاَنْکِحُوا
الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ
اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ترجمہ اور نکاح کردو بیوہ عورتون کا اپنے
اقربا سے اور نیک بختون کا اپنے غلام اور لونڈیون سے اگر محتاج ہون غنی کریگا اللہ
انکو اپنے فضل سے اور اللہ صاحب مقدور والا دانا ہی مترجم کہتا ہی کہ اس
آیت کا حاصل مضمون یہی ہی اللہ تعالی عورتون کے والیون کو حکم کرتا ہی کہ انکا
نکاح کردین پس اس آیت سے بھی نکاح ثانی کی حلت معلوم ہوئی بلکہ کئی
وجہہ سے ترغیب دلانا نکاح ثانی کا اس سے ثابت ہوا پہلی وجہہ یہہ کہ

وانکحوا کا لفظ جو امر ہی اس مین موضوع ہی واجب ہونیکے واسطے ہرچند وہ وجوب کے
مقام مین نہو لیکن اس لفظ کے لانے سے پایا گیا کہ اس حکم مین بڑا احتیاط منظور ہی
دوسری وجہ یہہ کہ لفظ ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ مین اشارہ ہی تونگر کر دینے کے
یکا اگر مفلس ہو اسمین بھی اس کام کی بڑی خوبی منظور ہوئی کہ وہ برکت کا موجب ہی
یے اگر فقر سے ڈرتے ہو تو اللہ غنی کر دیگا تم اسباب سے مت ڈرو اللہ پر توکل رکھو
پس نکاح ثانی ایسی چیز ہوئی کہ باوجود مانع کے بھی اسپر سبقت کیا چاہیے اور اسکے
مانع کے دفع کرنیکو اللہ تعالی کا فضل ڈہونڈہا چاہیئے اور یہہ فضل اللہ تعالی کا لفظ
من فضلہ سے خوب ظاہر ہی کہ جو کوئی یہہ کام کریگا اللہ تعالی کا فضل اسکے شامل
حال ہوگا اور یہہ بڑی عنایت ہی پروردگار کی کہ نکاح ثانی کے سبب سے حاصل ہوئی
اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهُنَّ اَلْجَنَازَةُ
اِذَا حَضَرَتْ وَالصَّلٰوةُ اِذَا جَاءَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَهَا کُفُوًا
ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ای علی تین چیزین کہ دیری مت کرو انمین جنازہ
جب حاضر ہو یعنے اسکی نماز مین تاخیر نکرو اور نماز جب اسکا وقت آجاوے یعنے پہلے
وقت مین پڑہنا افضل ہی اور بیوہ جب پاوے تو کسیکو اسکے لائق یعنے فی الفور
اس عورت کا نکاح کر دے اور یہہ رسم بد حضرت صلعم کی بیٹیون اور حضرت
مرتضی علی رضی اللہ عنہ کی بیٹیون کے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بی بی کے
اور بہت سی بی بیون کے عمل کے برخلاف ہوا اور گویا اس شخص نے ان بیبیون پر
اور انکے اقرباؤن پر عیب لگایا اور اپنے تئین انسے افضل جانا ہان ایک یہہ
بات علحدہ ہی کہ اس عورت کو بذاتہ اس کام کی خواہش نہ ہو سو ایسی بی بی
ھزارون مین ایک ہو تو ہو خصوصاً اس زمانہ مین کہان کہ فسق و فجور کا
بازار گرم ہی نہ کسیکا ڈر ہی نہ شرم ہی یا لڑکون والی ہو اور وہ اپنے

لڑکون کی خدمت گذاری مین اسقدر مصروف ہوکہ اسکا اُدہر کبھی خیال نہ آوے تو البتہ ایسی عورت پہ اللہ تعالی کا رحم ہوتا ہی اور وہی اسکی عصمت کا محافظ رہتا ہی جن بیبیون کا نکاح ثانی ہوا انکا بیان بی بی رقیہ پیغمبر خدا صلعم کی بیٹی پہلا خاوند انکا عتبہ بن ابی لہب اور دوسرے خاوند انکے حضرت عثمان رضہ دوسری لڑکی حضرت اُمّ کلثوم حضرت فاطمہ رضہ کی بیٹی کہ انکو چار نکاح کرنے کا اتفاق ہوا پہلے خاوند انکے حضرت عمر فاروق رضہ بعد انکے جعفر طیار کے تین بیٹیون نے ایک کے بعد دوسرے نے نکاح کیا پہلے عون دوسرے محمدؐ تیسرے عبداللہ اور حضرتؐ کی بیبیون سے سواے حضرت عائشہؓ کے سب کو متعدد نکاح کرنے کا اتفاق ہوا مثلاً حضرت خدیجہ رضہ کہ جو سب مین بزرگ اور افضل تھین انکو تین نکاح کرنے کا اتفاق ہوا اسیطرح حضرت حفصہؓ و حضرت زینبؓ و حضرت میمونہؓ و حضرت ام سلمہؓ و حضرت سودہؓ و حضرت جویریہؓ و حضرت ام حبیبہؓ و حضرت صفیہؓ رضی اللہ عنہن کتنین غرض سب کا حال سواے حضرت عائشہؓ کے یون ہی تھا کسیکو دو نکاح کسیکو تین نکاح کا اتفاق ہوا اور حضرتؐ کے اہل بیت مین سے حضرت امامہ بی بی زینبؓ حضرتؐ کی بیٹی کی بیٹی ہین انکو دو نکاح کا اتفاق ہوا پہلے خاوند انکے سیدنا حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور دوسرے خاوند انکے مغیرہ بن نوفل کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے مرنے وقت اسبات کی وصیت کی تھی کہ بعد میرے اگر میری اس بی بی کو خواہش نکاح ہو تو مغیرہ سے نکاح کروا دینا اور اشرافون سے عرب کے جن بی بیون کا نکاح ہوا اُن کا نام ام رومان حضرت عائشہ کی ما پہلا خاوند ان کا عبداللہ بن سنجرہ اور دوسرے شوہر ان کے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اسما بنت عمیس بی بی حضرت صدیق کی ما محمد بن ابی بکر کی بہن حضرت میمونہ

زوجہ حضرت عمرؓ کی اول شوہر انکے جعفر بن ابیطالب اور دوسرے خاوند انکے
حضرت صدیق رضؓ اور زینب کے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور انھین بی بی اسمانے
حضرت فاطمہ رضؓ کو غسل جنازے کا دیا تھا یہان غسل کا ذکر اسلئے کیا گیا کہ بعضے مرد
اور بعضے عورتین جو اللہ ورسول کی مرضی کے کام سے واقف نہین یا اپنی بدباطنی سے
اسکو برا جانتی ہین جس عورت نے دوسرا نکاح کیا اسکے پاک اور طاہر ہونے مین
بھی شک لاتی ہین چنانچہ بی بی کا دانہ یعنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نیاز جو کھانا
پکاوین اسکو نہین کھلاتین بلکہ اسکو حقارت کی روسے دوخصمی عورت
کہتے ہین سو سب پر یہہ بات کھل جاوے کہ ایسا سمجھنا ان لوگون کا بہت
برا ہی اس سے انکے ایمان مین خلل آتا ہی ہرگز ایسی بات زبان سے نہ
نکالا چاہیے بلکہ اس بی بی کو کسیطرح پر ہرگز حقیر اور ذلیل نہ جانئے اور بعد دفن
کرنے کے کسی مسلمان کو نچاہیے کہ کسی مسلمان کی قبر کو پختہ بناوے اور اسپر
گنبد اٹھاوے اور چھت لگاوے اور قبر کا مجاور ہو کر وہان بیٹھے اور اسکی تعظیم
اور توقیر کے لئے مسجد مین گاڑے یا قبر کو مسجد بناوے رات کو چراغان کرنے
اور کسی مطلب کے لیئے نذر منت مانے اور شیرینی مالیدہ چڑہاوے کہ یہہ سب
حرام ہی اور ناجائز عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ
رواہ مسلم کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ منع کیا رسول اللہ صلعم نے اسے کہ پختہ کی جاوے [illegible] قبر
اور بنایا جاوے کچھ اسپر عمارت ہو یا خیمہ اور کوئی بیٹھے اسپر روایت کی مسلم نے اور روایت
کی نسائی نے اسطرح کہ منع فرمایا رسول صلعم نے کہ بنایا جاوے کچھ قبر پر یا بڑھایا
جاوے اسپر یعنے مٹی پر اور کچھ زیادہ کرین اسپر جیسا خیمہ شامیانہ چادر یا پکی بنائی جاوے
وہ اور مواہب الرحمن مین اور فتاوی عالمگیری اور عینی اور شرح کنز اور مستخلص

اور بحر الرائق مین بھی ایساہی لکھا ہے پھر جو کوئی خلاف اس حدیث اور ان راویتوں کے
ان کامون کے جائز ہونے مین کچھ تقریر کرے اور لکھے تو وہ معتبر نہین

محرم کے مہینے مین جو کرنا چاہیے اسکا بیان

جب چاند محرم کا دیکھا جاوے تو اس مہینے کو تبرک جانکر بعد حمد اور درود پیغمبر خدا کے اپنے عقبی اور دنیا کی بہتری کیواسطے دعا مانگے اور عاشورہ کے دن کو یعنے دسوین تاریخ محرم کی رات کو اور دن کو نیک باتین عمل مین لاوے جیسا روزہ رکھنا نمازین پڑہنی غسل کرنا مسلمانون مین ملاپ کرنا اور کردینا بیمار کو پوچھنا یتیم پر مہربانی کرنی دیندار عالمون سے ملاقات کرنی اللہ تعالی سے دین دونیا کی خیریت چاہنی اہل وعیال پر کھانے پینے کی اور دنون سے زیادتی کرنی اللہ کی راہ مین صدقہ دینا آنکھون مین سرمہ لگانا قرآن تلاوت کرنا اور یہہ دسوان دن محرم کا ہمیشہ سے مبارک رہا ہے اکثر انبیا اور اولیا کی شدت اور کلفت رنج وغم اس دن دفع ہوا ہے اور اللہ تعالی کے یہان انکو بڑا درجہ ملا ہے چنانچہ حضرت آدم ع کی دعا قبول ہوئی حضرت موسی ع نے فرعون کے ظلم سے نجات پائی حضرت نوح کی کشتی کوہ جودی پر لگی اسیطرح حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریق قدیم پر مظلومیت اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اور پیغمبر آخر الزمان ص یعنے اپنے نانا کے خاندان مین کہ اور سب بزرگی وہان موجود تھی مگر شہادت نتھی سو لنکے سبب اسکا درجہ [illegible] بالکل درجے خلت اور محبت اور عبادیت کے بڑھ گئے اور اس معلے مین مرتبے [illegible] شہادت اور استقامت کے پورے ہوئے اور دنیادار فاسقون اور [illegible] حال خوب کھل گیا اور دیندار صالح شرع کی پیروی کرنے والون کا استقلال ظاہر ہوا دونون قسم کے آدمیون کا امتحان عمل مین آیا مثلا انکون کے عملون سے ثابت

ہوا ہی کہ اس شب اور روز کو اگر کوئی دو رکعت یا چار رکعت نماز بعد سورہ فاتحہ کے
پندرہ یا پچیس مرتبہ سورہ اخلاص ملا کر فقط حضرت امام رضی اللہ عنہ کی طرف سے ادا کرے
تو بڑا ثواب پاوے اور کھانا کھلانا اور شربت پلانا غربا اور مساکین کو اور قرآن پڑہنا
فقط امامین رضی اللہ عنہما کی جانب سے ان دنون مین البتہ زیادہ اجر رکھتا ہی کیونکہ
ایام اور زمان متبرک مین نیکی کا ثواب اور دنون سے زیادہ ہوتا ہی باقی اور جتنی
رسمین بدعتی فرقے کیا سنی کیا شیعہ عمل مین لاتے ہین وے دوستی کے پردے مین
امام رضی اللہ عنہ کے ساتھہ دشمنی کرتے ہین کیونکہ انھون نے جان تک دی
پر بدعتی کی تابعداری نکی اور یہہ بے حیا بدعت کے کام کرکے انسے دوستی
پیدا کیا چاہتے ہین اور رضا اور صبر کے مرتبے مین انکے بٹا لگاتے ہین اور
ظالمون کے ظلم اور بے ادبی کی حقیقت اور انکی بیکسی اور لاچاری کی کیفیت ہر سال
نئی وضع سے تمام شہر کی گلیون اور کوچون اور بازارون مین سوانگ بنا بنا کر
ناچتے کودتے بیان کرتے پھرتے ہین وہ منتقم حقیقی ایسے اعمال کی سزا انکو دے جو
ہمارے نادیون اور پیرو مرشدون سے ایسا سلوک کرتے ہین اور پھر دعوا اہل بیت کی
محبت کا کئے جاتے ہین اور شب برات مین بھی نیک کام جیسے غسل کرنا اور نماز
پڑہنی اور کھانے کی زیادتی کرنی بلا تعین و تخصیص اہل و عیال پر اور سرمہ لگانا
عبادت کرنی بہتر ہی کیونکہ یہہ شب بھی ایام متبرکہ سے ہی آدمیون کے تمام
برس کے رزق اور اعمال وغیرہ کی تقسیم اور تقدیر اس شب کو ہوا کرتی ہی اور
لوح محفوظ سے ان کامون کی فردین لکھی ہوئی فرشتون کے حوالے ہوتی ہین
اسکے موافق تمام سال مین وے کام ہوا کرین سوائے انکے اور کام جو جو
کام بدعتیون نے نکالا ہی جیسا چراغان کرنا اور حلوا اور روٹی پکانا آتشبازی چھوڑنی
اور بلا ضرورت بدون نئے باسنون کے کھانا نہ پکانا اور جدا جدا ہر ایک کے

م سے فاتحہ دینا بعضے مشابہہ کفار کے عملون کے ہین اور بعضے اسراف سے خالی نہین
مومن کو چاہیے کہ ایسی باتون سے پرہیز رکھے دور رہے مشایخون کی کتاب مین یون
لکھا ہی کہ جو کوئی شعبان کی پندرہوین شب کو دوگانی سو رکعت نماز پڑہے اسطرح
بعد سورۂ فاتحہ کے دس دس مرتبہ سورہ اخلاص ہر ایک رکعت مین ملاوے یا دس
رکعت پڑہے اور بعد سورۂ فاتحہ کے سو سو مرتبہ ہر ایک رکعت مین سورۂ اخلاص
ملاوے تو بڑا ثواب پاوے اب اے بھائیو اگر مسلمان اور محمدی ہوا اور اس
امت مین داخل ہو کر گناہون سے نجات اور اللہ تعالی کی رضامندی کی دولت
حاصل کیا چاہتے ہو تو طریق اپنا محمدی کرو اور باپ دادے کی راہ چھوڑو بلکہ
جو کوئی کیسا ہی لائق اور فائق ہو سنت نبی کا پیرو نہو تو اسکو شیطان سے بدتر جانو
الٰہی ہمکو اور سب مومن اور مومنہ کو محمدی طریق پر چلنے اور نبی صاحب کی سنت اختیار
کرنے کی توفیق دے آمین یا رب العالمین بحرمت محمد صلعم و آلہ و اصحابہ اجمعین

تیسرا باب علم کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ؕ کہدے اے
پیغمبر لوگون سے کیا عالم یعنے جاننے والے اور جاہل یعنے نجاننے والے برابر ہین یعنے
جو لوگ اللہ تعالی کی ذات اور صفات کے علم سے اور اسکے احکام سے واقف ہین
وے اور جو ان باتون سے آگاہ نہین برابر ہین بےشک انکا درجہ انکے درجہ سے
بہت بڑا ہی جیسا دوسرے مقام مین فرمایا ہی کہ مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ
اندہا اور آنکھہ والا برابر نہین یعنے جسکو سوجھہ ہی وہ تمام حکمون پر اللہ کے چلتا ہی
اور اسکی رضامندی ہمیشہ ڈھونڈھتا ہی اور جو سوجھہ نہین رکھتا وہ دین کی
باتون سے اندہا ہی اور دنیا کے کامون مین خوب چوکس رہتا جس مین

عیش وآرام حاصل ہووہی کرتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ یعنی نہین ڈرتے ہین اللہ سے اسکے بندون مین سے مگر جو عالم ہین یعنے جو حقیقت مین عالم ہین وے اللہ تعالی کی حکمت اور عظمت کی شان اور اسکی رضامندی کے احکام اور فرمان سے ڈرتے ہین اور نفس اور شیطان کی پیروی سے اپنے تئین الگ رکھتے ہین دنیا کی دوستی اور اسکی ناپایدار خوبیون پر نہین بھولتے اور اللہ کے دشمنون کی تابعداری اور خوشامد مین لگے نہین رہتے انکی رضامندی اور محبت کا دم شب وروز نہین مارتے انکے بھلے سے اپنا بھلا نہین جانتے اور انکے برائی سے اپنی برائی نہین سمجھتے برخلاف اُن علماؤن کے جو اپنا شیوہ ہدایت کا چھوڑکر شیطان کے خلیفے بنتے ہین بلکہ مسلمان دینداروں کی جسمین حقارت ہو اسکی پیروی مین لگے رہتے ہین ایسے ہی عالمون کے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا کہ وے گدہے ہین جنپر لدی ہین کتابین سوائے بوجھ اٹھانے کے انسے اور کچھ کام نہین ہوتا اور بجز فساد اور گمراہی کے اور اچھون کو بدراہ کرنے کے کوئی شیوہ اُنہین نہین سوجھتا اور کتابون کے پڑہنے سے اُنھین ہرگز فائدہ نہین پہنچتا بلکہ اپنے فن مین اور پکے ہوتے ہین دین کی دولت دنیا کی زینت حاصل کرنے مین کھوتے ہین اور علم ایسی چیز ہے کہ اگر تھوڑا بھی اس سے دین ملجاوے تو ہزارون طرح کا فائدہ اپنے تئین اور دوسرون کو پہنچے اسیواسطے ہر مسلمان پر سیکھنا اسکا واجب ہے چنانچہ فرمایا رسول صلعم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ مگر علماؤن نے اسبات مین اختلاف کیا ہے کہ وہ کونسا علم ہے متکلمون نے کہا ہے کہ وہ علم کلام ہے کہ اللہ تعالے کی معرفت اسی سے حاصل ہوتی ہے اور فقہانے کہا ہے کہ وہ علم فقہ ہے کہ حلال اور حرام چیز اُس سے

پہچانی جاتی ہے اور اہل حدیث کہتے ہین کہ وہ علم کتاب اور سنت ہے شرع کا اصل علم وہی ہے اور صوفی کہتے ہین کہ وہ دل کے احوال کا علم ہے کہ بندیکی راہ حق تعالے کیطرف دل سے ہوتی ہے بہرحال جو کوئی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا یے سب علم اسپر واجب نہین ہوتے لیکن اسوقت واجب ہوتے ہین کہ جب کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنے سمجھے اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کی باتین جو ایمان کے باب مین لکھ چکے ہین حاصل کرے اور سب صفتون پر حق تعالی اور پیغمبر علیہ السلام کی اور آخرت کی حالات پر ایمان لاوے اور جانے کہ حق سبحانہ تعالی کے کچھ مطالب ہین کہ زبان سے رسول علیہ السلام کے لوگون کو پہنچتے ہین جب یہہ معلوم گیا تو دو طرحکا علم اسپر واجب ہوا ایک وہ جو دل سے علاقہ رکھتا ہے اور ایک وہ جو اعضا سے ایک کرنے کا اور ایک نکرنے کا سو کرنے کا علم ایسا ہے کہ دن چڑھے مسلمان ہوا اور ظہر کی نماز ادا کرنی ٹھہری تو طہارت اور نماز کا علم جس قدر فرض ہے اسپر واجب ہوا اور جسقدر سنت ہے سنت ہوا پھر جب ماہ رمضان آگے آیا روزے کا علم واجب ہوا اور جب بیس مثقال سونا برس بھر رہا یا دو سو درم روپا اس مدت تک رہا یا گائے بھیں بکری اونٹ انکے قاعدے کے موافق رہے تو علم زکوۃ کا واجب ہوا اور جب حج کے شرعی شرائط موجود ہوئے حج کا علم واجب ہوا اسیطرح جو کام شرعی آگے آیا اسکا علم واجب ہوا اور نکرنے کا علم ہر اکی کے احوال کے موافق ہوتا ہے ایک شخص ہے کہ وہ ریشمین کپڑے پہنتا ہے یا شراب پینے والون سے صحبت رکھتا ہے اور کسب حرام سے مال جمع کرنے پر لگا ہے تو عالمون پر واجب ہے کہ اسکو ان باتون کا علم سکھاوین کہ حرام چیزون سے باز رہے پھر جو دل سے علاقہ رکھتا ہے وہ دو قسم پر ہے ایک اسکی حالات سے علاقہ رکھتا ہے اور دوسرا اعتقاد سے جو حالات سے علاقہ رکھتا ہے اسکی مثال یہہ ہے جانے کہ

کبر اور حسد اور غضب اور بخل اور جو جو اخلاق رذیلہ ہین یے حرام ہین اسکا علم
واجب ہے اور جو اعتقاد سے علاقہ رکھتا ہے ایسا ہے کہ جب اسکو کسی بات مین
اعتقاد کی شک واقع ہو تو اسپر واجب ہے کہ اسکی حقیقت دریافت کرکے اس
شخص کو دل سے نکالے پس جب معلوم ہوا کہ ہر کسی کو اسباب کا علم جو اسکے
سامھنے آوے واجب ہے تو عوام کو ہمیشہ اس سے خطر ہے کیون کہ ایک
کام ان کے آگے آیا اور وے نہین جانتے کہ اسمین کیا حکمت ہے لیکن
اس نا جاننے سے وے معاف نہین رہینگے اور انکا ایسا بیجا عذر پیش نہ جائیگا اوپر
کی تقریر سے سمجہا گیا کہ آدمی کے حق مین کوئی چیز علم سے بہتر نہین مگر جو لوگ
علم حاصل کیا کرتے ہین اس واسطے کہ دنیا کے کامون کو وے رونق دین
اور اس سے جاہ و دولت پیدا کرین انکے حق مین بہتر یہی ہے کہ اس نیت سے
علم نہ سیکھین بلکہ کسی کسب پر دل لگاوین کیون کہ جو لوگ ایسی نیت سے علم
سیکھتے ہین وہی شیاطین الانس ہوتے ہین ہزارون ان سے شاگردی کرکے
جہنم کے لائق بنتے ہین اللہ تعالی ایسون سے سب لوگون کو محفوظ رکھے چنانچہ
اسی پر ایک نقل یاد آئی کہ کسی بزرگ نے شیطان کو خواب مین دیکھا بیکار بیٹھے
پوچھا کہ تم تو گمراہی کے دھندے مین رات دن لگے رہتے ہو تمھاری بیکاری
کا کیا سبب اسنے جواب دیا کہ جب سے اس آخری زمانے کے علما پیدا ہوے ہر ایک
میرے رشید شاگردون سے بدحال اور گمراہی کے فن مین پکے ہو گئے جو مجھے کرنا
تھا یے سعادتمند فرزند شب و روز اسیکی تدبیرات مین لگے رہتے ہین میری
خواہش کے کام بخوبی ادا کرتے ہین اب مین خوشیان کرتا ہون بے فکر
ہو کر انکی خیریت مناتا ہون پھر پوچھا اسنے کہ ہم دیکھتے ہین کہ بعضے ان مین سے
نماز پڑھتے ہین روزے رکھتے ہین مونچھین منڈاتے ہین داڑھی بڑھاتے ہین

عصا ہاتھ مین لیکر چلتے ہین یہہ تو صورت اہل شرع کی ہے کیونکر ان سے ایسے کام ہوتے ہین جن سے تیری رضامندی حاصل ہوتی ہے اسنے جواب دیا کہ یہہ بھی عین شاگردی اور پیروی میری ہے کہ ظاہر مین حاجی اور ملا اور عالم اور مشائخ کی صورت بنائے رہنا اور باطن مین بڑے درجے کے حسد اور بغض اور کینہ اور مکر و فریب و بدخواہی اور طمع اور بدمعاملگی کے زنگ سے دل کو سیاہ رکھنا کہ سچے مسلمان جو دنیا کے کامون مین بڑے بیوقوف ہوتے ہین انکو اپنے جال مین جھٹ پھنسالیوین اور انکے جان اور مال کو ایکدم مین تاراج کرین کسیکا مال و جان لین اور کسیکا جوہر ایمان لین عَنْ اَبِي هُرَيرة قال قال رسول الله صلعم اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انقطع عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُولَهٗ رَوَاهُ مسلم م ابوہریرہ رضنے کہتے ہین کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ جب آدمی مرتا ہے کٹ جاتا ہے اسکا عمل یعنے اسکو ثواب ملنا ہر ایک عمل کے جاتا رہتا ہے جیسا نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ مگر تین عمل سے باقی رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ یعنے وہ نیکی جو جاری اور قائم و دائم ہے جسطرح کسی مال کا وقف کرنا اللہ کی راہ مین اور خلق اللہ کے نفع کے واسطے کوئی چیز بنا دینا جیسا کنوا حوض تھان خانہ پل مسجد خانقاہ وغیرہ یا ایسا علم جسے لوگون کو فائدہ پہنچے تعلیم اور تصنیف اور کتابت وغیرہ کی روسے یا لڑکا نیک بخت نیک چال کہ دعا مانگتا ہے اسکے واسطے م وعنہ قال رسول اللہ صلعم مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ مِنْ بَيْتٍ فِي بُيُوْتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ الله

وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَ
ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ رَوَاهُ مُسْلِم رواہ مسلم
کہا ابو ہریرہ رضؓ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے دور کیا فکر دنیا
کی اور غم کو کسی مسلمان سے جہ جائے عقبی کی جیسا کفر اور معصیت دور کیا اللہ تعالے
نے اس سے عاقبت کی فکرون کو اور جس نے آسان کیا کام اسکا جو مشکل مین
پڑا تھا جیسے نے قرضدار کو مہلت دی یا قرض اسکا ادا کر دیا آسان کریگا اللہ تعالے
اسپر دنیا اور آخرت مین اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا یا ستر پوشی کی
ننگے مسلمان کی چھپاویگا اسکے عیب اللہ تعالی یا پہناوے گا خاصے کپڑے
اسکو دنیا اور آخرت مین اور اللہ صاحب مددگاری مین متوجہ رہتا ہے اس بندے کی
جب تک وہ مددگاری مین ہے اپنے بھائی کی نفع پہنچانے مین اور یا ضرر کے دفع
کرنے مین اور جو کوئی اختیار کرتا ہے ایک راہ اور طلب کرتا ہے اسمین علم دین
یعنے خود علم سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے یا اسکے اسباب موجود کر دیتا ہے اورون کو علم
سیکھنے مین انکی حاجت روائی کرتا ہے کھول دیتا ہے واسطے اسکے اللہ تعالے
ایک راہ جنت کی طرف یعنے اسسے ایسے کام کرواتا ہے جسسے بہشت مین جاوے
اور جمع نہین ہوتے ہین لوگ اللہ کے گھرون سے کسی گھر مین اسلئے کہ پڑھین
قرآن اور پھیر پھار کرین اسکو آپس مین یعنے مسجدون مین جمع ہو کر قرآن کے
سیکھنے سکھانے کا چرچا کرین اور اس کے امر و نہی سے واقف ہون اور واقف
کرین مگر نازل ہوتی ہے ان پر بے پروائی اور اطمینان قلب کہ اسسے دنیا کی
خواہشین انکے دل سے دور ہوتی ہین اور کسیکا ڈر سوائے اللہ کے نہین
رہتا اور اسکے حضور کا لطف جی مین ہے لباس ہوتا اور گھیر لیتی ہے ان کو
رحمت اور طواف کرتے ہین انکے گرد فرشتے اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالے ان کا

اپنے مقربون سے یعنی اُنکی عبادت کی خوبیونکا بیان فرماتا ہے جس سے آدمیونکو فخر حاصل
ہوتا ہے اور فرشتون کا طعن اُنکی نافرمانی پر جو تھے گیا تھا مٹ جاتا ہے اور جس کے
عمل نے ہیٹھا کیا اُسے وہ بڑھ نہین جاتا اپنے نسب سے یعنی اگرچہ کوئی عالی نسب ہو
اور اُس نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کام نہین کئے تو صرف نسب کے سبب سے
ہرگز اُسکو درجے حاصل نہین ہوتے کثیر ابن قیس نے کہا کہ فرمایا رسول صلعم نے
وَاِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاءِ
وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ
وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْہَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ
اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور تحقیق عالم اُس کیواسطے مغفرت
چاہتے ہین آسمانون اور زمین کے رہنے والے اور مچھلیان جو پانی مین ہین اور تحقیق
بڑائی عالم کی عابد پر جیسا بڑائی چودھوین رات کے چاند کو تارون پر اور تحقیق عالم وارث
ہین انبیا کے اور بےشک پیغمبرون نے نہین چھوڑا بعد اپنے درہم اور دینار اور چھوڑا
ہے اپنے پیچھے علم پس جس نے اُسکو سیکھا پایا اُسنے بڑا حصہ یعنے خوب علم
سیکھے تھوڑے پر قناعت نکرے روایت کی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے م
عن ابی ہریرۃ رض فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ
وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا
رواہ ابوداؤد کہا ابوہریرہ نے اسمین کہ جانتا ہون مین رسول صلعم سے کہ فرمایا تحقیق
اللہ عزوجل بھیجتا ہے اِس اُمت کے واسطے ہر سو برس کے سرے پر ایک شخص کو
کہ تازہ کرتا ہے وہ اُس اُمت کے لئے اُن کے دین و آئین کو یعنے ایسا شخص
پیدا ہوتا ہے کہ دین کو تقویت دیتا ہے اور نئے سر سے اچھی باتون کو زینت
بخشتا ہے اور بد باتون کو لوگون سے دفع کرتا ہے جیسے حضرت شیخ احمد سرہندی

مجدد الف ثانی وغیرہ آگے گذرے اور اب حضرت سید احمد دام برکاتہ مین عن الحسن رض مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من جاءہ الموت وھو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ رواہ الدارمی م حسن رض کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جسکی آئی موت اس حال مین کہ وہ طلب کرتا ہے علم کو اسلئے کہ زندہ کرے اُس سے اسلام کو یعنے دین کے علم کو حاصل کرتا ہے اس لئے کہ مسلمانی کی قوت بڑھے نہ اس لئے کہ اُس سے جاہ ومال دنیا کا اور لذت شہوات نفسانی پیدا کرے مرتے دم تک پس درمیان اُس کے اور نبیون کے ایک درجہ ہوگا بہشت مین یعنی بہت تھوڑا فرق ہوگا عن ابی الدرداء رض قال سئل رسول اللہ صلعم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلعم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہا وکنت لہ یوم القیمۃ شافعا وشہیدا م کہا ابودرداء نے سوال کیا رسول صلعم سے کہ کیا حد ہے اس علم کی جسکے حاصل ہونے سے آدمی فقیہ ہوتا ہے فرمایا آپ نے کہ جس شخص نے یاد کین میری اُمت کے فائدہ کے لئے چالیس حدیثین اُٹھاویگا اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن فقیہ اور ہونگا مین اُسکا شفاعت کرنے والا گنا ہون پر اور گواہی دینے والا اسکی عبادت پر یعنے چالیس حدیث یعنے جیسے رسول اللہ نے فرمائی بعضے کہتے ہین کہ چالیس حکم شریعت کے بھی اس سے پوچھے جاتے ہین انس رض کہتے ہین کہ فرمایا رسول صلعم نے آیا جانتے ہو کہ تم مین کون زیادہ بہتر ہے اور پسندیدہ بخشش اور سخاوت کی رو سے کہا لوگون نے اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے اللہ تعالی بخشش اور کرم مین سب سے کامل تر ہے بعد اُس کے آدمیون مین سب سے زیادہ مین ہون اور اسمین سے زیادہ بعد میرے وہ شخص ہے

جس نے حاصل کیا علم پھر پھیلایا اُسکو وُہ تعلیم سے یا تصنیف سے بلکہ کتابت
سے بھی آئےگا وُہ قیامت کے دِن تنہا مانند ایک امیر کے یا فرمایا کہ آویگا وُہ مانند
ایک امت کی یعنی جیسے کوئی بڑا سردار شان وشوکت سے آتا ہے اُس دن
عَنْ اَبِی هریرة رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ ثُمَّ کَتَمَہٗ
اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ
عن انس م کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جاوے کسیکو
اس علم سے کہ وُہ جانتا ہے پھر چھپاوے وُہ اسکو لگام دیا جاگا وُہ دوزخ کی آگ سے یعنے ایک
عالم ہے کہ اسکو دین کے مسلے یاد ہین اور نا واقف نے سوال کیا اور وہان دوسرا
عالم نہین ہے یا اور کوئی وجہہ معقول نہ بتانے کی نہین رکھتا پھر جو وُہ سائل کو نہ بتاوے
تو وُہ ایسی سزا کا سزاوار ہوگا وعن کعب ابن مالک رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم
مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِہِ السُّفَهَاءَ اَوْ یَصْرِفَ بِہٖ وُجُوْہَ النَّاسِ اِلَیْہِ
اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ رواہ الترمذی درواہ ابن ماجہ عن ابی عمر کہا ابن مالک نے فرمایا رسول
صلعم نے کہ جس نے علم حاصل کیا اسلئے کہ جھگڑے علما سے یعنے بحث کرکے
اپنی بڑائی چاہے یا اسواسطے کہ نادانون مین قضیہ لگاوے اور اُن کو شک مین
ڈالے یا اس لئے کہ پھیرے اُس سے آدمیون کے مُنھہ کو اپنی طرف یعنے لوگون سے
اسکے سبب مال اور دولت لیکر اپنے نفس کی خوشی مین خرچ کرے غرض ایسے
مطلبون کے حاصل کرنیکو جو کوئی علم حاصل کریگا بے شک اللہ تعالی اسکو جہنم مین
ڈالیگا عن ابن عباس رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِیْ
سَیَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَقُوْلُوْنَ نَاْتِی الْاُمَرَاءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ
وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِیْنِنَا وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ کَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْکُ وَکَذٰلِکَ لَا
یُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ کَاَنَّہٗ یَعْنِیْ الْخَطَایَا رواہ ابن ماجہ م

کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تحقیق
کتنے لوگ میری امت مین سے فقیہہ ہون گے دین مین اور پڑھین گے قرآن
مجید کہین گے جاتے ہین ہم امیرون پاس پہنچین گے اور لین گے ہم کچھہ اُن
کی دنیا سے اور الگ رکھین ہم اُن سے اپنے دین کو اور نہین ہوتا ایسا یعنے
یہہ دو چیز جمع نہین ہوتے دین مین لیاقت اور عزت پیدا کرنی اور امیرون سے
صحبت رکھنی جیسا نہین چنا جاتا کنٹیلے درخت سے مگر کانٹا اسیطرح نہین حاصل
ہوتا امیرونکی نزدیکی سے مگر گناہ و وبال وزیان کہ جس کی تقریر سے زبان عاجز
ہے کہا محمد بن صباح نے جو شیخ ہے بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور محمد کا کہ
اس حذف سے مراد ہے گناہ یعنے قرب امرا سے حاصل نہین ہوتا مگر
گناہ اور زیان اور وہ اس قدر ہے کہ زبان اس سے کوتاہ ہے اِس حدیث سے
یہہ بات معلوم ہوئی کہ عالم دیندار کو ہرگز امیر کی صحبت سے سوائے نقصان دین
اور گناہ کے کچھہ فائدہ نہین یہہ تو مسلمان امیر کا حال ہے ولئے اُن لوگون کے
حال پر جو اس زمانے مین عالم کہلا کر کفارون سے صحبت اور میل کی آرزو
رکھتے ہین اور ہزار جان سے اُنکی خوبی اور تعریف مین رطب اللسان رہتے
ہین اور اُنکی موافقت اور میل کو اپنا فخر جانتے ہین اور اُن کی تابعداری کو
اپنا مطلب خاص سمجھتے ہین عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِی الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰی نَفْسَهٗ
رواہ رزین روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ نیک مرد ہے وہ جو فقیہہ ہے دین مین یعنے
دین کے احکام کا عالم ہے اگر احتیاج لاوین لوگ اس کی طرف نفع
پہنچاوے وہ اُن کو اور اگر بے غرض ہووین لوگ اس سے بے غرض

کرے وُہ اپنے نفس کو اُن سے یعنے عالم کو لایق یہی ہے کہ محتاج نکرے اپنے
تئین خلق کیطرف اور بے غرض خواہش نکرے اُنکی صحبت کی اور طمع نکرے اُنسے
فائدہ اُٹھانیکی لیکن اگر لوگ اُسکی طرف احتیاج لاوین اور مضطر ہون اور دوسرا
کوئی عالم نہو کہ اُس سے دین کے احکام دریافت کرین تو اُس عالم کو لازم ہے کہ لوگون
سے صحبت رکھے اور نفع پہنچاوے اور جو محتاج نہون اور استفادہ نکرین تو اپنے تئین
الگ کرے اُن سے اور اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول ہووے اور دین کی کتابون کے
مُطالعہ اور تصنیف اور علم کے مشہور کرنے مین مصروف رہے اور بی بی عائشہ رض نے
کہا کہ مین نے سُنا حضرت علیہ السلام سے یون فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے وحی
بھیجی میری طرف کہ جس نے اختیار کی راہ علم کے حاصل کرنیکی پس آسان کرونگا اُسکے
واسطے راہ جنت کی اور جسکی آنکھون کی روشنی لے لیتا ہون مین بدلا دیتا ہون مین
اُسکو بہشت اور زیادتی علم کی تھوڑی بہتر ہے عبادت کے زیادتی سے اور مضبوطی دین
کی ورع سے یعنے پرہیزگاری نزدیک بعضون کے ورع کا مرتبہ تقوی سے بڑا ہے
تقوی پرہیز کرنا حرام سے اور ورع بیچ رہنا شبہ کی چیزون سے اور بعضونکے نزدیک
برعکس اُسکے ۔ اور فرمایا علیہ السلام نے سکھانا اور تذکرہ علم کا ایکساعت رات کو بہتر ہے
تمام شب کے جاگنے سے یعنے عبادت مین کاٹنے سے ۔ وعن ابی ہریرہ رض قال
رَسُولُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ عِلْمًا
عَلَّمَہٗ وَنَشَرَہٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَہٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَہٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاہُ اَوْ بَیْتًا
لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاہُ اَوْ نَہْرًا اَجْرَاہُ اَوْ صَدَقَۃً اَخْرَجَہَا مِنْ مَالِہٖ فِیْ صِحَّتِہٖ وَحَیَاتِہٖ
تَلْحَقُہٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہٖ ۔ رواہ ابن ماجہ و بیہقی نے شعب الایمان ۔ کہا ابوہریرہ رض
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق جو چیز کہ بعد مر جانے اُسکے عمل
اور نیکیون کا ثواب پہنچتا ہے مومن کو وُہ علم ہے کہ سکھایا اور پھیلایا اُس کو

لوگون مین اور لڑکا نیک اطوار کہ چھوڑ گیا اسکو اور قرآن مجید کہ رکھہ گیا وارثون نے یا
وقف کیا اپنی زندگی مین یا مسجد کہ بنایا اُس سے یا مسافرخانہ یا نہر کہ جاری
کیا اُسکو یا خیرات کہ نکالا اسکو اپنے مال سے اپنی تندرستی اور زندگی کے
وقت سو یے چیزین ملتی ہین اسکو بعد مر جانے کے یعنے اُسکا ثواب پاتا ہے
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ
اهله لسادوا به اهل زمانهم ولكنهم بذلوه لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهِ مِنْ
دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صلعم يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا
هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ
الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رواه ابن ماجة والبيهقى م کہا
عبد اللہ ابن مسعود رض نے اگر حفاظت کرین اہل علم علم کی اور اسکی قدر پہچانین
اور رکھین اسکو اسکے لائق کے پاس البتہ سردار ہو جاوین اپنے زمانے کے
لوگون مین لیکن دے دیا اُسے دنیا دارون کو کہ حاصل کرین وے لے دنیا کی
چیزون کو پس ذلیل ہووے دنیا دارونکے پاس سُنا مین نے تمھارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنی ہمت مصروف کرے ایکطرف
یعنے ہمت باندھے آخرت کی طرف بر لاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے مطالب دنیا کے
اور جو کوئی بانٹتا ہے اپنی ہمت دُنیا کے کامون کی طرف پروا نہین کرتا اللہ تعالیٰ
اُسکی کچھ کہ دنیا کی حالات سے کسی جنگل مین وہ ہلاک ہو جاوے عن سفیان
ان عمر بن الخطاب رض قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ
رواہ الدارمی کہا سفیان نے تحقیق عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
پوچھا کعب رض سے کون ہے اہل علم یعنے کس کو مولوی اور عالم کہئے جواب دیا

کعب نے عالم اُن کو کہئے جو عمل کرتے ہین اپنے علم کے مطابق پھر پوچھا عمر رضی نے
کہ کون سی چیز ہے کہ نکالتی ہے عالمون کے دل سے علم کی برکت اور نور کو کہا کعب نے
کہ طمع یعنے جس عالم نے دنیا کی دولت اور ارام اور جاہ وحشمت پر نگاہ کی اور اسکی تلاش
مین لگا اُس نے اپنا بھرم کھویا خصوصًا مسلمانون کی نظرون مین ذلیل اور
خوار ہوا عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَالَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلعم عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ
لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِلَّا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاۤءِ
وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاۤءِ رواه الدارمی روایت کی احوص ابن حکیم نے اپنے باپ سے کہ پوچھا
ایک شخص نے پیغمبر خدا صلعم کو شر سے یعنے بد آدمی یا برائی کی چیز سے فرمایا آپ نے مت
پوچھو تم مجھے شر سے اور پوچھو تم مجھے خیر سے فرمایا اس کلمہ کو تین بار تاکید اً پھر فرمایا جان تو
کہ بدون کے بدتر عالم ہین یا برائیون مین بڑی برائی عالم کی ہے اور اچھون کے اچھے عالم
ہین یا بھلائیون مین بڑی بھلائی عالم کی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم
خلق اللہ کے درمیان سردار اور ہادی اور راہ کے دکھانے والے ہین اور عوام دوسرے
لوگ اُنکے تابعدار اور اُنکی بتلائی راہ پر چلنے والے ہین اگر عالم دینداری اور شرع کے
حکمون پر قائم رہینگے تو اور خلقت بھی انکو دیکھ کر نیک سیرت نیک اطوار ہو جاویگی شرع
کی اچھی راہ اختیار کریگی اللہ و رسول کے حکمون سے ڈریگی ایمان کے راستے
پر قائم رہیگی اے بھائیو اب تو زمانہ ایسا آیا ہے کہ جو عالم کہلاتے ہین وے عوام
ان پڑھے لوگون سے زیادہ تر ڈھیٹھ ہو کر بلا خوف وخطر علانیہ سب کے روبرو حرام
وناجائز و بدعت کے کامون کو عمل مین لاتے ہین مکر و فریب و حسد و بغض اور جو جو برائی
کی چالین ہین اختیار کرتے ہین علم کو دنیا کے حاصل کرنیکی ٹٹی بنائی ہے شرعی
صورت اور لباس بنا کر آدمیو نکو فریب کے جال مین پھنسانیکی تدبیر ٹھہرائی ہے
دن رات اپنی بھلائی کی فکر مین لگے رہتے ہین اور دن کی برائی سے کچھ اندیشہ

نہین کرتے حرام اور حلال انکے پاس یکسان ہے دولت دنیا کے حاصل کرنے مین عقل انکی سرگردان ہے پس جب ایسے عالم ہون تو جاہلونکا کیا حال ہوگا اور جب پیر ایسی راہ پر چلے تو کہو پھر مرید کیا کریگا سو تو یاد رکھ یہ آخری زمانہ ہے اسوقت کے عالمون کی خبر رسول صلعم نے آگے ہی دی ہے چنانچہ فرمایا ہے عن علی رض قال قال رسول اللہ صلعم یُوشِكُ اَنْ یَأْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِیَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰی عُلَمَاۤؤُهُمْ شَرٌّ مِنْ تَحْتِ اَدِیْمِ السَّمَاۤءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْهِمْ تَعُوْدُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ رواہ البیہقی فی شعب الایمان کہا علی رض نے کہ باقی نرہیگا دین مسلمانی سے مگر نام اسکا یعنے علم تو رہیگا پر عمل نہین اور باقی نرہے گا قرآن سے مگر نشان اسکا یعنے الفاظ و عبارت ادا کرینگے بلا غور معنی مسجدین انکی آباد ہین اور وے حقیقت مین اجاڑ ہین ہدایت کی راہ سے یعنے لوگ اسمین جمع ہوتے ہین دنیا کی غرض کو نہ اللہ تعالی کے ذکر اور درس اور تدریس کو علما ان کے بدترین خلائق زیر آسمان ہین انکے نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ یعنے ہر طرح کی خرابی دین اور دنیا کی انکی ذات سے پیدا ہوگی کیونکہ انھون نے اپنے طریق کو چھوڑ کر ظالمون کی مدد سے شرارت اختیار کی انکی بری چلن سے تمام خلق گمراہ ہوئی اور انھین کی طرف وہ فتنہ و فساد پلٹے گا یعنے انکی بدنیتی اور بدباطنی سے وہی فساد اور ظلم اور گمراہی ان پر پڑیگی یعنے بیخ اور بنیاد انکی اللہ تعالے ظالمون کے ہاتھ کھدوا ڈالے گا اور ان کو دین اور دنیا مین ذلیل اور رسوا بناوے گا جیسے مثل مشہور ہے کہ جو کوئی اللہ کی خلقت کو آزار دے کر اسکا نقصان چاہے کر کسی مخلوق کے دل کو خوش کرتا ہے اللہ تعالے اسی مخلوق ظالم کے ہاتھ اسکی سزا دلاتا ہے اور بے عزت کرواتا ہے چنانچہ

بالکل مضمون اس حدیث شریف کا اس زمانے مین موجود ہے عیان راچہ بیان
آنکھہ ہو تو دیکھو کان ہو تو سنو عقل ہو تو سمجھو اللہ تعالی ایسے عالمون کی صحبت سے
مومنون کو دور رکھے اور انکی گمراہی کے پھندے سے بیچارے سیدھے سچے مسلمانون کو
بچاوے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رض قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ رواہ الدارمی م کہا ابودرداء رض نے تحقیق بدترین آدمیون
سے نزدیک اللہ تعالی کے درجے کی رو سے قیامت کے دن وہ عالم ہے کہ فائدہ
نہین اٹھایا اسنے کچھہ اپنے علم سے اور عمل نکیا اسپر اور بعضون نے ینتفع مجہول کا
صیغہ پڑھا ہے یعنے وہ عالم جسنے علم دین اور شریعت کی راہ لوگونکو نہ بتائی وعظ اور نصیحت
سے منہہ موڑا امر معروف اور نہی منکر سے باز رہا دنیا کمانے مین رات دن دوڑنے لگا
چنانچہ یہی مضمون اگلی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
رواہ احمد والدارمی م کہا ابوہریرہ رض نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مثل اس علم کی جسسے فائدہ نہ پہنچے کسی کو مثل گنج کی ہے کہ خرچ نہین کیا جاتا
وہ اللہ کی راہ مین عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ
مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ
كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُنَ
بِاَعْمَالِهِمْ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ
قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ رواہ ابن ماجہ م کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگو تم اللہ کے پاس جب الحزن
سے یعنے غم کے کنوے سے پوچھا لوگون نے کیا ہے جب الحزن فرمایا
ایک میدان ہے جہنم مین پناہ مانگتا ہے اس سے جہنم ہر روز چار سو مرتبہ پھر

پوچھا اصحاب نے یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اسمین فرمایا قرآن پڑھنے والے ایسے جو لوگون کے دکھانے کو عمل کرتے ہین اور تحقیق بڑے دشمنون سے اللہ کے وے قاری ہین جو ملاقاتین کرتے ہین اور صحبتین رکھتے ہین امراؤن سے طمع اور طلب دنیا کے سبب کہا ہے محاربی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث کے راویون سے ہے کہ مراد امراسے امراے جائر اور ظالم ہین ف سو سوائے دین اسلام کے جو دین اور فرقے رکھتے ہین سب ظالم اور جائر ہین کیون کہ کفر اصل ظلم ہے اور قاری سے عالم اور عابد مراد ہے زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہا انھون نے کہ فرمایا مجھکو عمر رض نے آیا جانتا ہے تو کیا چیز گرا دیتی ہے اسلام کی بنیاد کو کہا مین نے نہین فرمایا گراتی ہے اسکو ڈگنا عالم کا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب کے اور حکم کرنا گمراہ سردارون کا یعنے جب عالم نے اپنی راہ چھوڑی اور بدراہی اختیار کی اور فسق وفجور اور بدعت کے امور کرنے لگا تو اسلام کی جڑ کھد گئی اسیطرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتون مین جھگڑنے لگے یعنی اپنی خاطر خواہ بزور معنی نکالنے لگے اور بیجا تاویلات سے لوگون کو شک مین ڈالنے لگے اور حاکم ظالم اپنی خواہش نفسانی کے موافق جبراً لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین اسلام ویران ہوا عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ اللہ تعالی کھینچ نہین لیتا علم کو بندون کے ہاتھ سے مگر کھینچتا ہے اسکو مار ڈالنے سے عالمون کے یہان تک کہ کوئی باقی نہین رہتا ہے عالم اختیار کرتے ہین لوگ جاہل سردارون کو پھر پوچھتے ہین وے ان سے اپنے مطالب فتوا دیتا ہے وہ بغیر علم پس گمراہ ہوتے ہین آپ اور گمراہ کرتے ہین لوگون کو بخاری اور مسلم نے روایت کی م اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے آخری زمانیکی پہلے سے خبر دی ہے کہ اسوقت یہہ حال ہوگا سو اب وہی ہوا عَنْ زِیَادِ بْنِ لَبِیدٍ رض قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صلعم شَیْئاً فَقَالَ ذٰلِکَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهُ اَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهُ اَبْنَاءُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا رواہ احمد وابن ماجه والترمذی والدارمی عن ابی امامة م کہا زیاد ابن لبید رض نے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلعم نے کسی چیز کا پھر فرمایا کہ یہہ اس وقت ہوگا جب علم نرہے گا عرض کیا مین نے یارسول اللہ کیون کر جاتا رہے گا علم ہم پڑھتے ہین قرآن اور جانتے ہین اسکے احکام اور پڑھاتے ہین اپنے بیٹون کو اور پڑھاتے ہین وے اپنے بیٹون کو یہہ طور چلا جاےگا قیامت تک پھر فرمایا حضرت نے روو سے تیری ماتجھ پر اسے زیاد سچ ہے کہ مین گمان کرتا تھا تجھ مدینے کے شہر مین بڑا دانا عجب ہے کہ تو نے میرے کلام کے معنے نہ سمجھے تو نے خیال کیا کہ علم اور قرآن سے مراد صرف جاننے اور پڑھنے سے ہے یون نہین بلکہ مراد اسے یہہ ہے کہ اسپر عمل کرے کیا نہین ہین یہود اور نصارا کہ پڑھتے ہین توارت اور انجیل کو اور عمل نہین کرتے اس چیز پر جو نفع دے انکو اسمین سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح یہود اور نصارا اپنی کتابون کو ظاہر مین پڑھتے ہین اور ان کے احکام پر جیسا چاہئے عمل نہین کرتے اسیطرح جھوٹے مسلمان ظاہر مین قرآن اور علم شرعی پڑھتے ہین لیکن اسپر عمل نہین کرتے نیت انکی اس پڑھنے سے صرف یہی ہے کہ جسطرح ہو دنیا حاصل کیجئے دولتمند کہلائیے عیش وآرام کے ساتھہ زندگی بسر کیجائے موافق اس بیت کے عاقبت کی خبر خدا جانے اب تو آرام سے گذرتی ہے عن ابی ہریرہ رض قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ رواہ البخاری کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نگاہ رکھے مین نے رسول علیہ السلام

سے دو باسن یعنے علم سے بھرے دو باسن پلئے سو ایک اُن دونون سے پھیلا یا
مین نے اسکو تم مین یعنے ایک علم کی باتون کو کہ علم احکام اور اخلاق ہے جو
خاص و عام سے علاقہ رکھتا ہے تم سے بیان کیا اور دوسرا علم اسرار ہے جو
علمائے دین اور عرفائے اہل یقین سے علاقہ رکھتا ہے سو اگر ظاہر کرون اُسے
تو کاٹا جاوے یہہ گلا یعنے نرخرا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک علم حقائق اور
اسرار ہے کہ جسکو عوام کا فہم دریافت نہین کر سکتا اور اسکے ثبوت کو پیغمبر اور اولیاؤ نکے
کلام مین اکثر مقام پر اشارے پائے جاتے ہین کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ
یعنے کلام کرو تم آدمیون سے اُنکی عقل کے اندازے جیسی اُنکی سمجھ ویسی بات کہو اُس سے
بھی وہی بات سمجھی گئی اور وے اسرار کی باتین جب عوام کی عقل تک نہین
پہنچتی ہین تو کہنے والے کو متہم کر کے اسکے آزار کے درپے ہوتے ہین اور ظاہر مین
وے اپنی سمجھہ کے سبب اس انکار سے اور بعضے حرکت مین جو اُس کہنے والے
کی نسبت اُن سے عمل مین آتی ہے معذور رہتے ہین اور یہی سبب ہے پوشیدگی کا
اب اے بھائیو علم کی حقیقت اور اُسکی خوبی اور بُرائی سے خوب واقف ہوئے
چاہیئے کہ وہی علم سیکھو اور سکھاؤ اور اُسی نیت سے علم پڑھو اور پڑھاؤ کہ ہدایت
کا منصب ہاتھ آوے اور اللہ و رسول کی رضامندیکا درجہ ملے خیر خواہ خلق اللہ ہو لوگون
مین سردار کہلاؤ نہ ایسے ہو کہ شیطان اور کفار تم کو دیکھ کر ہنسین اور فرشتے لعنت کا طوق
تمہارے گلے مین پہناوین اللہ و رسول کے سامنے شرمندہ ہو دوزخیون کے سردار ہو
غضب الٰہی مین گرفتار ہو جاؤ سیکڑون کے ایمان اور جان کو برباد کرو جس سے
اللہ تعالیٰ کے غضب کا شعلہ لہک پڑے اچھے بُرے ایک کو نہ چھوڑے سبکو
جلا کر خاک کرے چنانچہ روایت معتبر مین ہے کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت
یوشع بن نون علیہ السلام کے پاس کہ ہلاک کرتا ہون مین تیری قوم سے

چالیس ہزار نیک کارونکو اور ساٹھہ ہزار بدکارونکو عرض کیا یوشع نے خداوندا بدکار تو اسی سزا ہو لیکن نیک کارون کا کیا قصور ہے فرمایا ہماری نافرمانی پر وہ انسے ناخوش نہوئے اور انکے ساتھہ کھاتے پیتے ملے جلے رہے اسلئے مغضوبونکے عذاب مین شریک ہوئے الٰہی بچا اور جمیع مسلمانونکو ایسی نیت اور ایسے افعال سے جسمین اللہ و رسول کی ناخوشی ہو محفوظ رکھہ اور وہ علم اور وہ اعمال اور وہ نیت جس سے تیری اور تیرے رسول مقبول کی رضامندی حاصل ہو ہمارے نصیب کر اور ہمکو عنایت فرما آمین یا رب العالمین بفضلہ وکرمہ وبحرمۃ سیدنا محمد وآلہ الامجاد واصحابہ

چوتھا باب دنیا کی دوستی کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ترجمہ جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتایت ڈھونڈھنی مالکی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانونکو اسکا سبزہ اُگنا پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے وہ روندن اور پچھلے گھر مین سخت عذاب ہے عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ عنہما رسول خدا کے چچیرے بھائی نقل کرتے ہین حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ سے رحمت اور سلام اللہ کا اُنپر ہو جیو کہ جب روز قیامت ہوگا اسدن زمین کو نیست و نابود کرینگے دوسری زمین تانبے اور سونے کی بنائینگے نیکی بدی تولینگے ترازو عرش کے نیچے کھڑی کرینگے پندرہ ہزار برس کی مسافت کا پل دوزخ کے اوپر بنایا جاویگا وہ پلصراط بال سے باریک اور تلوار کی دہار سے زیادہ تیز ہوگا اور اسپر اماس کی اندھیری سے زیادہ اندھیری ہوگی

دیکھو زرخ اسدم بجلی کیطرح کڑکیگا اور شور مچائیگا تمام لوگ اگلے اور پچھلے اکٹھے ہونگے اور قیامت کے ہول اور ڈر سے سب بیحواس ہوکر سر آنکھین نیچے کرکے ننگے کھلے کھڑے رہینگے یا نفسی نفسی پکارینگے اللہ تعالی سے بڑی عاجزی اور غریبی سے منت اور زاری کرکے دعا مانگین گے اور کہین گے ای پروردگار تو ہی ہمارا مالک اور صاحب ہے ہمپر ٹک رحم کی نظر کر اور ایسے سخت عذاب سے جلد ہمکو نجات دے کہ ہم مرے جاتے ہین اور اس دکھ سے گھلے جاتے ہین اور مجھے اس جگہہ سے بچا اور کہین لیجا میرے لڑکے بالون اور خویش واقربا کے حق مین جو چاہے سو کر پر مجھپر مہربانی فرما اب ای غافلو بیہوش لوگو اپنے اپنے دلو مین غور کرو خوب سوچو کہ اُسدن اللہ تعالی آپ عدالت کریگا عرش کے تخت پر اپنی تجلی فرماویگا گھوس اور رشوت کسی سے نہ لیگا سعی سفارش کسیکی نمانیگا منت و عاجزی پر لوگونکے خیال نرکھیگا نہ وہان کہین چھپنے کی جگہہ ہی نہ بھاگ جانے کی قدرت کہ اپنی جان بچا وے اور اُس عذاب سے چھٹی پاوے سوا اسکے ہر بندے نے جو کچھ اپنی عمر بھر دنیا مین کام کئے ہین کھایا پیا ہی دیا لیا ہی دو فرشتے کراماً کاتبین اُسکے کندہون پر بیٹھے ہوئے رات دن ساعت بساعت سب حقیقت لکھتے جاتے ہین اور حق تعالی تو خود عالم الغیب ہے چھوٹی بڑی سب باتین دلکے منصوبے اور بھید اُسکے نزدیک چھپا نہین وہی لکھا ہوا فرشتونکا جسکو نامۂ اعمال کہتے ہین اُسدن لوگونکے ہاتھہ مین دیوینگے کسیکے داہنے ہاتھہ مین کسیکے بائین ہاتھہ مین پیٹھ کیطرف سے پیغمبرون اور نیک لوگونکا نامۂ اعمال داہنے ہاتھہ مین اور گنہگارون اور منکرون کا بائین ہاتھہ مین دیا جائیگا ہزار افسوس اُسدن کی خجالت اور رسوائی پر ہزار حسرت اور ندامت اُس روز کی ذلت اور پشیمانی پر مسلمان بھائیو اپنی اس حیات کو غنیمت بوجھو اور اسدم کی فرصت کو بڑی نعمت سمجھو ابھی موت کی چنگل مین روح تمھاری پھنسائی نہین گئی باتون کے کرنے سے زبان تمھاری بند نہین ہوئی

پھر خاموشی تمھارے لبون پر دی نہین گئی ہوش سنبھالو دل لگا ؤ اللہ تعالی کی محبت اور فرمانبرداری مین چالاک ہوجا ؤ جو کرنا ہو سو ابھی کر لو ابتک دروازہ توبہ کا کھلا ہے اُسکی رحمت اور معافی کا دریا جوش کھا رہا ہے سر جھکا ؤ تابعدار بن جا ؤ حکم احکام موافق اُسکی مرضی کے بجالا ؤ اپنے پیغمبر شفیع خیر خواہ کی یعنے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی راہ اختیار کرو دنیا کی محبت چھوڑ و منافقون دشمنونکی بدراہی سے بچو فرمایا اللہ صاحب نے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ اے مسلمانو داخل ہوجا ؤ تم فرمانبرداری مین اللہ کے ایکبارگی اور پیروی نکرو شیطانکے قدمونکی بیشبہہ تمھارا دشمن ہے ظاہر یعنے جس کام مین اللہ ورسول نے قاعدہ مقرر کر دئے ہین اُسمین اگر تم کچھ ملا ؤ گے تو شیطانکی تابعداری ہوگی بلکہ اُس کام مین تمھارا شریک ہوگا حصہ لیگا اور تم مفت گنہگار ٹھہروگے سزا پا ؤگے سو خوب ہوشیار رہو نفس اور شیطانکو کسی کام مین دخل ندو دنیا کی محبت اور عیش کو دلسے بھلا ؤ اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے پھر اُسکے بعد ہر ایک کو حاضر ہونیکا حکم ہوگا دربار مین سامنے لا کر کھڑا کرینگے جسنے مال حلال جمع کرکے یا وراثت کی روسے پاکے حرام کام مین خرچ کیا ہے حکم ہوگا کہ اسکو دوزخمین ڈالو پھر دوسرے کو لاوینگے جسنے مال حرام جمع کرکے خیرات کیا اور اپنی گذران مین بھی اُسیکو لگایا حکم ہوگا کہ اسکو بھی جہنم مین داخل کرو پھر اور کو حاضر کرینگے جسنے اپنے مال کو اچھی جگھہ سمجھہ کر خرچ کیا پر خیال نرکھا تھا کہ کسکا کسقدر حق ادا کرنا ضرور تھا حکم ہوگا اسکو بھی دوزخ کی گرمی مین کھڑا کرو اور حساب لو کتنا مال کہان سے لایا تھا اور کسکو کتنا دیا تھا سبکی حقیقت پوچھی جائیگی شریعت کے حکم بموجب زکوٰۃ کو دیا تھا یا نہین یا کل بچون اپنے تابعدارون غریبون مسکینون کا حق ادا کیا تھا یا نہین جو کوئی

اس حساب سے پاک نکلا اسکو مخلصی ہوئی عذاب سے چھوٹا نہین تو بڑی سختی مین پڑا
سیکڑون طرحکا عذاب ہونے لگا اُسی مال کو گرم کرکے اُسکے بدن پر داغ دینگے
اژدہا بناکر گلیمین لٹکا دینگے کہ وہ ڈسا کرے اور اپنا زہر چکھایا کرے اور جن عورتون نے
مناسب مقدور اور دستور کے سوا اچھے اچھے قیمتی زیور بنا بناکر اپنی بڑائی
دکھلانے کو ڈھیر کیا ہی اور پاس رکھ چھوڑا ہی اُن زیورون کا سانپ بنیگا
پھر اُنکے گلیمین دیا جائیگا اُسوقت اللہ تعالی مردون اور عورتون کو یاد دلائیگا
یہہ وہی روپا سونا زیور ہی کہ جسکو دیکھکر پھولتے تھے غرور کرتے تھے غریبون پر
ہنستے تھے دنیا کی محبت سے دولت کی طمع کرکے میرے حکم کے بموجب خرچ
نکرتے تھے پھر بڑی محبت اور پیار سے اسکو بچائے رکھتے تھے اب اپنی
نافرمانی کا مزا چکھو اور طرح طرحکے عذاب مین گرفتار رہو سبحان اللہ آدمی اپنے
معبود خالق کو بھول کر دنیا کی محبت مین کیسے پھنس گئے کہ اس ناچیز زندگی کو حیات
ابدی سمجھ کر وہان کی سختی اور عذاب کو دل سے بھلا کر غافل ہوگئے جو دلمین
آیا کرنے لگے خود مختار ہوگئے افسوس ہزار افسوس ایسی سمجھ پر کہ تھوڑے
دنونکی خوبی پر ہمیشگی کی خوبی اور دولت اور نعمت کو چھوڑ دیا اور اپنے مالک کا
کہا نمانا پھر وہان ذلت اور خجالت اُٹھائی اور اللہ تعالی کی جناب سے دوری
حاصل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین دنیا کے
مکر و فریب سے اللہ کے نزدیک پناہ مانگتا ہون اللہ تعالی مجھکو اُسکے فریب سے
ہمیشہ بچا رکھے آمین دوستو جس دنیا سے پیغمبر نے پناہ مانگی ہو تو تم کس
امید پر ایسی چیز کی آرزو مین اور اُسکے حاصل کرنے مین خدا اور رسول کو
بھول جاتے ہو اور اپنے تئین خرابی اور برائی کے گڑھے مین
ڈالتے ہو یہہ بات تمھاری عقلمندی سے بہت دور ہی کبتک اس

دنیا کی محبت پھنسے رہوگے اور خدا کیطرف سے غفلت اختیار کروگے
یہہ کچھ آرام و خوشی کی نہین کچھ محنت اور دکھہ اُٹھا کے خدا کی رضامندی حاصل
کرو پھر ابدالاباد جنت مین آرام سے رہو خوشیان مناؤ جس دنیا کی کھوج مین
تم لگے ہو رات دن اُسکی فکر و تلاش مین سرگردان خاک چھانتے پڑے
پھرتے ہو وہ تو خاطر خواہ حاصل بھی نہین ہوتی اور عمر تمھاری مفت
برباد ہی جاتی اگر کچھ بہت سی پریشانی اور محنت اور بے عزتی سے وہ
ہاتھہ آئی پھر بھی لب گور تک کہ وہ عرصہ بہت قلیل ہی ایک روز بھی ہو سکتا ہے
اور پانچ اور دس اور کچھ زیادہ بھی مگر نہایت بے بنیاد جسکی کچھ امید نہین آخر کو
کچھ کام نہ آویگی ہان اب جسقدر اس عرصہ مین اچھے کام اللہ و رسول صلعم کے
فرمانے بموجب عمل مین لاؤگے وہی تمھارے حق مین فائدہ مند ہوگا یہان کے
دوست اور اقربا اور بھائی برادر کوئی وہان کچھ کام نہ آوینگے جسکی خوبی اور
آرام کیواسطے اپنے اوپر اسقدر رنج اور تردد اختیار کیا ہی اور بھلے بُرے کا
کچھ خیال نہین کرتے اللہ سے ڈرو رسول اللہ صلعم سے شرماؤ گور نزدیک حساب کتاب
قریب جب کروگے ویسا پاؤگے پھر پچھتانے سے کچھ فائدہ نہ اُٹھاؤگے ہمنے
خبر کر ہی آگے آپ مختار ہو حضرت ابو ہریرہ راضی ہو اللہ اُنسے فرماتے ہین
کہ تین قسم کے آدمیون کے حال پر میرے تئین تعجب آتا ہی ایک وہ جو دنیا کی
محبت مین اور اُسکے پیچھے زار زار مفتون دیوانہ رہتا ہی اور دین آئین کے
کام کو سب بھول جاتا ہی ساتھہ اسبات کے کہ وہ خوب جانتا ہی کہ مجھکو مرنا ہی
اگر روز موت مقرر آئیگی کھینچ لیجائیگی دوسرا وہ جو ایسا غافل ہو گیا کہ کچھ نہین
سوچتا جو کچھ خاطر مین آوے کرے اور جو سامنے آوے کھائے اور جہان چاہے جاوے
ہر طرح سے بیہودگی کے کام کرتا رہے ساتھہ اسکے کہ وہ جانتا ہے کہ دو فرشتے کراماً کاتبین دونو

کندھون پر بیٹھے ہوئے نیکی بدی کے کام ہر وقت لکھتے رہتے ہین اور ہر روز کا نامۂ اعمال درگاہ مین باریتعالی کے گذرانتے ہین تیسرا وہ جو ہمیشہ مغموم و فکر رہتا ہے نہ اُسے فکر دنیا کی نہ آخرت کی اُسکے نزدیک دونوجہان ناچیز اور تاریک ہے حیوانکیطرح کھاتا پیتا ہے اور ٹھٹھکھیلیان مچاتا ہے ایسے شخص سے اللہ تعالی بہت بیزار رہتا ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ ترجمہ دنیا بدبو مردار ہے اور چاہنے والے اُسکے کتے پھر فرمایا علیہ السلام نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَّمَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللہِ تَعَالٰی وَمَا وَالَاہُ فرمایا رسول اللہ نے کہ دنیا پھٹکاری اللہ کی رحمت سے نکالی ہوئی ہے اور جو کچھ اسمین ہے وہ بھی مگر ذکر اللہ تعالی کا اور وہ چیز کہ وہ اُسکو دوست رکھتا ہے یعنے اسکی بندگی اور عبادت اور شناسائی اور معرفت اور جو جو کام اللہ نے اسمین نیک مقرر کئے ہین یا اُسکی بندگی کیلئے ضرور ہون اسکے سوا سب ناچیز اور بری ہے اور فرمایا ہے کہ دنیا کی کچھ حقیقت نہین محض بے بنیاد ہے دنیا کی خوبی اور اُسکے مال کو وہی جمع کرے جو بہت نادان اور بے وقوف ہو اور اُسکی محبت مین وہی دوڑا پھرے جو شرم و حیا اُٹھائے اور خدا اور رسول اور عاقبت کو دل سے بھلائے اور اُسکا کچھ ڈر نرکھے موت کو بھول جائے حساب و کتاب کا منکر ہووے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یون فرمایا ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کیطرح کالا منہہ بلی کیصورت بڑے بڑے دانت نکلے ہوئے ہونٹھ نیچے چھاتی تک لٹکے ہوئے نہایت بد صورت بنا کر لاینگے جو کوئی اُسے دیکھیگا ڈر کے مارے کانپ جائیگا اُسوقت یون آواز آئیگی حقتعالی فرمائیگا اے قیامت کے میدان کے لوگو تم اسکو پہچانتے ہو یا نہین جواب

دینگے ای پروردگار ہم پناہ چاہتے ہین تیری اسکو نہین پہچانتے حکم ہوگا خوب
غور کرکے دیکھو یہہ وہی دنیا ہی جسکو تم بہت میٹے پھرتے تھے اور اسکی محبت مین
مجھکو اور قیامت کو بھول گئے تھے اسکو پاکر تکبر اور فخر اور بڑائی کیا کرتے تھے مسکینون
اور غریبونکو ستاتے تھے یہہ وہی دنیا تمھاری پیاری محبوبہ ہے اب اسکو پیار
کرو گلے لگاؤ وہ لوگ جواب دینگے خداوندا ہم بڑی غفلت مین پڑے تھے جو تیرے
حکم سے وہان باز رہے تھے پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ اس دنیا کو لیجا کر دوزخ مین بھردو
دنیا بولیگی خداوندا جو تو مجھکو اب دوزخ مین بھیجتا ہے تو میرے چاہنے والے سب
دوست کہان ہین انکو بھی میرے ساتھ کر دے کہ دو نو جگھہ وہ میرے پاس ہین
حکم ہوگا کہ جن لوگون نے دنیا کو بہت مانا تھا نہایت چاہا تھا انہین دنیا کے ساتھ
کرو دوزخ مین ڈالو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے
اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا یَحْصُلُ اِلَّا بِالزُّوْرِ ترجمہ دنیا مکر اور فریب ہے وہ نہین
حاصل ہوتی ہے بے مکرو فریب کے یعنے جبتک بے ایمانی مال مردم خوری دغابازی
اختیار نکروگے ہزارون لاکھون کی دولت تمکو حاصل نہوگی اکثرون نے
اسیطرح دنیا کی دولت حاصل کی اور ایمان اور آخرت کی پونجی لٹا دی
یہان لوگون مین چند روزکے واسطے عزت اور بڑائی ملی لیکن وہان
ہمیشہ کے لئے ہر طرح کی ذلت و رسوائی نصیب ہولی بھائیو اس دنیا کو
اللہ تعالی نے اسواسطے بنایا اور تمکو یہان بھیجا کہ انسان ہونیکا کمال حاصل
کرین جس سے اُس پاک پروردگار کی رضامندی کے گھر مین رہنے کے لائق
ہو وین یہانکا کھانا پینا پہننا اسقدر چاہیے کہ جسمین زندگی رہے ستر پوشی
ہووے باقی جو جو کام بڑائی اور بزرگی کے جیسا اچھا گھر اچھا لباس اچھا
کھانا جاہ و حشم یہہ سب کام نہ آوینگے بلکہ اُنکے حاصل کرنے مین سولئے

عمر عزیز کی بربادی اور آخرت کی پشیمانی کے نفع کچھ نیاویگے دیکھو ایسی دولت اور حکمرانی نے فرعون اور شداد کو غضب الٰہی مین گرفتار کیا اور اسی مال کی فراوانی نے قارون اور نمرود کو زمین کا پیوند بنایا جہنم مین داخل کیا بلکہ اسیطرح ہزارون غارت ہوئے کہ اُنکا نام و نشان باقی نرہا وہ کرّو فر ایک آنمین خاک مین مل گیا اب جو کوئی ایسے اعمال کریگا دنیا کے مزونمین پڑیگا اپنے مالک سے غافل رہیگا بیشک اُسکا یہی حال ہوگا کیونکہ اس جہانکے نام و نشانکا کچھ اعتبار نہین کبھی اس دنیا مین تمھاری زندگی سے پہلے ہٹ جاتا ہے کبھی لب گور تمھین لا پہنچاتا ہے آخر کو حسرت اور ندامت ہی ہاتھ لگتی ہے ہان اگر کسیکو اللہ تعالے اپنے فضل سے اُسکا ایمان بچاکر بے تردد اور فکر دولت ظاہری بخشے اور اُسکو اُسنے اُسکی رضامندی کے کامون مین خرچ کیا اور بُرے مصروف سے بچایا تو البتہ یہہ بھی اُسکی نجات کا باعث ہے مگر ایسے لوگ اب بہت کم ہین خصوصاً اس زمانے مین کہ اب صحبت بگڑ گئی بے ایمانون کی کثرت ہوئی شرع کا ڈر جاتا رہا حاکم کا خطرہ دل سے اُٹھ گیا فسق و فجور علانیہ ہونے لگا حلال و حرام مین کچھ فرق نرہا لوگ اپنی اختیار کے ہوگئے جو چاہا کرنے لگے سو ایسے دنیا کی کمائی کے حال کو جس سے خاوند بھول جاوے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی کمائی پہنچاتے ہین ہم اُسکو اور نہین ہے اُسکو آخرت مین کچھ حصہ یعنے جو شخص دنیا کے حاصل کرنے مین بڑی محنت اور مشقت کرتا ہے جسقدر اُسکے

نصیب مین لکھا ہی پاتا ہی لیکن وہان خالی ہاتھہ جاتا ہی اور جو شخص اپنی
عاقبت کی خیر چاہتا ہی اور مالک کی رضامندی کے کام مین مشغول رہتا ہی آخرتمین
بڑی دولت کا مالک ہوتا ہی اور یہان بھی جتنا اُسکی قسمت مین ہی پاتا ہی فرق یہی
ہوا کہ وہ شخص مردود ٹھہرا اور یہہ مقبول **نقل** ہی کہ احمد درویش کا بیٹا مسلم ایکروز
ہارون رشید بادشاہ کی ملازمت کو گیا وہان جاکر دیکھا کہ بادشاہ نے محل و مکانات
اچھے ستھرے بڑے بڑے لعل و یاقوت ہر طرح کے جواہر لگا کر بنائے ہین یہہ دیکھکر
فرمایا کہ ای بادشاہ تونے دنیا کے رہنے کے مکان خوب بلند اور کشادہ صاف ستھرے
جواہر نگار بنائے ہین بعد مرنیکے اگر تیری گور بھی ایسی کشادہ اور دلچسپ ہوتی تو کیا خوب
ہوتا ہارون رشید یہہ سنکر ہیبت زدہ ہوا اور ڈر کر اُس سے کہا کہ ای مسلم تو مجھے ایسی
نصیحت کر کہ جس سے میری عاقبت بخیر ہووے اور اُس جہان مین کام آوے اُسنے کہا
کہ ای بادشاہ اگر تو ایسے میدان مین ہو کہ وہان پانی میسر نہو اور پیاس کے مارے
تیرا حال تباہ ہووے اُسوقت کوئی شخص ایک پیالہ پانی لیکر تیرے پاس بیچنے کو
لائے تو تو کس قیمت کو لے بادشاہ نے جواب دیا کہ اپنی دولت سے آدہا دیکر مول
لون اور اپنی جان بچاؤن پھر اُسنے کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تیرا پیشاب بند
ہو جائے اور جان کندنی کی نوبت پہنچے تو اس سختی سے بچنے کا علاج کتنی قیمت
مول لے بولا کہ آدہی دولت اور مال دیکر لون اور صحت حاصل کرون تب مسلم نے
کہا ای بادشاہ لعنت پڑے اس دنیا پر جو ایک پیالے پانی اور پیشاب بند ہونیکی
دوا کے بدلے تمام بادشاہت اور مال و ملک جاتا رہے اب تجھے لازم ہی کہ وہ
کام کر جس سے ہمیشگی کی بیزوال بادشاہت حاصل ہو بادشاہ یہہ سنکر بہت متفکر
اور شرمندہ ہو کر بولا کہ مینے اب جانا کہ دنیا محض بیقدر ہی اور بہت ناچیز آج سے
اِسکو مینے چھوڑا اور اِسکی محبت اپنے دل سے اُٹھا دی خاوندگی

عبادت اور یاد میں مشغول ہوا غرض اسکے بعد جبتک جیا اسی عہد پر اپنے قایم رہا دوسری **نقل** یہہ ہے کہ ایک دن حضرت عیسی علیہ السلام تین آدمیونکو اپنے ساتھ لئے جاتے تھے راہ مین دیکھا کہ دو اینٹین سونیکی پڑی ہین حضرت عیسیؑ نے ساتھیون سے پوچھا کہ یہہ کیا چیز ہی تم جانتے ہو اُنھون نے کہا کہ اینٹین ہین حضرت نے فرمایا یارو یہی دنیا ہی اسکے گرد نجائیو یہہ بڑی مکارہ ہے اپنے چاہنے والونکو فریب مین ڈالکر ہلاک کرتی ہی یون نصیحت کرکے آگے بڑھ گئے ساتھیون نے حضرت کی آنکھہ بچاکر اینٹین اُٹھالین آگے ایک گانون کے نزدیک جاکر رکھدین پھر آپسمین سے ایک کو کچھہ سودا لانیکو بھیجا پیچھے یون سوچنے لگے کہ آؤ ہم دونون حصہ کرکے ان اینٹون کو بانٹ لین تیسرا جب آئے کچھہ قضیہ مچاکر اُسکو مار ڈالین پھر ہم دونون بے کھٹکے ہوکر خوب خوشی خرمی کرین چین اُڑاوین اُدھر وہ آدمی جو بازار مین گیا تھا اُسنے اپنے دلمین اور ہی منصوبہ گانٹھا کہ کھانیکی چیز مین زہر ملاکر اُن دونونکو کھلاؤن جب وہ مرجائین تو دونو اینٹ کا مالک آپ ہی ہون یہہ ارادہ ٹھیک کرکے کسی چیز مین زہر ملاکر لایا یہان یہہ دونون قضیہ پر بیٹھے تھے اُسکے آتے ہی کچھہ باتین بگاڑ کی نکالکر جھگڑا مچاکر اُسکو مار لیا پھر خاطر جمع ہوکر وہ چیز زہر بھری آپ کھاگئے وہ یون موا یہہ دونون یون موئے اینٹین جہانکی تہان پڑی رہین حضرت عیسی علیہ السلام پھر پلٹ کر تشریف لائے دیکھا کہ تینون مرے پڑے ہین اینٹین وہین لپنے ٹھکانے پر دھری ہین متاسف ہوکر فرمانے لگے کہ سچ ہی دنیا ایسی چیز ہی اپنے پیارون چاہنے والون کے ساتھہ ایسا ہی سلوک کرتی ہی اسکے طالب کو یہان خرابی اور ہلاکی ہی اور وہان عاقبت مین فضیحتی اور بڑی رسوائی

ایک روایت یون ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ کیوقت بعد حمد وثنای پرورد گار کے فرمایا کہ ای مومنو ایمان دارو دل لگا کر سنو میری نصیحت پر کان رکھو تمھاری بھلائی اور خیر خواہیکی راہ سے یہہ باتین کھتا ہون اور طریق اللہ کی راہ کا تمھین بتاتا ہون کہ ہر مومن کو دو فکر لازم ہی ایک تو یہہ کہ جسقدر عمر ہو چکی ہی اگر اُسمین کچھ نیک کام نہین کئے بُرے کام کرتا رہا تو اُسکی سزا کے ڈر سے دن رات ڈرتا رہے اور اللہ تعالی کی جناب مین استغفار کرتا رہے پھر جتنی عمر باقی ہی اُسکو ضایع نکرے اچھے علمون کی سعی مین ہمیشہ لگا رہے دوسری یہہ کہ آخرت کے سفر کا توشہ جسمین ہاتھ آئے وہ کرے اور خدا کے حکمون سے ہرگز منہہ نہ پھیرے شاید وہ غفور رحیم مہربانی فرمائے پچھلے سب گناہ معاف کر دے آگے کو اچھی راہ بتادے بُری راہ سے بچاوے ای یارو یہی دنیا کمانے کی جگہہ ہی اسکو اپنی کھیتی سمجھو جتنک ہوسکے یہان کچھ بوؤ جسکا اچھا پھل وہان کاٹو جو بوئیگا وہی کاٹیگا جو نبوئیگا وہ کیا کاٹیگا بلکہ بہت روئیگا ایسی فرصت پھر نپاؤ گے جو کرنا ہی سو کر لو نہین پھر پچتاؤ گے وہ قیامت کا میدان ایسا ہی کہ کوئی کسیکو نہ پوچھیگا بھائی بند دوست آشنا جورو لڑکے کچھ کام نہ آوینگے جو نیک عمل ساتھ لیجاؤ گے وہی تمھاری سختی کیوقت کام آوینگے عذاب سے چھڑاوینگے یہان کے عیش وآرام کو خاطر مین نہ لاؤ ایسے دھوکے کی ٹٹی پر نہ بھولو وہانکی ہمیشگی کی راحت کو ہاتھہ سے ندو اپنے حقیقی دوست یعنے اللہ ورسول صلعم کو رنجیدہ نکر دلسے نہ بُھلاؤ کہ جسمین تمھارا نفس اور دشمن قوی یعنے شیطان کو خوشی حاصل ہووے ایسے محبوب کو ناخوش کرنا اور ایسے دشمن کو خوش رکھنا عقلمندون کا کام نہین یہہ بڑی ناشکری ہی کہ کھائے اورکا اور گائے اورکا وہان پچتانا اور گڑگڑانا کچھہ کام نہ آویگا کوئی کسی کو بچانہ سکیگا

سوائے اپنے عمل کے اور اپنی کمائی کے کسیکا بھروسا نہین اگر دلسے اللہ کی
محبت رکھتا ہی اور اُسکے حکمون پر چلتا ہی اُنہین کہین بھولے چوکے کوئی قصور
ہوگیا اور زندگی مین معاف کروانیکی نوبت نہ پہنچے تو امید ہی کہ اُسکی نیک نیتی کے
سبب سے اللہ کا کرم اُسکو بچاوے اور رسول اللہؐ کی شفاعت کام آوے غرض
ہر دم اپنے پروردگار کی یاد مین رہنا اور کبھی اُسکو کسی کام مین نہ بھولنا یہی
شرط بندگی کی ہی کعب الاحبار رض عنہ سے نقل ہی فرمایا اُنھون نے کہ مینے
توراۃ مین لکھا دیکھا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اے فرزند آدم تم مجھکو بھول
جاتے ہو مین تمکو نہین بھولتا ہر روز ستر دفعہ اپنی طرف بلاتا ہون اور تم
ایک دفعہ بھی اخلاص اور محبت کے ساتھ مجھکو نہین پکارتے اے فرزند آدم
تم اپنی موت بھول جاتے ہو ساتھ اسکے کہ وہ تمھاری گردنون پر ہر دم سوار ہے
اے فرزند آدم قیامت کے دن تولنے کے وقت نیکی تھوڑی نظر آویگی اور
بدی بہت اے فرزند آدم اچھے عملون پر ہمیشہ سعی کیا کرو اور اس دولت کو
بڑھاتے رہو اور بُرے عملون سے دور دور بھاگو اگرچہ تھوڑا ہو اے فرزند آدم
آخرت کو ڈھونڈہو اسکی تلاش مین رہو کہ وہی پایدار ہی اور باقی اور
دنیا کو چھوڑو بھول جاؤ کہ یہہ محض ناچیز ہی اور فانی اے فرزند آدم مرنا
برحق ہی اس راہ مین سبکو چارناچار آنا ہوگا اور شربت ناگوار ہر ایک کو
پینا ہوگا اے فرزند آدم امید تمھاری بہت بڑی اور عمر تمھاری بہت
چھوٹی آج تو باتین خوب بنا بنا کر کہتے ہو دل خوش کرتے ہو نہین
جانتے کہ کل کیا ہوگا زبان چلے گی یا نہین بات کرنے پاؤگے یا
نہین پھر ایسی زندگی بے بنیاد پر کیون مغرور ہو رہے ہو اور اپنی
نفس اور خواہشون کی پیروی مین کس لئے لگ رہے ہو یہہ نجانو

کہ جسطرح

کہ جسطرح یہان جو چاہا سو کیا کسینے نپوچھا وہان جو جو کا حساب ہوگا گواہی
شاہدی ہے تمھارا گناہ تم پر ثابت کیا جائیگا انکار کی جگھہ باقی نرہیگی تھوڑی
بہت چھپی کھلی سب کھل جائینگے سب سے بڑے گواہ اور ہر وقت کے پاس
رہنے ولے اور سب کا ہونسے خبردار کراماً کاتبین دو فرشتے تمھارے
کند ہون پر ہر دم موجود ہین جو جو تم کرتے ہو سب لکھتے جاتے ہین یہان تک
کہ جسوقت تم زمین پر چلتے ہو اور تمھارا پاؤن کا ہنتا ہی اُسکو بھی وہ لکھتے ہین
فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ زخرف مین اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ
بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیْھِمْ یَکْتُبُوْنَ ترجمہ کیا خیال رکھتے ہین وہ کہ ہم نہین جانتے
اُنکا بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے ہوئے ہین اُنکے پاس لکھتے اور
اُنکے اعضا اُنپر گواہی دینگے سو اب خبردار ہوجاؤ ہوشیار ہے چلو ایسا نہو کہ موت
آجاوے اور پچپتا نا پڑے پھر کچھہ بن نہ آوے رونا پیٹنا فائدہ نکرے خوب غور کرو
کہ یہہ دنیا جانیوالی نیست ہونیوالی ہی یہانکی دولت یہین چھوٹیگی اگر تمھارے
قبضہ مین تمام دنیا آجاوے اور اُسکی حکمرانی تمھارے ہاتھہ لگے لیکن جب وہ
موت کے وقت کچھہ کام کی نہو اور اُس دن کی تکلیف سے نہ بچاوے تو یہی افسوس آئیگا
کہ اگر مین ایکدم سے زیادہ دنیا مین نرہتا تو کیا خوب ہوتا کہ ایسے دکھہ درد مین
نہ پڑجاتا جان کندنی کی حالت مین پریشانی نہ اُٹھاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ
پیغمبر خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ جب موہن مرتا ہی آسمانسے تین آوازین
آتی ہین اے فرزند آدم تونے دنیاکو چھوڑا یا دنیانے تجھکو چھوڑا تونے دنیاکو
راضی رکھا یا دنیانے تجھکو راضی رکھا تونے دنیاکو سمیٹا یا دنیانے تجھکو سمیٹا
اور جب غسل دلاتے ہین تین آوازین آتی ہین اب کہان گئی وہ قوت تیری
اور کسنے تجھکو بے زور کیا اور کہان گئین وہ باتین تیری اور کسنے

تجھے گونگا بنایا اور کہان گئے وہ ساتھی ہیرے اور کسنے تجھے نہلایا کیا تیرے
کفن پہناتے ہین یہہ آواز آتی ہی ای فرزند آدم اگر تو نے نیک کام کئے ہین
تو یہہ غسل کرنا اور کپڑا پہننا تیرا فائدہ کریگا اللّٰہ تعالی تجھسے خوش ہوگا اور جو گنہگار
سوا ہی تو یہہ ستھرائی تیری کچھ کام نہ آویگی اللّٰہ کی ناخوشی ہوگی ای بندہ
خوش ہو اگر تجھپر بہشت کے دروازے کھل جاوین اور افسوس اور غم کھا اگر
دوزخ کے دروازے کھل جاوین اور جب جنازہ اُٹھاتے ہین آسمان سے
یہہ آواز آتی ہی ای فرزند آدم اب تو آیا ایسی منزل مین کہ پھر یہان سے
نجاویگا اور پہنچا ایسے مقام ہین کہ دنیا کی مزے کچھ نپاویگا پھر جب قبر پاس
لاوینگے یہہ آواز آویگی ای فرزند آدم کہان گئے وہ دوست آشنا جو تیرے ساتھ
دوستی کا دعوی کرتے تھے کدہر گئے وہ عزیز کہ ایکدم تجھسے جدا نہوتے تھے اب
وہی دوست عزیز تجھے جنگل مین پھیکنے کو آئے ہین زمین مین گاڑنیکو مستعد
ہوئے ہین بعضے اپنی بے آرامی اور تنہائی کو دھیان کرکے روتے ہین بعضے
غیرون کے مال کھاجانے پر غم کھاتے ہین بعضے ظاہر مین منہہ بناتے ہین
پر دلمین خوش ہوتے ہین بعضے اور ونکا حصہ ہضم کرنیکو تدبیرین کرتے ہین
غرض ہر ایک اپنی اپنی فکر اور بند و بست مین لگ رہا ہی تجھپر کیا گذریگی
اور کیسا معاملہ درپیش آئیگا اُسکا کسیکو خیال نہین ای فرزند آدم اسوقت جو کمائی
تیری ہی وہی آگے آئیگی دنیا مین حلال و حرام سے آنکھ چھپاکر جنکو پرورش کرتا رہا
اُنکی محبت تجھے دکھ سے نہ بچاویگی پھر جب گور کے اندر اُتارینگے آواز آئیگی ای غافل
اس اندھیرے مکان کیواسطے کیا روشنی لایا اس تنہائی کے گڑھے مین کسکو ساتھ
بُلایا جب مٹی دینگے گور سے آواز آئیگی زندگی مین تو میری پیٹھ پر خوشیان
کرتا ٹھٹھکیلیان مچاتا ہر طرحکی باتین بنا بنا کر دل کو اپنے خوش کرتا تھا

اب کیون غمزدہ پڑا ہے یہان چھکا بڑائی اور بزرگی کی باتین کیون نہین بولتا
جب گاڑکر لوگ چلے جاوینگے یہہ آواز آئیگی ای بندے اب تیرا مونس اور غمخوار اور
وفادار کوئی نہین تو اکیلا ہوگیا اب میرا فضل و کرم ہی مدد کرے تو تیرا چھٹکارا ہو
ای غافلو نادانو جب سوائے اُس پاک پروردگار کے کوئی تمھارا یار و مددگار
ایسے کٹھن وقت مین نہین اور سوائے اپنے عمل کے کوئی پوچھنے والا نہین تو پھر کسکے
واسطے دنیا مین ایسی خرابیو نمین پڑتے ہو جو نہین کرنا وہ کرتے ہو بیفائدہ دکھ
بھرتے ہو ضرورتکی چیزین بہت تھوڑی ہین اور بہت تھوڑی محنت سے پیدا ہوسکتی ہین
لازم ہے تمکو کہ جسقدر چیز بہت ضرور ہو اُسکے حاصل کرنیمین سعی کرکے بالکل فکر
عاقبت کی کرو وہانکے گھر کے سنوارنیکی تدبیرین لگو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمکو بہت دوست
رکھتا ہے کیسی کیسی نعمتین اور کیسے آرام کے مقام اُسنے تمھارے خاطر وہان مقرر کر رکھے ہین
کہ جنکا وصف بیان سے باہر ہے جیسا باپ بیٹے کیواسطے ہر دم آرام چاہتا ہے
اسیطرح تمھاری بھلائی پہ ہر دم متوجہ رہتا ہے دعای سریانی مین فرمایا ہے
جسکا ترجمہ عربی مین یہہ ہے اَنَا لِلعَبدِ اَرحَمُ مِن اَخِیہِ ؛ وَمِن اَبَوَیہِ فَاطلُبنِی
تَجِدنِی یعنے مین اپنے بندیکا ماں باپ بھائی بند سے بھی زیادہ دوست ہون
سو تو مجھے ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھکو **ف** جاننا چاہیے کہ زہد یعنے دنیا سے الگ ہونا
کئی طرح پر ہوتا ہے ایک[۱] زہد حرام کی چیزونمین ہے یہہ فرض ہے اُسسے بچنے کا یہہ
پھل ہے کہ عذاب سے آخرت کے چھوٹیگا اور اس بچنے کا ثواب بھی وہان پائیگا دوسرا[۲]
زہد مکروہات سے ہے یہہ سنت موکدہ ہے تیسرا[۳] زہد شبہات سے ہے یعنے جو چیز شبہ کی ہو
اُس سے اپنے تئین بچانا اسمین دین کی حفاظت اور جانکی عزت ہے پس جو کوئی شبہہ سے
اپنے تئین نہ بچاویگا حرام مین جا پڑیگا چوتھا[۴] زہد مباح چیزونمین ہے جو بہت
ضرور نہین اور حاجت شرعی اُسسے علاقہ نہین رکھتی غرض مومن کو

چاہیے کہ ایسی چیزونسے کنارہ پکڑے حرام سے اسطرح بھاگے جیسا کوئی شیر سے اور گناہونسے اسقدر دور رہے جیسا کوئی آگ کے شعلے سے کیونکہ گناہ سے آدمی قابل دوزخکے ہوتا ہی اور وہ انکی آگ کے لائق بنتا ہی ثواب اچھا طریقہ مسلمانی کا یہی ہی کہ مباح چیزونمین زہد اختیار کرے سوائے ضرورتکی چیزونکے کسی چیز پر دل نہ دوڑائے ایماندار نکی نشانی یہی ہی کہ جو چیز اُسکے کام نہ آوے اگرچہ مباح ہو چھوڑ دے پھر خوب یقین کرے کہ قیامتکے دن ہر کرنے اور کھنے اور دیکھنے اور سُننے سے سوال ہوگا اور تھوڑی بہت نیکی بدیکا حساب لیا جائیگا سو جس کام کا جتنا تھوڑا ٹھہریگا اُتنا ہی اُسے اُسکے حساب سے جلد چھٹکارا ملیگا اور جسکے کام بہت ہین اُسکے حساب مین اُسقدر توقف پڑیگا پس مومنکو لائق یہی ہے کہ اپنا اوقاتکو بے ضرورت کی چیزونمین ہرگز ضایع نکرے آپنے اعضا کو ایسے بیفائدہ کامونمین کبھی ندوڑائے جو مباح کرے وہ بھی بہ نیت عبادت کرے کہ ثواب پاوے اور خوب جانے کہ جو لذت بے حکم شرع کے ہی بے شبہہ اُسمین غضب الٰہی شامل ہوگا اور جو خوشی بیمقام کے ہی ضرور اُسمین رونا پڑیگا پس مومن کو چاہیئے کہ دنیا کی لذتونکا حریص نہو جسقدر رب بے رنج و مشقت موافق شرع کے ہاتھ آئے اُسپر راضی رہے اور مال کی بہتایت اور نفس کا آرام نڈھونڈھے اُسکی فکر مین لگا نرہے وہ کیا آرام ہی جو جلد زائل ہوجائے اور وبال اُسکا مدت تک قائم رہے اسی پر فرمایا ہی رسول علیہ السلام نے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ دنیا بندیخانہ ہی مومن کے حق مین اور بہشت ہے کافر کے حق مین جسطرح قیدی لوگونکو قیدخانہ مین ہر بات کی بے آرامی ہوتی ہی دلکی آرزو نہین برآتی اسیطرح مومن کو دنیا مین تکلیفات ہر قسم کی درپیش ہوتی ہی تاکہ مالک کی رضامندی کے کام جو دولت آخرت ہی بخوبی انجام ہون اور کافر کے حقمین

آرائی ۱۶

آرام کی جگھہ یون ہی کہ وہ عاقبت کا خطرہ نہین رکھتا اسلیئے اپنی خوشی اور خواہش کے کام خاطر خواہ عمل مین لاتا ہی بیفکری چین سے رہتا ہی باقی رہا یہہ کہ اگر حق تعالی بے مشقت اور محنت دولت دنیا کے تو واصل رہا یہی ہی کہ اپنے دلکو دنیا کی عبث چیزونسے پاک اور صاف رکھے حرام کو چھوڑے حلال مین شکر بجالائے اور جو کوئی دولت کو دین کے حاصل کرنیمین خرچ کرے البتہ فائدہ اُٹھائے یعنے صرف اُسکا ایسے مقام مین کرے جسمین اللہ و رسول کی رضامندی حاصل ہو تو بیشک باعث پڑتی ہی ترقی مراتب کی اور تونگری اُسکی اُسے نقصان نہین پہنچاتی رسول علیہ السلام نے پناہ مانگی ہی تونگری اور مفلسی دنونکے فتنہ سے تونگری کا فتنہ یہہ ہی کہ خرچ کرنیمین جا بیجا کا لحاظ نرکھے مال سبب متکبر ہو جائے لوگون پر ظلم کرے بخیل بنے دولت کا شکر بجا نلائے حقدارونکا حق ادا نکرے اور درویشی کا فتنہ یہہ ہی کہ خالق کی مرضی پر راضی نرہے دکھ مین بے صبری کرے حرام حلال کا لحاظ نرکھے انیس الواعظین مین لکھا ہی کہ مومن سے مرنیکے بعد چالیس ہدیہ تحفہ طلب کرینگے چار ہدیہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ہین دشمنونکو خوش رکھنا دوستونسے سلوک کرنا ہر کسیکا حق دیدینا موتکو یاد رکھنا چار ہدیہ گور کے ہین بُرے کامونسے بچنا لڑائی جھگڑیسے دور رہنا تن بدن کو ناپاک چیزونسے بچانا قرآن اور نماز اور وظیفہ رات کو تنہائی مین ادا کرنا چار ہدیہ منکر و نکیر کے مین کسیکے حق مین پیٹھ پیچھے بُرا نکہنا کسی پر کچھ عیب نہ لگانا حق بات کو ظاہر کر دینا کسیکو آپ سے برا نجاننا چار ہدیہ میزان کے ہین ہمیشہ نیک کامون مین مشغول رہنا اپنے مالک حقیقی کے فرمان کو بجالانا غریبون مسکینون پر مہربانی رکھنی کسی پر اپنے تئین بزرگی ندینی چار ہدیہ پل صراط کے ہین غصہ اور غضب کے وقت آپکو سنبھالنا بد کامونسے بھاگنا نماز جماعت کے ساتھہ پڑھتے رہنا مسلمان بھائیون کی مدد کرتے رہنا چار ہدیہ

مالک کے یہہ ہین پیغمبرون کو سچا جاننا حقتعالی کے غضب سے کانپتے رہنا اپنی گناہونکو
یاد کرکے رونا ما باپ کو ہر طرح سے خوش رکھنا چار ہدیہ رضوان کے یہہ ہین
حق تعالی کے ذکر مین مصروف رہنا دکھہ سکھہ مین صبر و شکر بجالانا اللہ تعالی کے
دوستونکو دوست رکھنا اسکے دشمنونکو اپنا دشمن سمجھنا چار ہدیہ پیغمبر خدا کے یہہ ہین
انکی جناب پاک سے محبت رکھنی انکی سنتون کے موافق چال چلنی انکے آل و
اصحاب کی پیروری کرنی اُن سب پر درود اور اللہ کی رحمت بھیجنی چار ہدیہ
روح کے یہہ ہین تھوڑا کھانا تھوڑا سونا تھوڑا بولنا تھوڑا ہنسنا چار ہدیہ اس
خالق دوجہان کے یہہ ہین جس کام مین وہ خوش ہو وہی کرنا اور ونکو نیک کام
سکھلانا بُرے عملون سے ڈرانا اُسکے دوستون سے محبت رکھنی اسکے دشمنون سے
عداوت کرنی ثعلبی نے يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا کی تفسیر مین
یون لکھاہی کہ اصحابون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے اس فوج کا حال
جسکا اس آیت مین ذکر ہی پوچھا تھا آپنے فرمایا کہ میری امت دس فوج ہوکر قیامت کے
میدان مین آئیگی جنھون نے ایک کی چغلی دوسرے کے پاس کھائی ہی انکا گروہ بندرونکی
صورت ہوگا اور جنھون نے رشوت لی ہی حرام کھایاہی اُنکا فرقہ سورون کی صورت
ہوگا اور جو سود لیا کرتے تھے انکو اُلٹا کرکے سر نیچے پاؤن اوپر فرشتے کھینچ لیجاوینگے
اور جو لوگ قاضی اور مفتی ہوکر جھوٹھہ فتوی دیتے تھے اندہون کی صورت بنکر اس
مقام مین آئینگے اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تھے اور آپکو سب سے اچھا
جانتے تھے وہ بہرے اور گونگے ہوکر آئینگے اور جو عالم اور مشائخ لوگون کو کہتے
اور سمجھاتے تھے کچھہ پھر آپ عمل کرتے تھے کچھہ اُنکا یہہ حال ہوگا کہ زبان اپنی اپنی
کاٹینگے اور منہہ سے اُنکے پیپ لہو بہیگا ایسا کہ محشر کے لوگ یہہ دیکھہ کر
کراہت کرینگے اور جو لوگ انبول جانورون کو بے سبب دکھہ دیتے اور

ہمسایہ کو ایذا پہنچاتے تھے لٹکے ہاتھ پاؤن کاٹکر وہان لاینگے اور جنھون نے
لوگونکا بھید ظالم حاکمون سے کہکر انکو رنج مین ڈالا تھا انکو آگ کی سولی پر چڑہا کر وہان
پہنچاوینگے اور جو لوگ اپنے نفس کی تابعداری مین لگے رہتے تھے اور اسکے سکھ اور
آرام پہنچانیکو کیا کیا جتن کرتے تھے اور اپنے مال سے اللہ تعالی کا حق ادا نکرتے تھے
صرف اپنے نام اور نشان کیواسطے خرچ کیا کرتے تھے انکو اسطرح سے لاوینگے کہ اُنکے
بدن سے ایسی بدبو نکلے گی کہ وہان کے لوگونکو بڑی تکلیف پہنچیگی اور جو لوگ اکڑکر چلتے
اور اپنی تکبر کے سبب کسیکے ساتھ ملنساری نرکھتے خلق اخلاق نکرتے انکو لنبا کرتا
گندک کا جلتا بلتا پہنا کر اس مقام مین حاضر کرینگے یار و یہہ حال بدبخت روسیاہ
گنہگار ونکا اس امت سے ہوگا اور جو اپنے خاوند کی تابعداری دل وجان سے رات دن
کیا کرتے ہین اُسپر مستعد رہتے ہین اُنہین سے بعضونکی صورت چودہوین رات کے چاند
کی سی اور بعضونکی ستارونکیطرح چمکتی ہوگی بعضے نور کے منبر پر بعضے سنہری جڑاؤ کرسیون پر
بعضے مشک و زعفران کے چبوترے پر بڑی شان و شوکت سے بیٹھے ہونگے سو ای بھائیو
اب وہان کی طیاری کرو بڑا سفر کٹھن راہ درپیش ہی پچاس ہزار برس کا ایکدن آویگا
بڑے بڑے دکھ اور مصیبت مین ڈالے گا اسدم کی فرصت جو ہوسکے دوڑ دہوپ کرکے
دنیا کے کھیت مین اچھے اچھے میوونکے درخت لگاؤ ریاضت اور محنت کے پانی سے جلد اسکو
سینچو پھر وہان پہنچکر بیکھٹکے ہمیشہ طرح طرح کے میوے کھاؤ اور جسکو چاہو بانٹو خوشی خورمی سے
کاٹو آرام چین سے اپنی گذران کرو اپنے خاوند کے دیدار کی لذت سے مالامال ہوجاؤ
کروڑہا برس تک اُسیطرح عیش و عشرت کے ساتھ بسر کرو بلکہ روز بروز تمھاری ترقی ہوا
کریگی وہانکے مرتبونکی بزرگی اور بھلائی تمکو ملیگی اور جو ان باتون کے برخلاف عمل مین
لاؤگے بری باتونکو اختیار کروگے شرک اور بدعت کے کامون پر دوڑوگے جاہلیت کے
رسوم بجالاؤگے باپ دادونکی رسمون پر جو سنت نبویکے خلاف کرتے تھے چلوگے

شیطان اور نفس کے بہکانے سے راہ مستقیم کو چھوڑ دوگے تو بیشک بڑی شرمندگی اُٹھاؤ گے دکھ پاؤگے بلکہ سیدھے جہنم مین چلے جاؤ گے کبھی کسیطرح وہان سے نکلنے نپاؤ گے دن بدن عذابکی سختی بڑھتی جائیگی کسیکی سعی سفارش کام نہ آئیگی الٰہی ہمکو اور سب مسلمانونکو نیک کر اور نیکی کے کامونپر چلا اور برائی سے بچا دنیا کی محبت ہمارے دلسے دور کر اپنی اور اپنے محبوب اور انکے آل و اصحاب اور نیک لوگونکی محبت سے ہمارے دلکو معمور کر آمین بحرمت نبی کریم وآلہ وصحبہ اجمعین

باب پانچوان قیامت کے بیان مین

جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت اسرافیل علیہ السلام پہلی دفعہ صور پھونکینگے سب لوگ مرجائینگے پھر جب دوسری دفعہ پھونکینگے تو تمام خلائق گور کے اندر سے باہر نکلیگی گنہگار لوگ ننگے بھوکھے پیاسے قبرونسے اوپر آئینگے تین سو برس تک قیامت کے میدان مین عذاب کی گرمی سے جلین بھنینگے حیران و پریشان پڑے رہینگے چہرہ اُنکا مارے طپش کے سیاہ ہوجائیگا آہ و نالہ کرکے اتنا روئینگے جو بدن انکا خشک لکڑی ہوجائیگا آخر کو آنکھونسے لہو ٹپکیگا آفتاب سرپر قریب ایک نیزے کے آکر کھڑا ہوگا ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے اندازے پر پسینے مین ڈوب جائیگا کوئی ٹخنون تک کوئی پہلوون تک کوئی رانون تک کوئی کمر تک کوئی سینہ تک کوئی گلے تک کوئی منہہ تک کوئی سر تک اُس مقام مین سب انس و جن اور جانور دنیا کی ابتدا سے آخر تک جو پیدا ہوئے ہین جمع ہونگے یک بیک اُنکے اوپر سے ایک آواز نہایت مہیب ایسے زور و شور کی آئے گی کہ اُسکی دہشت اور چیخ سے ہر کوئی بیہوش ہوکر اوندھے منہہ گر پڑیگا تارے ٹوٹ پڑینگے آسمان پھٹ جائیگا بعد اسکے حق تعالیٰ کے حکم سے پہلے آسمان کے فرشتے زمین پر آوینگے کہ تمام جن و انس و حیوانات کی

خلقت کو گھیر لینگے صف باندھکر پھر دوسرا آسمان پھٹے گا اسپر کے فرشتے بھی اسیطرح
سبکے سب گرد آ کھڑے ہونگے یہانتک کہ ساتون آسمان پھٹ جائینگے اور ہر ایک
آسمان پر کے فرشتے ایک کے بعد دوسرے کے گرد حلقہ باندہ کر کھڑے ہوجائینگے تب
اللہ تعالی کا حکم ہوگا کہ دوزخ کو لاکر حاضر کرین ہزارون فرشتے کھینچتے ہوئے
اسکو لائینگے پھر وہ بڑی آواز سے شور وغل مچاتی ہوئی اسجگہہ آئیگی کہیگی کہ جلد
میرے پیٹ کو بھر وجو وعدہ مجھسے کیا ہی اُسے پورا کرو اللہ تعالی فرمائے گا
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِىْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ترجمہ کیا اقرار نہین کیا تھا
مینے تمسے ای بنی آدم کہ نہ پوجیو شیطان کو کیونکہ وہ تمھارا دشمن ہی ظاہر اور
پوجیو مجھکو یہی ہی راہ سیدھی گنہگار لوگ اسدن پشیمان ہونگے اپنے کئے پر سر نہ
اُٹھائینگے بڑی روسیاہی وہان انکو حاصل ہوگی خجالت کے سبب کچھہ جواب
دینے کی طاقت نہ رہیگی اُس روز اللہ تعالی آپ قاضی ہوگا انصاف چکانے پر
لوگون کے توجہ فرمائیگا ہر ایک سے حساب لیا جائیگا سبکے عمل کی پرسش ہوگی
پل صراط پر سے گذرنا ہوگا نیکی بدی تولی جائیگی چھپی کھلی بات سب آگے آویگی
بعد حساب کتاب کے جو شخص گنہگار ٹھہریگا دوزخ مین ڈالا جائیگا حضرت
جبرئیل علیہ السلام پکار کر کہین گے فلانا فلانے کا بیٹا تقصیروار ہوگیا اُسپر
گناہ ثابت ہوا اسکو یہانسے لیجاؤ جہنم مین داخل کرو اُسیدم فرشتے
کھینچتے ہوئے بڑی خرابی اور ذلت کے ساتھہ گھسیٹ کر لیجائینگے دوزخ مین
گرائینگے ہزارون طرح کے عذاب مین گرفتار کرینگے بدن ٹکڑے ٹکڑے
ہوجائیگا جل بھنکر کباب بنے گا اللہ تعالی کی قدرت سے پھر جسم درست
ہوگا نیا چمڑا بدن پر جمیگا پھر عذاب ہوگا اسیطرح جیسے عذاب ہوتا رہیگا

کبھی چھوڑے نجائینگے ایکدم کی فرصت نپائینگے فرشتوں سے فریاد کرینگے ہمپر مہربانی کرو ذرا فرصت دو فرشتے یہی جواب دینگے ای بدبخت روسیاہ تیرے اعمال نے تجھکو یہان پہنچایا خداوند کی نافرمانی نے یہہ مقام دکھایا اگر تو اپنے خالق کی خوشی کے کام کرتا تو آج کے دن چین و آرام سے رہتا یہہ دکھ اور رنج کبھی نہ اُٹھاتا اب دیکھکر غم کھانا پچھتانا کچھ کام نہ آئیگا اور اللہ تعالی کے غضب سے اس گرفتاری کے وقت تجھے کوئی نچھڑائیگا کسی کی کیا طاقت کہ اسکے عذاب سے کسیکو بچائے یا اسکے قہر کے پنجے سے چھڑائے ہم تو تابعدار ہین اسکے حکم پر چلتے ہین اُسکی خوشی چاہتے ہین ہمسے مہربانی کی توقع نرکھو اب اپنے کیے کی سزا چکھو سب مومنونکی ما حضرت بی بی عایشہ اللہ راضی ہو انسے کہتے ہین کہ مینے ایکدن جناب پیغمبر خدا سے پوچھا کہ قیامت کے روز دوست دوست کو یاد کریگا یا نہین فرمایا کہ تین جگہہ ہر شخص ایسی مصیبت مین گرفتار ہوگا کہ کسیکو یاد نرکھیگا ایک تو جہان ترازو کھڑی ہوگی نیکی بدی تولیجائیگی دوسری جب نامۂ اعمال لوگون کے ہاتھہ مین دیا جائیگا اسوقت مارے پشیمانی کے ایسے بیہوش اور بیدم ہوجائینگے کہ کسیکی خبر کسیکو نرہیگی تیسری جب زبانیہ یعنے دوزخکے پیادے نعرہ مارکر بڑی خفگی اور جھنجھلاہٹ سے لوگونکی طرف پکڑنے کو دوڑینگے جن لوگون نے اللہ کو واحد جانا تھا اور اسکی عبادت اور قدرت اور علم مین دوسرونکو شریک کرتے تھے اور مشکل کیوقت اورونکو پکارتے تھے غریبون مسکینونکو دکھہ دیتے تھے غرور اور تکبر سے کسیکو خاطر مین نہ لاتے تھے انکو زنجیرون مین باندہ کر کھینچتے ہوئے لیجاوینگے اور بی بی صاحب رض فرماتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلعم سے اللہ کی رحمت ہووے اُنپر پوچھا کہ پلصراط کا احوال بیان کیجیے فرمایا کہ وہ ایک پل ہہ دوزخ کی راہ پر پندرہ ہزار برس کی

راہ اسپر سے سبکو گذرنا ہوگا بال سے باریک تلوار سے تیز اپنے اپنے عملون کے موافق کوئی بجلی کیطرح کوئی ہوا کیطرح کوئی دوڑنے گھوڑے کیطرح کوئی آہستہ آہستہ اسپر چلا جائیگا سبکے پہلے اللہ تعالی کے فضل سے مین پار ہونگا پھر اسوقت میری امت کے بائین داہنے دو فرشتے کھڑے ہوکر بڑی عاجزی سے پکار کر یہہ دعا مانگین گے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ یعنے اے پروردگار تو رحم کر حضرت محمد مصطفےٰ کی امت پر پھر جو گنہگار ہوگا پار نہ اُتر سکیگا پاؤن کانپ جائینگے اوندہے مونہہ نیچے دوزخ مین گر پڑیگا اور فرمایا پلصراط پر ایسی اندہیری ہوگی کہ ہاتھ کو ہاتھ نسوجھے گا جسکو ایمانکی روشنی ہوگی وہ اُس روشنی مین موافق اپنے مرتبہ کے آہستہ یا دوڑتا ہوا چلا جائیگا گنہگارون کو کچھہ روشنی نہ ملیگی لاچار ہوکر دوسرونسے روشنی مانگین گے جواب پائینگے کہ روشنی حاصل کرنے کی جگہہ دنیا تھی یہان کہان ملیگی پھر وہین جاؤ کما کر لاسکو تو لاؤ اور فرمایا کہ اس پل کی راہ بڑی کٹھن ہے پانچہزار برسکی راہ اوپر چڑہنا ہوگا پانچہزار برس تک برابر جانا ہوگا پانچہزار برس تک نیچے اُترنا ہوگا اور وہان سات مقام مین اٹکاؤ ہوگا پہلے مقام مین ایمانسے سوال کرینگے جسکا ایمان ثابت ہوگا وہان سے رہائی پائیگا اور جسکا ایمان شرک اور نفاق اور بدعت کے کامونسے ملا ہوگا وہان سے چھٹی نپائیگا دوزخ مین گرایا جائیگا دوسرے مقام مین نماز سے پوچھین گے جسنے اپنی نماز ارکان اور آداب کے ساتھہ وقت پر ادا کی ہے وہانسے بچیگا نہین تو دوزخ مین گریگا تیسرے مقام مین زکوٰۃ سے پوچھین گے جسنے زکوٰۃ کا مال حساب سے نکال کر حقدارونکو دیا ہے وہانسے بچ نکلیگا نہین تو اُسیدم آگ کے گڑہے مین ڈھکیلا جائیگا چوتھے مقام مین رمضان شریف کے روزونسے پوچھین کے جو کوئی تیسون

روزے بدون عذر شرعی کے ہمیشہ ادا کرتا رہا ہے وہ سرخروئی حاصل کریگا
نہین تو رسوائی کے ساتھ جہنم مین ڈالا جائیگا پانچوین مقام مین حج سے پوچھین گے اگر
اُسنے حج کیا ہے تو مخلصی پائیگا اور جو مقدور ہوتے دنیا کے آرام کو چھوڑ کر نہین گیا
تو بڑے سخت عذاب مین پھنسایا جائیگا چھٹے مقام مین طہارت کی حقیقت کا
سوال کرینگے اگر جنابت کی حالت سے غسل کرکے پاک ہوتا رہا ہے تو وہان سے
رہائی ملے گی نہین تو اسکی جان بڑی تکلیف اور نہایت مصیبت اور دکھ مین
پڑے گی ساتوین مقام مین ہمسائیکا حق ادا کرنے کا سوال کرینگے اگر دکھ
سکھ مین اسکا شریک ہوا ہے اور اپنی مقدور کے موافق انسے سلوک
رکھا ہے تو وہانسے نجات پائیگا نہین تو بڑی خرابی اور ذلّت سے
دوزخمین ڈالا جائے گا غرض ان ساتون مقام سے جب خیر و خوبی کے
ساتھ نکلا تو اس پل سے پار اُتر گیا نہین تو دوزخ کے منھہ کا لقمہ بنا اور
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قیامت کے دن ایک گھڑیکا عذاب ستّر مرتبہ جان
کندنیکی سختی سے زیادہ تر ہے اُسدن پیغمبرون اولیاؤن اور شہیدونکو بھی
ایسی فکر ہوگی اور مصیبت پہنچے گی کہ اپنی پیغمبری اور ولایت اور شہادت کے
دعوے کو بھول جائینگے بڑی گھبراہٹ اور بیقراری سے سجدہ مین گر پڑینگے
اورونکا حال اسی سے سمجھا چاہیے کہ انکے اوپر کیا کیا گذرے گا سب
یہی فریاد کرینگے اور عاجزی سے دعا مانگین گے خدا وندا اور کچھہ ہماری
آرزو نہین ہے اتنا کرم کرکہ ہمکو اس عذاب سے نجات دے ہر ایک پیغمبر
جلیل القدر اس روز بیقرار اور بیحواس ہو جائے گا حضرت محمّد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اس حالت مین اپنے دکھہ پر کچھہ خیال
نکرینگے امت کی مخلصی اور رہائی کیلئے سعی اور کوشش مین لگے رہین گے

انکی شفاعت کیواسطے اُس پاک پروردگار کی جناب مین نہایت عجز اور انکسار سے
سجدہ کرکے دعائین مانگین گے حضرت عبداللہ ابن عباس پیغمبر صاحب سے نقل
کرتے ہین کہ اُن لوگ چار گروہ ہونگے جو گروہ سبکی سب بہشت مین داخل ہونگی
وہ فرشتے ہین اور جو گروہ تمام دوزخمین پڑینگے وہ شیطان ہین اور اُسکے تابعدار
اور ایک گروہ مین سے بعضے ثواب حاصل کرینگے اور بعضے عذاب وہ آدمی اور
جن ہین اور ایک گروہ چارپایونکا ہوگا کہ زندہ ہوکر پھر خاک ہوجائینگے غرض
جو کچھہ وہانکی فضیحتی اور رسوائی ہی سو صرف آدمیون کیواسطے ہی چارپائے اُسوقت
خوش ہوکر شکر الٰہی بجا لائینگے کہ خوب ہوا جو ہم آدمی نہوئے اس عذاب مین نہ پڑے
حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یون روایت ہے کہ جب نیکی بدی
آدمیکی تولی جائیگی پھر نیکی اتنی ہوگی کہ اگر ایک ذرہ بھر اور ہو تو تول پوری ہو
اسوقت اللہ تعالیٰ کیطرف سے حکم ہوگا کہ ای بندے تھوڑی نیکی ہو تو یہانکے عذاب سے
چھوٹ جاوے بندہ عرض کریگا خداوندا اور نیکی تو میرے پاس نہین ہی اگر
مجھکو ایک لحظہ کی فرصت ملے تو اس میدان مین جاکر اپنے لوگون سے جنکے ساتھہ
دنیا مین مینے بہت سی نیکی کی ہی اور انکی خاطر بڑے بڑے دکھہ اُٹھائے ہین
ذرا بھر نیکی مانگ کرلے آؤن حکم ہوگا کہ اسکو جانے دو نیکی لادے وہ وہانسے
نکلکر بدحال اور سرگردان اس میدان مین آئیگا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پہلے باپ کو
پائیگا دیکھکر اسکے دلمین بڑا بھروسا بندھیگا کہ اب میرا بیڑا پار لگا سامنے آکر کہیگا
ای باپ مین تیرا فرزند دلبند جگر گوشہ ہون دنیا مین سب سے مجھکو تو زیادہ پیار
کرتا تھا ہر ایک چیز سے بہت دوست رکھتا تھا خوشی اور آرام میرا ہر دم ڈھونڈھتا
تھا ہر طرحکی آفتون سے نگہبانی کرتا تھا اسوقت ایک ذرہ بھر نیکی کا محتاج ہوکر
تیرے پاس آیا ہون اگر مہربانی کرے اور ایک ذرہ نیکی مجھے بخشے تو مین اس قیامت کی سختی سے

اب نجات پاؤن نہین تو جہنم مین ڈالا جاؤنگا باپ یہہ سنکر کہیگا تو کون ہی مین نہین پہچانتا مین تیرا باپ نہین تو جا اور کہین ڈھونڈہ لے تب وہ بیچارہ مایوس ہوکر ماکو ڈھونڈھتا پھریگا جب وہ نظر آئیگی اسکے پاس جاکر کہیگا ای ما تو میرے پیدا ہونیکے لئے ہمیشہ دعا مانگتی تھی پھر میرے پالنے مین بڑی تکلیف اُٹھاتی تھی راتدن میرا ہی آرام چاہتی تھی اپنا کھانا پینا میری راحت کیواسطے بھول جاتی تھی اب مین ایکذرہ بھر نیکی کا محتاج ہوکر تجھہ پاس پہنچا ہون اگر وہی نظر مہر کی تو مجھپر کریگی تو مین آجکی سختی سے بچونگا جنم بھر تیرا گن مانونگا نہین تو دوزخمین ڈالا جاؤنگا ما جواب دیگی کہ بیٹے تو تجھکو نہین جانتا تو کون ہی مینے نہین پہچانا اپنے حال مین مین خود حیران ہون کسیکو کیا دے سکون اسوقت یہہ شخص جب ماباپکے کلام سنکر ناامید ہو جائیگا دلمین بہت پچتاویگا کہیگا ہاے اب کہان جاؤن کس سے اس مصیبت کے وقت مدد مانگون ماباپکے برابر دوست کون ہی کہ اُسے اپنی بپتا سناؤن جو وہ ایسے وقت مین کام آئے مجھہ غریب لاچار عاجز کو اس بلا سے چھڑاوے بھلا بہن کے پاس تو جاؤن دیکھون وہ مجھسے کیا سلوک کرتی ہے ڈھونڈتا ہتے ڈھونڈہتے بہن ملجائیگی دیکھکر کہیگا ای بہن دنیا مین تو تو مجھے بہت چاہتی تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی دکھہ کیوقت چھاتی سے لگاتی تھی میری تندرستی اور آرام منایا کرتی تھی اب یہان قیامت کے حساب مین پھنسا ہون ایکذرہ بھر نیکی ملے تو اس مصیبت سے مخلصی ہاتھہ آوے بہن کہیگی ای آدمی تو کون ہے کیا بکتا ہی اسوقت مجھسے بول مین اپنی پریشانی مین آپ گرفتار رہون کیونکر دوسرے کی مدد کرون آخر وہ اس سے بھی مایوس ہوکر بھائی کو ڈھونڈہنے لگیگا آتے مین وہ نظر آجائیگا کہیگا ای میرے پیارے بھائی دنیا مین ہم تم اکھٹے رہا کرتے تھے آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے پیار محبت کے ساتھہ گذران کرتے تھے میری خوشی سے

تجھے خوشی تھی میری نیکی سے تجھے نیکی تھی اسوقت حساب کی جگھہ مین مجھکو لائے ہین
نیکی تولی جاتی ہی ایک ذرہ نیکی ہو تو میرا حساب پورا پڑے اس دکھہ درد سے
نجات ملے بہشت مین جاؤن دوزخ سے بچون بھائی بھی وہان بہائی گری سے منکر
ہو جائیگا اسی منت وزاری کا کچھہ خیال نکریگا پھر جورو کے پاس جائیگا کہیگا اے
یار جانی وائے دوست روحانی مین تیرا خاوند ہون دنیا مین تیری خوشی کیواسطے
اپنے بیگانون سے لڑتا تھا تیرے آرام کیلئے کیا کیا دکھہ نہین بھرتا تھا ماباپ کو
تیری خاطر چھوڑکر الگ ہو رہا تھا جسمین تو راضی رہے وہی کیا کرتا تھا اب نیکی کا
حساب ہوتا ہی ایکذرہ نیکی کم ہوئی ہی اگر تو اپنے پاس سے دے تو مین تیرا
بڑا احسان مند ہون اور تیرے سبب اس عذاب سے چھوٹون جورو کہیگی دنیا مین
مینے کسیکو خصم نہین کیا اور کسیکی جورو نہین بنی تو بڑا جھوٹھا ہی یہان سے
چلا جا ایسے فریب کی باتون سے مجھے نہ بھلا پھر بیٹا بیٹی بھی اسیطرح منکر
ہو کر اپنا پیچھا چھڑا دینگے غرض جب اسکی ہر طرف سے آس ٹوٹیگی تو نا امید ہو کر
شرمندہ بنکر اللہ تعالی کی درگاہ مین جانکیگا کہیگا افسوس مین کیا منہہ دکھلاؤن
خاوند کے پاس خالی ہاتھہ کیونکر جاؤن جن جنسے امید رکھتا تھا کوئی کام نہ آیا
میری اس مصیبت پر کسینے ٹک رحم نکھایا ہائے اب مین کدہر جاؤن اپنے جلے
دل کا دکھہ کسے سناؤن سوائے اسی خاوند کے جو میرا خالق اور مالک ہی
کون اس سختی کی حالت مین مجھپر نظر کرے اس غم کے دریا سے مجھہ ڈوبتے کو پار
لگائے یہہ کہکر بڑی عاجزی اور مسکینی سے سر جھکا غمگین ہو ہاتھہ اٹھا کر اس پاک
پروردگار کی جناب مین یون عرض کریگا ای میرے خاوند تجھپر کچھہ نہین چھپا جتنا
مجھسے ہو سکا خوب دوڑا کہین کسینے نپوچھا ماباپ جورو لڑکا بھائی بہن کوئی کام نہ آیا
سب نے صاف جواب سنایا اب تو ہی فضل کر کہ تو رحیم اور کریم ہی تب اللہ تعالی کا حکم ہوگا

کہ ای بندے جن جنکی رضامندی مین اپنی عمر گنوائی جس جسکی خاطر بڑی بڑی تکلیف اٹھائی حلال حرام کا کچھ خیال نکیا بھلے برے کا دہیان نرکھا اللہ و رسول کے حکمونکو جنکی خاطر چھوڑ دیا انہین کی خوشی پر دوڑا کیا خلاف شرع حرام اور بدعت کے کام کرتا رہا اب وہ کہان ہین کیون نہین ایسے بُرے وقت مین تیرے کام آتے تب وہ بیچارہ خجالت اور شرمندگی سے چپ ہو جائیگا اللہ تعالی فرمائیگا دنیا مین حکم ہوا تھا کہ میری عبادت کیجیو تونے اپنے لوگون کی خوشی چاہی انکے کامون مین حاضر رہا عبادت سے غفلت کی اگر تو مجھے اپنا خاوند رحیم وکریم دسے جانتا تو ہرگز میرے حکم مین سستی نکرتا ہر دم میری خوشی ڈہونڈہتا وہی خوشی اور رضامندی میری آج تیرے کام آتی اس آفت سے تجھے چھڑاتی اب میرا اختیار ہی چاہون بخشون چاہون سزا دون چنانچہ ایسا ہی ہوگا جسکو وہ غفور الرحیم چاہے گا گناہون کے ساتھہ بھی اپنے فضل سے یا کسیکی سفارش سے بخشدیگا اور جسکو چاہیگا سزا کو پہنچائیگا الٰہی ہمکو نیکی کرنیکی توفیق دے کر سبکی محبت دلسے بھلا کر تیری محبت مین رہین تیرے اور تیرے محبوب کے کہنے کی پیروی کرین اور انکے فرمانے پر جان و دلسے حاضر رہین تاکہ قیامت کے میدان مین خجالت نہ اُٹھاوین وہانکی سختی اور عذاب سے چھوٹین آمین رب العالمین بحرمت سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ الامجاد

چھٹا باب دوزخ کے بیان مین

اللہ صاحب نے فرمایا ہی وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہی اُن سبکا اسکے سات دروازے ہین ہر دروازیکے لئے اُنمین سے

ایک فرقہ ہٹ رہا ہی حضرت ابوہریرہ رضؓ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب ہزار برس تک دوزخ دہونکا گیا تو سرخ ہوا پھر ہزار برس دہونکا گیا تو سفید ہوا پھر ہزار برس دہونکا گیا تو سیاہ ہوا قیامت تک وہی سیاہ رہیگا جیسی اندہیری رات ایکروز رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کیا سبب ہی جو کبھی مینے میکائیلؑ کو ہنستے نہین دیکھا حضرت جبرئیلؑ نے کہا یارسول اللہؐ یہہ جو کہتے ہو سچ ہی جس روز سے دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہی اس روز سے میکائیلؑ کے دل مین اسکی ہیبت سما گئی ہی مارے خوف کے ڈرتے رہتے ہین پھر ہنسی منہہ سے کیو نکر نکلے سبحان اللہ جو ایسے مقرب فرشتے ہین انکے دل مین دوزخ کی دہشت ایسی بیٹھی ہی جو ہوش وحواس جاتے رہے اس فکر مین پڑے رہتے ہین کہ خدا جانے کسکو حکم ہو اُسمین ڈلنے کا وہ مالک مختار ہی سبکا چھوٹے بڑے سب اسکے بندے ہین عاجز جو چاہے جب چاہے کرے اور یہہ آدمی زاد ایسے مغرور اور سرکش ہین دنیا پر ایسے بھولے اللہ کے حکم سے ایسے غافل ہوئے کہ اُس مقام کا انکو کچھہ خیال نہین ذرات اپنے آرام اور نام کے کام مین لگے رہتے ہین دوزخ کے عذاب سے کچھہ نہین ڈرتے وہان کیا حال ہوگا کیسی بلا مین گرفتار ہونگے جسکا کچھہ حد و پایان نہین اسدم نالہ و فریاد کچھہ کام نہ آویگا معذرت اور گڑگڑانا کسیکا کچھہ سنا نجائیگا کہتے ہین کہ جب لوگ اپنے اعمالکی سزا سے دوزخمین بھرے جائینگے روتے روتے چلاتے چلاتے حیران ہونگے کوئی انکی نہ سنیگا کہینگے دنیا مین جب ہمپر مصیبت پڑتی تھی منت و زاری سے کوئی بچاتا تھا یا صبر کرنے سے کم ہوجاتا تھا یہہ کیسی مصیبت ہی کہ ہزار برس گذرے نہ کوئی بچانیوالا نظر آیا نہ یہہ دکھہ کم ہوا ہاے یہہ دکھہ ہم کس سے کہین کدہر

جاوین غرض کہینگے سَوَآءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ اب برابر
ہی ہمارے حق مین بیقراری کرین یا صبر کرین ہمکو نہین خلاصی جب ہزار برس اور
گذر جاوینگے تب ایک سفید ابر پیدا ہو گا یہہ دیکھکر خوش ہونگے اور قیاس کرینگے شاید
اللہ نے ہمپر رحم کیا جو پانی بہیجا اب پیاسکے رنج سے بچینگے اسوقت حضرت جبرئیل سے
اللہ تعالی یون پوچھیگا یہہ گنہگار کیا کہتے ہین عرض کرینگے تو خود شنوا اور بینا ہی
تجھپر کچھہ پوشیدہ نہین یہہ پانی چاہتے ہین حکم ہو گا کہ جو اس ابر مین ہی برسے
وہین ابرسے بچھو برسینگے ایک ایک اونٹکے برابر ایسے زہردار کہ جسکے کاٹنے سے
ہزار برس تک جلن اور سوزش رہیگی پھر ہزار برس تک غل اور فریاد مچاوینگے
پانی مانگینگے تب ایک کالی بدلی ظاہر ہوگی اُس سے سانپ برسینگے جنکے کاٹنے سے
دو ہزار برس تک بیتابی اور بیقراری رہیگی فرمایا اللہ صاحب نے زِدْنَاهُمْ عَذَابًا
فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ بڑہایا ہمنے انپر عذاب پر عذاب بدلا
اسکا جو شرارت کرتے تھے غرض انواع طرحکے عذاب پے درپے گنہگارون کے
واسطے دوزخمین موجود ہین ایکدم کی فرصت اور تھوڑی تخفیف بھی وہان نملیگی
اے بھائیو اگر اللہ و رسول کے کہنے پر ایمان رکھتے ہو تو قیامت کے عذاب سے ڈرو
اپنی عمر اللہ تعالی کی عبادت اور بندگی مین کاٹو رسول اللہ کی پیروی مین ہو دنیا کی
الفت چھوڑو شہوت اور طمع کے کامونسے دور بھاگو سرکشی اور گمراہی اختیار
نکرو اُس منتقم حقیقی کے عدل پر خیال رکھو اسکے قہاری اور جباری کے غضب سے
بچو کیونکہ اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہی خوب یقین کرو کہ بدکارونکو اور نافرمانون کو
دوزخ مین ڈالے گا دوزخ کو انسے بھر یگا سچ ہی بدکارونکی وہی جگہہ ہی اور جو
لوگ اللہ تعالی کی خوشی چاہتے ہین اسکی حکم برداری کرتے ہین وہ بہشت مین
داخل ہونگے یون روایت ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کلجسم بنانیکے

واسطے مٹی خمیر کرنے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک ذرہ بھر آگ دوزخ سے
لاکر اسمین رکھی سات طبق زمین کو اسنے جھلس دیا جلا مارا آخر وہ آگ دنیا مین
نرہ سکی پھر جب حضرت جبرئیلؑ لائے یہی حال ہوا غرض سات مرتبہ آگ لائے
جب وہ یہان نہ ٹھہری تب جناب باریتعالی مین عرض کیا خداوندا دوزخ کی
آگ کسطرح دنیا مین قرار نہین پکڑتی حکم ہوا کہ ای جبرئیل آدمی کیواسطے مینے
دوسری آگ بنائی ہی اسکو لوہے پتھر لکڑی مین رکھا ہی اُسے لیجا وٗ حضرت
جبرئیل علیہ السلام بموجب فرمانکے وہی آگ لائے کہ آدم علیہ السلام کے جسم
مبارک مین لگی **روایت** ہی کہ حضرت رسالت پناہؐ نے ایکدن حضرت
جبرئیلؑ سے پوچھا کہو بھائی دوزخ کی کیا صورت ہے ذرا اسکو بیان کرو حضرت
جبرئیلؑ نے فرمایا یا رسول اللہؐ قسم ہے مجکو اسکی جسنے تجھے پیغمبر کیا اگر دوزخ کی
آگ سوئی کے ناکے برابر دنیا مین لاؤن تمام آسمان و زمین اور جو انکے درمیان ہے
سبکا سب جل بل کر کباب ہو جائے اور اگر دوزخیون کے بدن کا ایک قطرہ
عرق یہان پہنچاؤن دنیا کے تمام لوگ اسکی بدبو سے ایسی اذیت پاوین کہ
جانسے ہاتھہ دہو بیٹھین اور ایک زنجیر دوزخیون کے جکڑنیکی اگر یہان لاؤن
تو اسکے بوجھ سے آدمی تو کیا پہاڑ دبکر چور خاک سیاہ ہو جاوین یا رسول اللہؐ
اگر کسیکو دوزخ کے ایک کنارے پر جسکا کچھہ انت ہی نہین ہی عذاب کرین
تو دوسرے کنارے کے آدمی اسکی طپش سے جل بھنکر کوئلا بن جاوین اور عمق
اُسکا اسقدر ہی کہ اگر کوئی پتھر اُس مین ڈالے ہزار برس تک نیچے
چلا جائے پھر بھی اسکا اور چھور نہ لگے لکڑی اسکی لوہا پتھر خوراک اسکی
آدمی اور پری وہان کے رہنے والون کو پانی کی جگھہ دوزخیون کا پیپ
لہو اور کھانیکو زقوم کا درخت جسکو سیہنڈ کہتے ہین اور انکا کپڑا پہننے کا

دوزخ کے رنگ سے بھی زیادہ سیاہ فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ دخان مین
اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِىْ فِى الْبُطُوْنِ ترجمہ
بے شک درخت سیہج کا کھانا ہی گنہگارون کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہی پیٹو مین
اور دوزخ مین سات دروازے ہین ایک دروازے سے دوسرے دروازے
تک ستر ہزار برس کی راہ ہی اور چوڑائی اسکی اسیقدر ایک ایک دروازہ ایک
ایک گروہ کے لئے مقرر ہی اور ہر ایک دوزخ اپنے اوپر کے دوزخ سے ستر
درجہ گرم اللہ تعالی کے دشمن اور نافرمان اس مین ڈالے جائینگے دوزخیونکی
گردنون مین بھاری بھاری آگ کے طوق اور ہاتھہ پانون مین لوہے کی ہتھ
کڑیان اور بیڑیان دی جائین گی دونون ہاتھون کو پیٹ کیطرف سے نکال کر
پیٹھ کیطرف کھینچین گے آگ کے کوڑے مارینگے یہہ حال سنکر جناب
پیغمبر علیہ السلام بہت متفکر ہوئے رونے لگے پھر پوچھا کہو بھائی جبرئیل
اس طبقہ مین دوزخ کے کون قوم رہیگی جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا یا
رسول اللہ صلعم سبسے نیچے کے طبقہ مین منافقون کی جگھہ ہی جو ظاہر مین
مسلمان کہلاتے ہین اور باطن مین جو جو کفر اور شرک کے کام ہین کرتے
رہتے ہین اللہ ورسول کی محبت دل مین نہین رکھتے قیامت سے ہرگز نہین ڈرتے
منہہ مین کچھہ دل مین کچھہ منہہ کے سچے دل کے کھوٹے اور فرعون اپنی قوم
سمیت وہین رہے گا اُسکے اوپر کے طبقے مین مشرک رہین گے
جو اللہ تعالے کو مانتے تھے پھر اورون کو بھی اپنی مشکل کے وقت
پکارتے تھے ان کی منت مانتے تھے خدا کے کارخانے مین شریک
اور مختار ٹھہراتے تھے اور وہ عبادت کے آداب جو اللہ کے لئے
خاص ہین ان کے ساتھہ بجالاتے تھے اُس کا نام جہنم ہی اُس کے

اوپر کے طبقے مین یہود و نصارا جو آخری زمانیکے پیغمبرؐ پر کہ انکی کتابون سے جنکی پیغمبری صاف ثابت ہی جسکا حال سننے کے باب سے معلوم کر چکے ایمان نلائے رہینگے اُسکا نام سقر ہی اسکے اوپر کے طبقے مین شیطان اور اسکی ذریات اور جسنے اسکی پیروی کی ہینگے اسکا نام لظی ہی اسکے اوپر کے طبقے مین سود کھانیوالے رہینگے اسکا نام حطمہ ہی ان چھ طبقون کا بیان کرکے حضرت جبرئیلؑ چپ ہو رہے تب جناب رسالتمآبؐ نے پوچھا کہ چھ دوزخکا بیان تو تمنے کیا معلوم ہوا اب ساتوین کا حال کہو کہ اسکے رہنیوالے کون ہین بولے یا رسول اللہؐ یہہ نپوچھو حضرتؐ نے فرمایا کیون نہین اسکی حقیقت بھی سُنائی حضرت جبرئیلؑ نے جناب پاکؐ کا سر اپنی چھاتی سے لگا لیا چوم کر کہا آپ نیچے آنکھین کرکے دیکھیے حضرتؐ نے جو دیکھا بڑی کثرت سے عورت اور مرد اسمین بھرے ہین حضرتؐ نے جبرئیل سے پوچھا یہہ کسکی امت ہی حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہہ تمھاری امتکے لوگ ہین جنھون نے دنیا مین بڑے بڑے گناہ کیے تھے اور سرکشی تکبر نیکے ساتھ رہتے تھے اللہ کے دشمنون سے دوستی رکھتے تھے انکی موافقت اور مصاحبت کو بہت عزیز جانتے تھے اور بے توبہ دنیا سے گذر گئے حضرتؐ یہہ سنکر مارے غمکے بیہوش اور بیتاب ہوگئے حضرت جبرئیلؑ نے حضرتؐ کے سر مبارک کو چھاتی سے لگاکر بوسہ دیا حضرتؐ وہین ہوش مین آئے فرمانے لگے ای بھائی اب سخت مصیبت اور بڑی پریشانی مجھکو حاصل ہوئی یہہ کہکر روتے روتے اپنے حجرہ مین تشریف لیگئے پھر جانماز پر سر رکھکر آہ و زاری کرنے لگے اپنے خاوند کریم و رحیم کی عبادت مین مشغول ہوئے سجدہ پر سجدہ کرتے رہے دعا پر دعا مانگتے رہے سات دن تک یہی حال رہا کسیکو اس بات کی خبر نہوئی کہ حضرتؐ کہان تشریف فرما ہوئے آخر کو سب اصحاب ملکر حجرے کے دروازے پر آئے حضرتؐ نے پہلے سے بلال رضی اللہ عنہ کو وہان بیٹھا کر فرما دیا تھا

کہ اگر کوئی آوے تو اُسے آنے نہ دیجو جب ہارون نے قصد کیا حجرہ مین جاوین بلال رضؓ نے منع کیا کہ حضرتؐ کا حکم ہی کہ اندر کوئی نجاوے یاروسب بیقرار ہوئے نالہ و فریاد کرتے کرتے آخر کو سب اپنے گھر گئے یہہ گمان ہوا کہ شاید آپنے رحلت فرمائے بعد اسکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین جاکر یہہ سرگذشت مفصل بیان کی حضرت بی بی کو کئی دنسے جو موافق معمول کے حضرتؐ نے کھانیکے وقت نہین بلایا تھا اسکا غم تو تھا ہی یہہ حال سنتے ہی بڑی بیتابی ہوئی نہایت بیقراری سے روتی ہوئین حجرہ کے پاس آئین دیکھا کہ بلال بیٹھے ہین فرمایا کہ اگر دروازہ کھولدو تو مین حضرتؐ کے چہرۂ مبارک کو دیکھکر سعادت حاصل کرون دو نو جہانکی دولت سے فائدہ اُٹھاؤن بلال رضؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے منع کیا ہی کہ کوئی اندر نہ آوے یہہ بات سنکر از بسکہ غمگین ہوئین پاک پروردگار کی جناب مین عرض کرنے لگین خداوندا اگر تو اپنے کرم سے اس دروازہ کو کھولدے تو مین اپنے باپ کا چہرۂ مبارک دیکھون زیارت کرون دین و دنیا کی نیکبختی حاصل کرون وہین اللہ تعالی کی قدرت سے دروازہ کھل گیا حضرت بی بیؓ بھیتر چلی گئین دیکھتی کیا ہین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم جانماز بچھاکر سجدہ مین پڑے ہین روتے روتے آنکھین آپکی سوجگئی ہین چہرۂ مبارک زرد اور جسم شریف دبلا ناتوان ہو گیا ہی ہاتھ باندہکر عرض کیا یا ابوی یا رسول اللہؐ یہہ کیا غم و الم ہی یہہ کسطرح کا دکھ اور ماتم ہی جو آپنے اختیار کیا ہی مجھکو اور سب چھوٹے بڑونکو جس مصیبت نے بیچین کیا ہی زبان مبارک سے کچھہ فرمایئے اس عاجزہ کو اپنے راز سے ٹک آگاہ کیجئے حضرتؐ نے سجدہ سے سر اٹھاکر دیکھا کہ بی بی فاطمہ رضؓ نہایت مضطر کھڑی ہین عاجزی اور بیقراری سے عرض کر رہی ہین فرمایا کیا کہون ای جان بابا

کیا بولون ای فاطمہ آج سات دن ہوئے ہین کہ جبرئیل ع نے آکر ایک خبر ہوشربا
دی ہی جسکے سننے سے میرے دلپر بیقراری چھا گئی کلیجہ مین تھرتھری لگ گئی ہی
اس خالق کی جناب مین پڑا ہون کارساز حقیقی کی خدمت مین درخواست کر رہا ہون
جبتک وہی اپنے فضل سے میری عقدہ کشائی نکرے کون میری خبر لے کس سے
یہہ مصیبت دفع ہوسکے حضرت بی بی یہہ واردات سنکر باپ کے ساتھہ دعا مین مشغول
ہوئین رو رو کر مناجات کرنے لگین ایکساعت گذری ہوگی کہ وہین حضرت جبرئیل ع
تشریف لائے ہنستے ہنستے آئے فرمانے لگے یا رسول اللہ حق تعالی نے تمھاری امت پر
کچھہ رحم کیا خوش ہوا اسقدر غم نکرو حضرت صلعم نے خوشخبری سنتے ہی سجدہ شکر کا ادا کیا پھر
پوچھا کہو میری امت کے گنہگار کس صورت سے دوزخمین جاوینگے حضرت جبرئیل ع نے کہا
مردونکی داڑہی عورتون کے سر کے بال پکڑکر داخل کرینگے مگر اور امتکے گنہگارون
کیطرح سے منہہ انکا سیاہ اور چہرہ بلی کیصورت نہوگا طوق و زنجیر گلمین ڈالا نجائیگا
اتنی بات سنکر حضرت صلعم کی کچھہ تسلی ہوئی **روایت** ہی کہ جسوقت پیغمبر صاحب کی
گنہگار امت کو دوزخمین لیجاوینگے مالک وہانکا داروغہ پوچھیگا یہہ کسکی امت کون سے
قوم سے ہین جو اور گنہگارونکیطرح انہین نہین لائے فرشتے کہینگے ہمکو اسیطرح
حکم ہوا ہی پھر مالک پوچھینگے ای گنہگارو تم کسکی امت ہو سچ بتاؤ وہ بولینگے
ہم انکی امت ہین جن پر قرآن شریف اور رمضان کا روزہ اترا تھا مالک یہہ سنکر
کہینگے کہ یہہ دونو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اوپر اترا تھا
جب دوزخی یہہ نام سنین گے رو رو کر بیان کرینگے کہ ہم انہین محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم کی امت مین ہین پھر انکی نظر دوزخکے طرف پڑیگی دیکھین گے کہ
زبانیہ یعنی دوزخکے پیادے ہیبتناک بھیانی صورتسے بیٹھے ہین اور انواع
طرحکے عذاب اس مقام مین دکھائی دیتے ہین نپٹ بیحواس اور مضطر ہوکر

مالک سے کہین گے اگر ہمکو حکم ہو تو ہم سب ملکر اپنی مصیبت پر خوب روئین اور فریاد و
فغان مچائین مالک کہین گے ای بدبختو آجکا رونا تمھارا کیا کام آویگا اگر دنیا مین سمجھ کر
چلتے اللہ و رسول کی محبت رکھتے انکے فرمان خوشی سے بجا لاتے اپنی خواہش اور طمع کو کسی
کام مین دخل نہ دیتے تو آج کاہیکو دکھ درد مین پڑتے ایسے غم و رنج مین مبتلا ہوتے آخر
مالک دوزخکو حکم فرماینگے کہ کیا دیکھتی ہی انکو اپنی طرف کھینچ جو ہین دوزخ منہہ اپنا انکی
طرف پھیلا کر دوڑیگی اکبارگی انکی زبان پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری
ہوگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا نام سنتے ہی دوزخ الگ ہو جائیگی پھر مالک غصہ
ہو کر کہینگے ان لوگونکو پکڑ دوزخ جواب دیگی یہہ لوگ اللہ کے بندے اسکے محبوب محمد مصطفے کا
نام لیتے ہین کیون کر پکڑون مالک کہین گے اسی اللہ جل شانہ کا یون حکم ہی ہم تم کیا کرین
تب دوزخکی آگ دوڑ کر ہر ایک کو پکڑ لیگی کسیکی گردن تک اور کسیکی کمر تک لپٹ جائیگی جسکا
جیسا گناہ ہی اسکو اسی انداز کے موافق عذاب مین پھنسائیگی مالک فرماینگے ای دوزخکی
آگ خوب خبرداری کیجیو انکے منہہ اور سینونکو نجلائیو منہہ سے قرآن شریف کی تلاوت کی ہی
اور سینہ مین روزہ کی بھوک پیاس کی تکلیف اٹھائی ہی غرض اسی حال سے جبتک اللہ تعالی
چاہیگا دوزخمین انکو رکھیگا جب انکا وعدہ برابر ہوگا اور مدت عذاب کی تمام ہو جائیگی
تب اللہ تعالی کا حکم حضرت جبرئیل کو پہنچیگا کہ ای جبرئیل محمد صلعم کی امت کا کیا حال ہی
جا کر دیکھو ذرا خبر لو حضرت جبرئیل وہان تشریف لائینگے دوزخ کے داروغہ اسوقت
اپنے تخت پر دوزخ کے بیچون بیچ بیٹھے ہونگے حضرت جبرئیل کو دیکھکر تعظیم کو اٹھینگے
اور کہین گے فرمائیے کدہر آئے حضرت جبرئیل فرماینگے محمد مصطفے کی امت کا
احوال دریافت کرنے آیا ہون فرماؤ انکا کیا حال ہی کس حالت مین وہ پہنچے ہین
مالک کہین گے گوشت پوست ہڈیکو انکی دوزخ کی آگ کھا گئی ہی صرف جان
باقی ہی سو ہزارون طرح کے عذاب مین پھنسی ہی یہہ کہکر دوزخ کے منہہ پر سے

سرپوش اٹھائینگے دوزخی حضرت جبرئیل کو دیکھکر کہینگے ای مالک سچ فرماؤ یہہ صاحب
کون ہین جنکی صورت سے ہمکو محبت کی بو آتی ہی انکی پیاری وضع ہمارے دلکو بھاتی ہی
مالک فرماینگے ای گنہگارو یہہ حضرت جبرئیل ہین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کے پاس سے آئے ہین گناہگاران دونون کے نام سنتے ہی شور و غل مچاکر
نالہ وآہ کرکر بڑی ندامت و زاری سے عرض کرینگے یا حضرت جبرئیل ہمارا اسلام ہمارے پیغمبر تو
پہنچایئے اور ہمارے دکھ اور مصیبت کی خبر انکو سنایئے اور کہئے کہ آپ دنیا مین ہماری
تسلی فرماتے تھے کہ گنہگارونکی شفاعت مین کرونگا جہنم کے عذاب سے انشا اللہ تعالی انکو
چھڑاونگا مالک حقیقی سے انکے واسطے مغفرت اور معافی چاہونگا بہت دن گذرے کہ
ہم اس مصیبت مین گرفتار ہوئے کیا ہمکو آپ بھولگئے جلد ہم گنہگارونکی خبر لیجئے ہماری
مخلصی کی کچھ فکر کیجئے پھر حضرت جبرئیل جب اللہ تعالی کی جناب مین حاضر ہونگے یہہ پیغام
گنہگارونکا حضرت رسالت پناہ کو پہچانا بھول جاینگے اللہ تعالی انسے پوچھیگا کہو جبرئیل
محمد کی امت کا کیا حال ہی عرض کرینگے خداوندا تو سب جانتا ہی تجھپر خوب ظاہر ہی مین کیا
عرض کرون جو دکھ انپر گذرتا ہی تو خود دانا ہی مین کیا بیان کرون تو کریم و رحیم ہی جب
مناسب ہو حکم فرما پھر اللہ تعالی اپنے فضل سے حضرت جبرئیل کو یاد دلاویگا کہ تمنے اُن
گنہگارون کا پیغام انکے پیغمبر کو نہین پہنچایا اب جاؤ اور سناؤ اور میرے حبیب سے
کہو کہ اب گنہگارون کی شفاعت کے مقام مین آؤ انکی مغفرت چاہو اپنے دعا ہمکو
دو فاکر و حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پاس
جہان وہ بڑی خوشی اور عزت سے ایک دانہ موتی اور ایک دانہ یاقوت کے خیمہ مین جسمین
چار ہزار بڑے بڑے موتی لٹکتے ہین جڑاؤ تخت پر نور کا تاج سر پر رکھے اپنی
آل اطہار اور اصحاب با وقار کے ساتھ بیٹھے ہین اور ہزارون حورین خدمت مین
حاضر ہین جائینگے جب حضرت علیہ السلام حضرت جبرئیل کو دیکھین گے پوچھین گے

بھو بھائی جبرئیلؑ کہاں سے آئے ہو کیا خبر لائے حضرت جبرئیلؑ فرمائینگے دوزخ کیطرف سے
آتا ہوں تمھاری امت کا پیغام لایا ہوں احوال انکا یہہ ہے کہ دوزخ کی آگ انکا جسم
کھا گئی صرف جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت مین گرفتار ہین مجھکو دیکھکر بہت
خوش ہوئے تمھاری خدمت مین بہت بہت سلام عرض کیا ہے اور یہہ پیغام
دیا ہے کہ اب ہمکو کچھ تاب و توانائی باقی نہین رہی رحم کیجئے ہماری فریاد کو پہنچئے للہ
ہماری خبر لیجئے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اس پیغام کو سنتے ہی نہایت
غمگین اور مضطر ہو کر زار زار روئینگے نور کا تاج اپنے سر سے اتار ینگے ننگے سر فریادی
کیصورت بنا کر حضرت جبرئیلؑ کو ساتھ لیکر عرش معلی کے آگے سجدے مین گر ینگے
ہزاروں زبان سے حق جل شانہ کی صفت اور ثنا بیان کر کے دعائین مانگین گے اپنی
امت کی مغفرت چاہین گے اور کہین گے خداوندا دنیا مین مینے تیرے حکم بجالانے مین
بہت تکلیف اٹھائی اور میرے بال بچون نے بھی میرے پیچھے ہر طرح کی اذیت پائی
قتل ہوئے مارے گئے مینے اسکے عوض تجھسے وہان کچھ نہین لیا اب یہان مجھپر
رحم کر میری امت کے گناہون سے درگذر تب جناب باری سے حکم ہوگا ای محمدؐ
سجدے سے اپنا سر اٹھاؤ دعا تمھاری قبول ہوئی امت تمھاری بخشی گئی دوزخ
کیطرف جاؤ اپنی امت کو نکالو بہشت مین پہنچاؤ حضرتؐ وہان سے بامراد دلی دوزخ کے
نزدیک آ کر مالک دوزخ کے داروغہ سے پوچھین گے کھئے میری امت کہان ہے
مالک جہنم کا منہہ کھول دینگے حضرتؐ کی صورت جب دوزخیون کو نظر پڑیگی
ایک مرتبہ سبکے سب فریاد و واویلا کر کے عرض کرینگے یا رسول اللہ یا حبیب
اللہ یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین ہم لوگ اب اس حالت کو پہنچے کہ کچھ جسم
باقی نرہا دوزخ کی آگ نے سب کھالیا جلا دیا بھسم کر ڈالا صرف جان باقی ہے
تک ہمپر مہربانی کیجئے اس دکھ سے نجات دیجئے حضرتؐ فرمائین گے کہ مین نے

تمھاری سفارش جناب باری سے چاہی اب تمھاری نجات ہوئی غم تمھاو ذرا صبر کرو پھر مالک کو اسکی خبر دینگے اللہ تعالی کے فضل وکرم کا حال بیان فرمائین گے مالک سنتے ہی فی الفور ان لوگون کو جہنم سے نکالنے کا حکم دینگے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم دوزخ کے دروازے پرآکر ان لوگون کو جنھون نے اپنا ایمان شرک کی باتون سے دنیا مین بچایا تھا مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کے کام کرتے ہوئے بے توبہ مرگئے تھے انکو وہان سے جلد نکالکر اپنے ساتھ لیجا کر بحر الحیوۃ کے دریا مین غسل دلوائین گے بدن انکا ہوجائیگا صاف ستھرا جیسے ماکے پیٹ سے ابھی نکلا چہرہ انکا نورانی چودھوین رات کے چاند کی طرح لاثانی پھر ہر ایک کی پیشانی پر داغ آزادگی کا لکھا جائے گا بعد اسکے سبکے سب بہشت مین داخل ہونگے اور جو لوگ آخر زمانے کے پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر ایمان نہین لائے اور انکی شریعت کے مطابق نہین چلے اور جو کفر اور شرک مین ڈوبے رہے وہ لوگ خواہ آدمی ہون خواہ جن جہنم مین پڑے رہین گے نوع بنوع کا عذاب چکھین گے کبھی وہان سے مخلصی نپاوینگے یا اللہ یا رحیم ہمکو اور سب مسلمانون کو نیکی کرنے کی توفیق عنایت کر اور برے کامون سے بچا کہ دوزخ کے عذاب سے بچین بہشت مین جگہہ پاوین

آمین یارب العالمین بحرمت محمد وآلہ واصحابہ الامجاد

ساتوان باب بہشت کے احوال مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حج مین اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَّلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ترجمہ اللہ داخل کرے گا انکو جو ایمان لائے اور کین بھلائیان باغون مین بہتین جنکے نیچے

تھرین گھنا پھنا و بنگلے انکو وہان کنگن سونے اور سونی کے اور انکی پوشاک ہے
وہان ریشم کی یعنے ایمان اور عمل صالح کے عوض ہین اللہ نے یہہ نعمتین انکے
نصیب کی ہین جن چیزونسے یہان دشمن خوشی کرتے تھے وہان دوستون کو ملینگے
دشمن محروم رہینگے بلکہ دیکھہ دیکھہ کر جلینگے افسوس کرینگے دوست خوشیان کرینگے
آرام سے رہینگے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ نے کہ بہشت کے دیوارین سونے اور روپے
بنی ہین اور صحن مشک سے اور گھانس وہان کی زعفران اور کنکر پتھر وہانکے جواہر
رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے آواز آئیگی کہ ای بہشت کے
رہنے والو خوشیان کرو عیش مناؤ کہ اب یہان سے کسیکو نکلنا نہین ہمیشہ ہمیشہ اسی
آرام کے گھر مین رہاکرو اللہ تعالی کی نعمتون سے مالامال رہو اب کوئی یہان نہ مریگا
موت کا منہہ نہ دیکھیگا پھر موت کو دوزخیون اور بہشتیون کے روبرو لاکر ذبح
کرڈالینگے جو جس مقام کے لائق ہے وہ وہان ہمیشہ رہاکریگا فرمایا اللہ تعالے نے
سورہ زخرف مین وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
ترجمہ اور یہہ وہی بہشت ہے جو میراث پائی ہے تمنے بدلے ان کامون کے جو
کرتے تھے یعنے دنیا مین اللہ تعالے کے تابعداری پر جو تکلیفین اٹھائین تھین اسکے
بدلے یہان خوشی کرو سکھہ مین رہو اور ثابت ہے قرآن سے کہ بہشت مین
ایسی نعمتین بہشتیون کو ملینگے کہ ہرگز کسینے کبھی نہ دیکھا نہ سنا اللہ ہی
جانتا ہے کہ وہ کیا ہے جیسا فرمایا اللہ تعالی نے سورہ سجدہ مین فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
ترجمہ سو کسی جی کو معلوم نہین جو چھپا دہرا ہے اسکے واسطے وہ ٹھنڈک ہے
آنکھون کی بدلا اسکا جو کرتے تھے اور فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کہ بہشت کی ایک

کوٹھریکی جگہہ سب باتون مین ہر ایک طرحکی خوبیون مین تمام دنیاکے اچھے مکانون سے بہتر ہوگی
اور بہشتیونکا جمال ایسا ہوگا تابان اور نور سے چمکتا کہ کسی کے وہم فہم مین نہین آسکتا اور
میوے رنگ برنگ کے ایک میوے مین ستر طرح کا مزہ ملیگا جسوقت بہشتی چاہینگے بیٹھے کھڑے
لیٹے اسیدم وہ میوہ موجود ہوکر نزدیک آجاویگا بہشتیون کا پیشاب نہ پاخانہ جو کھاوینگے
بعد ہضم کے پسینا ہوکر بہہ جاویگا کسی کو کبھی کچھہ آزار دکھہ ہوگا نہ کوئی کسی مصیبت مین پھنسیگا
وہان سکے مردونکی عمر پوری جوانی تین تیس برسکی اور عورتونکی اٹھارہ برسکی
عورت مرد جب آپسمین ایک کو دوسرا دیکھے گا اسکے حسن کو دیکھہ حیران رہ جاویگا مرد سب
بے داڑھی امرد کی صورت ہونگے حسن اور جمال عورتونکا ایسا جو کوئی عورت ایک
انگلی باہر نکالے تو تمام دنیا اس کنارے سے اس کنارے تک روشن ہو جاوے اودھر
ایک عورت کے پاس ستر قسم کا زیور موجود رہیگا جس قسم کا جسوقت چاہین پہرین وہی زیور
انکی خوشی کے موافق رنگ روپ طرح بدلتا جاویگا کدھی بدرنگ میلا پرانا ناقص نہ ہوگا
اور جس کا درجہ بہشت مین سب سے کم ہوگا وہ بھی پانچ محل کا بالاخانہ پاویگا ایک سونے کا
ایک روپے کا ایک موتی کا ایک یاقوت کا ایک عرش کے نور کا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے کہ وہان کے مردون کو سو مردونکی قوت ہوگی اور انکے بدنمین سوائے سر اور بہنہ
اور بھوان اور ناک کے کسی جگہہ بال نہ ہونگے اور کپڑا انکا اکثر سبز رنگ کا ہوگا اور بہشتیونکی
خواہش موافق جس رنگ کا چاہینے موجود رہیگا اور جب گوشت کھانیکا شوق کسی کا ہوگا
جانور پرند حاضر ہو کر کہینگے اے مومنو خدا کے دوستو تحت العرش کے باغ مین ہمارا
مقام ہے پانی پیتے ہین ہم دریائے سلسبیل سے اور وہان کے درختون سے میوے
کھاتے ہین اچھے اچھے ہم حاضر ہین تم ہمین کھاؤ ہمارا کباب نوش کرو بعدہ آدھے
جانور انمین سے بھونے ہوئے اور آدھے پکے ہوئے موجود ہونگے بہشتی
جب انکو کھا کر آسودہ ہو جائینگے پھر وے جانور جیون کیتون ہو کر اڑکر چلے جائینگے

یہہ عجب تماشا ہوگا لوگون کو اچھنبا رہیگا اور بہشتیون کو زیور ملیگا کنگن اور انگوٹھی ایسی ایسی بیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مملکت اسکے بدلے مین نہین ہوسکتی اور حدیث مین آیا ہے کہ جب مومنون کو بہشت مین لیجاوینگے وہان کے خادم اونٹون اور گھوڑون کو موتیون اور یاقوتون جڑاؤ کے زین اور پالان ماکھر سے کس کر حاضر کرینگے کہ مومن سوار ہوکر جدھر چاہین سیر کرتے پھرین اور بہشتیون کا سلام آپس مین جس طرح دنیا مین مومنین کرتے ہین السلام علیکم یہی ہے اور فرشتے کہینگے سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین یعنے سلام پہنچے تم کو تم لوگ پاک ہو داخل ہوجاؤ اس مین ہمیشہ رہنے کو اور جو فرشتے دنیا مین عمل کے لکھنے کو ان پر موکل تھے وہان انکی رکاب مین حاضر رہینگے ہر ایک جگہہ اور مکانات وہان کے انکو دکھاوینگے ایک بالاخانے کی چوڑائی ایک برس کی راہ اور ہر بالاخانے مین ستر کوٹھریان جن کی لنبائی چوڑائی تین تین کوس تک ہر طرح کے نقش و نگار چمکتے ان کی دیوارون مین کہ دیکھتے ہوئے آنکھون مین چکاچوندھی لگ جاوے اور ہر بالاخانے مین ہزار دروازے اور خدمت کو ہزار غلام باندی ہر وقت مستعد رہینگے اور ہر بالاخانے کے آگے ستر گھوڑے دو دو پر والے کھڑے رہینگے چلنے مین ایسے تیز کہ بہشتی اگر ہزار کوس کے مقام کو چلا چاہے پلک کی جھپک مین وہان پہنچا دیوین جب بہشتی ایسے مکان مین جا پہنچیگا کہ جس کی ندید نہ شنید کیا دیکھیگا کہ ایک تخت یاقوت کے دانے کا بنا ہوا دھرا ہے جسکی تعریف اللہ جل شانہ فرماتا ہے فیها سرر مرفوعة واکواب موضوعة وہ تخت بلندی پر ہوگا اور اسمین یہہ خاصیت رکھی جائیگی کہ جب وے چاہین اٹھے جاوے بہشتی اسپر بیٹھینگے اور خادم انکے قطار باندھکر خدمت کو کھڑے رہینگے اسدم بہشتی یون شکر ادا کرینگے الحمد للہ الذی

صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاۗءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ یعنے
شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا بسین بہشت
مین جہان چاہین سو کیا خوب نیک ہے محنت کرنیوالون کا اُن بالاخانون کے آگے ایک
جگہہ اور ہوگی کہ جہان بہشتی بیٹھہ کر آپسمین دنیا کی باتین کیا کرینگے نہایت خوشی
اور آرام کی صحبت بے کھٹکے میسر آویگی پھر ہر جمعہ کو پاک پروردگار کی دیدار کی نعمت سے
جو بہشت کی سب نعمتون سے افضل ہے سرفراز ہوا کرینگے یہہ تھوڑا سا احوال مجملا بہشت کا
بیان ہوا اگر ہر ایک اسکی نعمتونکی حقیقت لکھون تو ہر سون مین تمام نہوا اور دفترون مین بھی نہ سماوے
پس اے سومنو اگر تم اللہ تعالی کی رحمت اور اسکی نعمت کی آرزو رکھتے ہو اور بہشت مین اپنے جایا چاہتے
ہو اور اسکی مہربانی اور لطف کے گھر مین رہا چاہتے ہو تو دھیان کرو اور نیک کامون مین
مشغول رہو ہمیشہ اللہ و رسول کی فرمان برداری بجالاؤ گناہ کے کامون سے خوب اپنے تئین
بچاؤ برے عملون سے کنارا پکڑو برے اعتقادون سے بچو اپنی ہر دعامین بہشت کی تمنا ظاہر
کرو اور دوزخ سے نجات مانگو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحبہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اخلاص سے
تین دفعہ کہے گا خداوندا مجھہ کو بہشت نصیب کر بہشت بھی اس آدمی کی خواہش حق تعالی سے کریگی
اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سے اپنی خلاصی چاہیگا دوزخ بھی اسکی جدائی کی خواہش رکھے
گی یا پروردگار ہمکو اور تمام مومن مردون اور عورتون کو اپنی طاعت اور حکم برداری کی توفیق
دے اور نیک کامون پر ثابت قدم رکھہ اور برے کامون سے دور اپنے نبی مختار
اور انکی اولاد اور اصحاب پاک کی عزت سے یہہ دعا
میری قبول فرما آمین ثم آمین ۞

اٹھوان باب ماں باپ اور ہمسایونکے حق کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ بنی اسرائیل مین فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا

قولا کریما۔ واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ ترجمہ سو کہہ انکو ہوں نرم اور کہہ ان کو بات ادب کی اور جھکا انکے آگے کندھے عاجزی کر کے نیاز سے اور آگے انکے سے پہلے فرمایا وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا ترجمہ اور حکم کیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اسکے سوائے کسی کو اور ما باپ سے بھلائی کرو ان آیتوں سے ما باپ کا درجہ بہت بڑا معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ان سے باادب رہنے کو فرمایا اور اپنی عبادت کے ساتھ انکی تابعداری کا حکم کیا اور بھلائی کرنا ان سے یہہ کہ اپنی خوشی پر اسکی خوشی کو مقدم رکھنا جس کام مین وے راضی ہین وہی کام بجالانا لیکن یہہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی تابعداری کو اللہ تعالی نے پہلے کیا ہے اس سے سمجھو کہ اگر مان باپ کی بات ایسی ہو کہ جس سے اللہ تعالی کی تابعداری اٹھہ جاوے تو اسکو نکیا چاہیے کہ اللہ کا حق انکے کہنے پر مقدم ہے اور مقدور بھر انکی خدمت کرنے مین قصور نکرے اور بے ادبی کے لفظ انکے سامھنے زبان سے نہ نکالے جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے فرمایا نماز ٹھیک کر کے پڑھنی وقت پر اور نیکی کرنی ما باپ سے خوش رکھنا ہمسایہ کو جو یے کام نہین کرتا اللہ تعالی اس سے راضی نہین ہوتا اور اسکو دوزخمین ہی جگہہ دیتا اور فرمایا کہ جو شخص اللہ سے روزی کی وسعت اور عمر کی درازی چاہتا ہو اسکو چاہیئے کہ ما باپ سے سلوک رکھے اور اپنون سے ملاپ رکھے یے نقل ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہین کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے حق تعالی فرماتا ہے اے فرزند آدم اللہ تعالی کی نعمتون کا شکر ادا کرتے رہو اور ما باپ کی رضامندی حاصل کرو کہ تم بہشت مین جگہہ پاؤ اور ہر طرح کی آفتون سے بچو پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین کہ جو کوئی ما باپ کے دل کو رنجیدہ کریگا ان کے دل کو دکھہ پہنچاوے گا کیسی ہی عبادت کرے قبول نہ ہوگی بہشت مین جانے نپاویگا نقل ہے کہ ایک

شخص نے جناب رسالت مآب کی خدمت مین عرض کی کہ میری ما بڑھیا بہت
ضعیف ہوگئی ہے مین اپنے ہاتھون سے اسکو نوالے بنا بنا کر کھلاتا ہون ۱۰
طہارت کرواتا ہون غلاظت اسکی دھویا کرتا ہون فرمائیے کہ ماکا حق مجھہ سے
ادا ہوا یا نہین آپ نے فرمایا اگر تو اسیطرح سو برس تک ما کی خدمت کرتا رہے تو بھی
اسکے حق سے باہر نہین ہوسکتا مناسب ہے کہ جب تک جیتا رہے اسکی خدمت کیا
کر اللہ تعالی رحم کرے تو تجھہ کو بخشے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالی
کی رضامندی ماباپ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہے جو کوئی ماباپ سے نیکی کریگا اللہ
اس سے راضی رہیگا اور فرمایا کہ جو کوئی ماباپ کے منہہ پر محبت سے نظر کرے تو
حج مقبول کا ثواب پاوے اور جو شخص ماباپ کی قبر پر زیارت کو جاوے ثواب
پہنچاوے اسکے نامۂ اعمال مین حج اور عمرے کا ثواب لکھا جاوے کتاب مین
لکھا ہے کہ ماباپ کے وسے حق ہین بھوکے ہون کھانا کھلاوے ننگے ہون کپڑا
پہناوے عزت حرمت انکی بجا رکھے جب بلاوین بے عذر حاضر ہوئے انکے حکم اور انکے حکم سے
پہلے بجالاوے مگر انکے کہنے سے بدعت اور رسوم جاہلیت کے کام یا کوئی کام جو خلاف
حکم خدا اور رسول کے ہو ہرگز نکرے کڑی بات ان سے نہ کہے بے شرمی کی
بات انکے سامھنے نہ بولے انکا نام لیکر نہ پکارے راہ مین ان سے آگے نہ بڑھے
اگر کافر اور فاسق ہو تو نرمی سے انکو سمجھاوے شریعت کے احکام بتلاوے زجر و توبیخ
نکرے اور جو مانا نہین تو چپکا ہو کر ان سے الگ ہو رہے برے کامون مین انکا شریک
نہووے انکے حق مین بھلائی کو دعا مانگا کرے اور ماباپ پر اولاد کے چار حق ہین
نام انکا اچھا رکھے احکام شریعت سکھاوے اور قرآن پڑھاوے ختنہ دلاوے
وسعت ہو ایک عورت سے شادی کروادے انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت
کرتے ہین کہ حضرت کے وقت ایک شخص تھا جسکا نام علقمہ بڑا پارسا نیک کار

صدقہ خیرات بہت دیتا تھا اچانک بیمار ہوا حال کو پہنچا اسکی بی بی حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ و السلام کے خدمت مین گئی بولی یا حضرت میرا خاوند جان کندنی کی حالت کو پہنچا حضرت نے تین شخصون کو حضرت علی حضرت عثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کو علقمہ کے پاس تلقین کے لیئے بھیجا کہ کلمہ شہادت سنا وین تینون بزرگ جب وہان پہنچے دیکھا کہ علقمہ بڑی سختی کی حالت مین گرفتار ہین کلمہ پڑھا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ دیکھا کہ علقمہ چاہتے ہین کہ اس کلمے کو ادا کرین زبان یاری نہین دیتی جب کئی مرتبہ سعی کی اور کچھہ فایدہ نہوا تو پھر کر حضرت کی جناب مین گئے اور یہہ احوال بیان کیا حضرت نے متعجب ہوکر فرمایا کہ انکی ماجیتی ہے لوگون نے عرض کیا کہ جیتی ہے بلال کو حکم کیا کہ تم جاؤ میری طرف سے سلام پہنچاؤ اور اسکو اپنے ساتھہ یہان تک لے آؤ حضرت بلال گئے اور یہہ پیام پہنچایا اور کہا کہ رسول خدا صلوٰۃ اللہ علیہ و الہ وصحبہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہ آؤگے تو مین وہان آؤنگا یہہ بات سنکر علقمہ کی ماں نے کہا کہ میرا جان مال سب کچھہ رسول اللہ پر صدقے ہے میری کیا مجال کہ حاضر نہون یہہ کہکر اٹھین اور عصا ہاتھہ لئے ٹیکتی چلین حضور مین پہنچکر السلام علیکم کہکر بولین لونڈی حاضر ہے جو حکم ہو حضرت کی جو نہین نظر پڑی انکی تعظیم کو اٹھہ کھڑی ہوئے بہت آؤبھکت سے اپنے پاس بٹھلایا پھر پوچھا کھو علقمہ کی ما تمہارا بیٹا کیسے کام کیا کرتا ہے انھون نے عرض کیا کہ علقمہ بہت نیک اطوار ہے نماز روزہ خوب کرتا ہے صدقہ خیرات دیتا ہے لیکن میری رضامندی نہین چاہتا اس لیئے مین اس سے خوش نہین حضرت نے سبب پوچھا کہا کہ اپنی جورو کی باتین سنکر مجھہ سے قضیہ کرتا ہے اسکی خاطر میری خاطر پر عزیز رکھتا ہے حضرت نے خیال کیا کہ یہی سبب ہے کہ علقمہ کے منہہ سے کلمہ نہین نکلتا بلال کو حکم فرمایا کہ لکڑیان جمع کرو علقمہ کو اسمین ڈالکر جلانا ہوگا انکی مانے یہہ حکم سنکر عرض کیا

یا رسول اللہ مین صدقے تمہارے میرے بیٹے کی کیا تقصیر ہے جواب اُسکا حکم آپ دیتے ہین فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ دنیا مین اسکو جلاؤن جو عاقبت کی آگ سے اسکو چھوڑ تی مخلصی ملے اے علقمہ کی ماں مین قسم کھاتا ہون اسکی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ جب تک تو علقمہ سے راضی نہ ہوگی نماز و روزہ خیر و خیرات اسکو کچھ فایدہ نکریگا اللہ تعالی اسکے یہان اسکا بچاؤ نہ ہوگا یہہ سنکر بولی یا رسول اللہ اگر چہ علقمہ نے مجھہ کو بہت رنجیدہ رکھا تھا پر اسوقت میرا دل پھر چلا اور آپکے فرمانے سے کلیجہ کانپ اٹھا حضرت گواہ رہین کہ مین نے اسکی تقصیر معاف کی اور اُس سے راضی ہوئی پھر حضرت نے ان تینون اصحاب کو علقمہ کے پاس روانہ کیا وے تشریف لے گئے باہر سے سنا کہ علقمہ کلمہ شہادت کو اچھی طرح سے باواز بلند ادا کرتے ہین وہی کلمہ پڑھتے پڑھتے جان بحق تسلیم ہوئے حضرت رسالت مآب کو خبر ہوئی آپ وہان تشریف لائے نماز جنازے کی ادا کی پھر بعد دفن کے لوگون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا یارو خبر دار رہو جو شخص اپنی جورو یا اور کسی کی خاطر ماباپ کو اذیت دیتا ہے وہ خدا کے غضب مین گرفتار رہتا ہے اُسکی کوئی عبادت قبول نہین ہوتی حضرت نے فرمایا ہے کہ بندہ مسلمان نہین ہوتا جب تک دل اور زبان اسکی یکسان نہ ہوئے اور مسلمان نہین ہوتا جب تک ہمسائیکی تکلیفات مین اپنے تئین شریک نکرے سو ہمسائے کا حق باپ کے حق کے برابر جانو ہرگز کسی بات مین مقدور بھر قصور نکرو اور فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور رسول پر ایمان لایا ہے اسکو چاہیئے کہ حق ہمسائیگا ادا کرے ایکنے سوال کیا کہ فرمائیے حق ہمسائے کا کیا ہے حضرت نے بیان کیا کہ جب قرض مانگے دیوے رہتے ہوئے نہ چھپاوے جب بلاوے جاوے جب بیمار ہو بیمار پرسی کرے جب سفر کو جاوے اسکے اسباب اور اہل و عیال کی نگہبانی مین رہے جب کسی مصیبت مین گرفتار ہو اُسکا شریک ہووے کسی طرح

اسکو دکھ نہ دیوے بھلے کاموں کی نصیحت کرے یہہ سو من ہمسایکا حق ہے اگر ہمسا
کافر ہو تو اسکی کی چار حق ہین اوّل حق اسکے ساتھ بھلائی کرے دوسرا حق اسکے
مال مین کچھ طمع نہ رکھے تیسرا حق اپنی تکلیف اسپر نہ ڈالے چوتھا حق اسپر زور ظلم
نہ پہنچاوے خداوندا ہم کو اور سب مسلمانون کو ایسی توفیق عنایت کر کہ ماباپ
خویش اقربا بیگانے بیگانے دنیا مین ہم سے خوش وخورم رہین اور بعد موت کے نیکی
سے یاد کرین آمین یارب العالمین ؁

نوان باب سود کھانیوالونکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے تیسرے سپارے کے چھٹے رکوع مین قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ
اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُہٗ
اِلَی اللّٰہِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ ؁ بے دینون نے کہا
سودا کرنا بھی تو ویسا ہی ہے جیسا سود لینا اور اللہ نے حلال کیا سودا اور حرام کیا سود پھر
جسکو پہنچی نصیحت اسکے رب کی اور باز آیا تو اسکا ہے جو آگے ہو چکا اور اسکا حکم اللہ کے
اختیار یعنی چاہے پکڑے چاہے چھوڑے اور جو کوئی پھر کرے یعنی حکم کے بعد وہی ہین
دوزخ کے لوگ وے اسمین رہا کرینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ آگے کافر سوداگری اور
سود لینے کو ایک جانتے تھے جیسا اب بھی جھوٹے مسلمان سود کھانیوالے یون ہین سے لیتے
ہین کہ سود لینا بھی تو تجارت ہے اور اسکا نام بدل کر نفع اور فائدہ رکھا ہے سو اللہ تعالی نے
کھول کر فرمادیا کہ سود حرام ہے یہہ حیلہ اور مکر فریب تمھارا کام نہ آوے گا بعد اس
حکم کے جو کوئی مسلمان ہو کر سود لیگا وہ مقرر جہنمی ہوگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے کہ جس رات مجھکو
ساتوین آسمان پر لے گئے دیکھا مین نے ایک گروہ کو سر انکے جیسے

اور پانوؤن انکے اوپر ہین پیٹ پھول کر مشک کی صورت ہو رہے ہین سانپ بچھو انکے
اندر بھرے نظر آتے ہین آنکھون سے پیپ جاتی ہے نہایت بدبو چلی آتی ہے یہہ حال
دیکھکر مین نے جبرئیل سے پوچھا یے کون لوگ ہین جو ایسے سخت عذاب مین پڑے
گئے ہین جبرئیل نے بتلایا کہ یا رسول اللہ یے لوگ دنیا مین نڈر ہوکر سود کہاتے تھے سو انکے
سخت عذاب مین ڈالے گئے اور خبر مین آیا ہے کہ جو کوئی حرام سے مال جمع کرکے یعنے
ظلم کرکے سود لیکے زنا کرکے رشوت لیکے چوری وغیرہ کرکے خیر خیرات کرتا ہے اچھے کامون مین
لگاتا ہے جیسا اللہ کہاتا کپڑا دینا پل مسجد چہان سرا بنانا اللہ تعالی کی درگاہ مین وہ کام
نیک اسکا قبول نہین ہوتا ہرگز اسپر کچھہ ثواب نہین پاتا سچ ہے کیونکہ یہہ مال
اسکا نہین اور اسکے ملک مین نہین آیا اور جب تک کوئی چیز کسی کے ملک مین نہ
آوے اسمین تصرف کرنا جائز نہین جسکا مال ہے وہ ثواب پاوےگا یا متصرف کا اعمال
نیک مالک کو دلایا جاویگا اور ایسی کمائی کہاکر جو کوئی نیک عمل کرتا ہے اسکا وہ عمل بھی
ہرگز منظور نہین ہوتا بلکہ اللہ کی نافرمانی کے سبب اسکے اوپر الٹی لعنت برستی ہے اور
اللہ تعالی نے سولھوین سیپارے کے تیسرے رکوع مین نافرمانون کے حق مین ارشاد
کیا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَ
هُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ؛ ترجمہ تو کہہ اے محمد صلعم ہم بتادین تم کو کن کے
کام بہت خراب ہوئے جن کی محنت اکارت ہوئی دنیا کی زندگی مین اور وے سمجھتے ہین
کہ خوب بناتے ہین ہم کام اس سے معلوم ہوا کہ جبتک کوئی مسلمان نہ بنے یعنے
اپنے عقاید دیندار کے اور راک نہ کرے اور فرقہ ناجیہ یعنے سنت و جماعت کے
طریق پر نہ چلے اور جن باتون کا حکم ہوا ہے انکو اختیار نہ کرے اور جن کاموں سے
منع کیا گیا ہے ان کو نہ چھوڑے اور برا نجانے اگر لاکھون روپئے اپنی دانست
مین اللہ کی رضامندی کے کام سمجھہ کر خرچ کرے ہرگز وہ کام اسکی جناب پاک

مین مقبول نہ ہون گے اور اسکی محنت اور سعی کچھ فائدہ نکرے گی مفت برباد جائے گی
سو پہلے چاہیئے کہ اپنے عقائد درست کرے اور معتقد ور پھر نیک عملون پر قائم رہے
اور برے عملون سے بھاگے کیونکہ جب درخت کی جڑ مضبوط ہوتی تو شاخ
ہری رہے گی پھل بھی لگین گے اور جو جڑ کٹ گئی یا ناقص ہو گئی تو پھل کاہے کو لگین گے
اگر لگے بھی تو پھر جھڑ پڑین گے کچھ کام کے لایق نہ ہون گے روایت ہے جابر رضی اللہ
عنہ سے لعن رسول اللہ صلعم اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاھِدَیْہِ وَقَالَ
ھُمْ سَوَآءٌ ترجمہ لعنت کی رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے سود کھانیوالے اور دینے والے
اور اسکا تمسک لکھنے والے اور اسکے گواہون پر اور فرمایا کہ یے سب گناہ مین
برابر ہین اور فرمایا سونا سونے سے روپا روپے سے گیہون گیہون سے جو جو سے
خرما خرمے سے نمک نمک سے برابر لے اسمین جو کوئی ان چیزون مین زیادہ لے گا
سود ٹھہرے گا اور جس شہر اور گانون مین سود خوار بہت ہون گے وہ شہر اور
گانون البتہ ویران ہوگا وہانکی چیزون مین برکت باقی نرہیگی مگر قرض دینا کسی کو بے
منفعت اسکا ثواب البتہ بہت ہے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ
معراج کی شب کو بہشت کے دروازے پر مین نے لکھا دیکھا کہ جو کوئی یکدرم اللہ کی
راہ مین خیرات کرے اسکو دس درم کا ثواب ملے گا اور جو کوئی اللہ کے واسطے
ایکدرم کسیکو قرض دے اسکو اٹھارہ درم کا ثواب ملے گا اس زیادتی کا سبب
مین نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا انھون نے کہا کہ جب کوئی خدا کی
راہ مین کچھ دیتا ہے کبھی محتاج اور کبھی غیر محتاج کو پہنچتا ہے اور آدمی قرض نہین
چاہتا ہے مگر احتیاج کے وقت اسواسطے قرض دینے کا ثواب خیرات سے
زیادہ ہوا۔ اور وزن اور ناپ لینے کے وقت زیادہ لینا اور دینے
کے وقت کم دینا دو نو بہت برے ہین فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ

مطففین مین وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ؀ خرابی کھٹانیوالونکی جب ناپ لین وے تو بڑھکر لین اور جب ناپ دین انکو یا تول دین تو کھٹا کرین ایسے لوگ جو اس طرح کے گناہ کرکے اپنے لڑکے بالون کو کھلاتے ہین دنیا کہاتے ہین قیامت کے دن وے بڑی سختی مین گرفتار رہون گے کیا تعجب ہے بڑی حیرت ہے کہ آدمی عاقبت کو جو ہمیشہ کی دولت ہے اسکو بیچ کر دنیا کو جو محض ناچیز ہے مول لیتے ہین اور وہان کے تول کی کچھ خبر نہین رکھتے سو حقیقت مین یے لوگ قیامت پر ایمان نہین رکھتے اور وہان کی بازپرس کا خطرہ نہین کرتے پیغمبر ع نے فرمایا کہ ایک زمانہ آویگا جو سب سود خور ہون گے کسی نے پوچھا یا نبی اللہ فرمائے کیون کر سب لوگ سود خورے بن جاوین گے آپ نے فرمایا اسطرح سے کہ کوئی سود کا معاملہ کریگا کوئی اسکام مین مدد کریگا کوئی درمیان مین وکیل بنے گا کوئی گواہ ہوگا کوئی لکھنے والا غرض دنیا مین سود کا کاروبار ایسا پھیلے گا کہ کسی کو اسکا کھانا عیب نہ معلوم ہوگا بلکہ جو کوئی منع کریگا تو تعجب جانین گے پھر کسی کے سمجھانے سے ہرگز نہ سمجھین گے اسکو اپنی بڑی کمائی جان کر دل مین اسکی برائی کو آنے نہ دین گے پھر اس خدا و رسول کی نافرمانی کی چال کے ساتھ اپنے تئین اچھے مسلمانون مین گنتے رہین گے حقیقت مین وے تو دشمن ہین خدا اور رسول کے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے تیسرے سیپارے کے چھٹے رکوع مین کہ جو سود لینا بعد حکم کے نہین چھوڑتے ہو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اسکے رسول سے بھائیو اب اس سے زیادہ اور کیا سنو گے کہ سود کھانیوالے جو سود کھاتے ہین گویا اللہ اور رسول سے لڑائی کرتے ہین اور جس نے اللہ اور رسول سے لڑائی کی پھر اسکا حال کیا ہوگا اپنے دل مین خوب سمجھ لو اور فرمایا علیہ السلام نے قرض خواہ قرضدار کی سواری پر سوار نہو اور اسکا ہدیہ نہ لے

کیون کہ قرض وار سے جس طرح فائدہ قرضخواہ کو پہنچیگا وہ سود ہے مگر جو قرض کے آگے سے یہہ رسم انمین جاری ہو یا اﷲ یا کریم ہمکو اور سب مسلمانون کو حرام کے کھانے اور حرام کے کسب کرنے سے اور حرام مال حاصل کرنے سے بچائیو بلکہ شبہہ کی چیزون سے بھی محفوظ رکھیو نبی صاحب کی اور انکی آل اور اصحاب پاک کی عزت و حرمت سے آمین یا رب العالمین ؁

دسوان باب زکوٰۃ اور عشر یعنے زراعت کا خراج دینے کے احوال مین

فرمایا اﷲ تعالی نے سورہ بقر مین تین جگہہ اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ کھڑی رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور اسیطرح کئی سورون مین اسکی تاکید فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ سب عبادتون مین اس عبادت کی بڑی تاکید ہے اسکا ترک کرنیوالا سخت عذاب مین گرفتار ہوگا نقل ہے کہ کسی نے حضرت سے پوچھا تھا کہ حکم ایک ایسا تھا گھڑی گھڑی جو اﷲ تعالے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرماتا ہے اسمین کیا بھید ہے فرمایا جو کوئی جس چیز کو دوست رکھتا ہے ہمیشہ اسکو یاد کیا کرتا ہے سو اﷲ کے نزدیک ان کا ہونا برابر کوئی عبادت نہین کیون کہ تابعداری کی صورت اسمین خوب پائی جاتی ہے جان سے اور مال سے اور دنیا مین یے دونون بہت پیارے ہین ہر کوئی یہہ چاہتا ہے کہ جان پر تکلیف نہو اور مال گھر سے باہر نہ جاوے سو وہ خاوند دونون بندیکو چاہتا ہے حضرت عبداﷲ حضرت عباس کے بیٹے راضی ہو اﷲ ان سے کہتے ہین کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھے اور حکم شرع کے موافق زکوٰۃ اور عشر نہ دیوے تو اسکی نماز قبول نہین ہوتی اور فرمایا علیہ السلام نے مَن اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَم یُؤَدِّ زَکوٰتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَومَ القِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقرَعَ لَہٗ زَبِیبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَومَ القِیَامَۃِ ثُمَّ یَاخُذُ بِلِہزِمَتَیہِ ثُمَّ یَقُولُ اَنَا مَالُکَ وَاَنَا کَنزُکَ ؁ جسکو دیتا ہے اﷲ تعالی مال پھر ادا نہین کرتا وہ اسکی زکوٰۃ بنایا جاتا ہے وہ مال قیامت کے

دن سانپ سرگنجا جسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہین لپیٹا جاتا ہے وہ سانپ
گردن مین طوق کی طرح پکڑتا ہے وہ دونون جبڑون سے اپنے مالک کو پھر کہتا ہے
مین تیرا مال ہون اور تیرا گنج یعنے وہی مال زہردار اژدہا بن کر آدمی کے گلے مین لپٹے گا
اور اپنے زہر سے ہر دم اسکے کلیجے کو پانی پانی کرے گا اور فرمایا جو کوئی مال کی زکوٰۃ
دیتا رہتا ہے اسکا مال پاک طیب ہوتا ہے بعد زکوٰۃ کے جس قدر باقی رہتا اللہ تعالیٰ
اسمین برکت دیتا ہے اور اسکو اور اسکے مال کو آفتون سے بچاتا ہے اور فرمایا کہ
جب میری امت مین کئی چیزین ظاہر ہون گے اسکی بدی مین سب کے سب پکڑے
جائینگے ایک یہہ کہ جب گناہ علانیہ ظاہر ہونے لگین گے تب کئی طرح کے مرض دنیا
مین پھیلین گے ہزارون آدمی ایک پر ایک مرنے لگین گے دوسری یہہ کہ جب لوگ
سود آپسمین ظاہر لینے لگین گے انکے جانورون پر آفت آویگی گائے گور و بھیڑی بکریان
ہزارون مرین گے تیسری یہہ کہ جب زکوٰۃ دینا موقوف کرینگے تو پانی برسنا بند ہوگا
قحط سالی پڑیگی چوتھی یہہ کہ جب نماز پڑھنے مین سستی کاہلی کرینگے حلال روزی نہ ملے گی
ڈانوان ڈول پھرین گے پانچوین یہہ کہ جب آپسمین عہد شکنی کرین گے
دشمن کے لوگ ہر طرف سے گھیر لین گے خون ریزی مچے گی چھٹی یہہ کہ جب مالدار
فقیرون کے صدقے سے ہاتھ کھینچین گے اور لوگ لینے کے وقت تول مین زیادہ
لین گے پھر دینے کے وقت کم دین مہنگی پڑے گی ظالمون کی حکومت ہو گی سو
یہہ سب پیش گوئی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اب ظاہر ہوئی اور
ہوتی جاتی ہے اے بھائیو مسلمانی کا دعوا کرنے والو خوب سوچو اور دھیان کرو
اپنے گریبان مین منہہ ڈال کر روؤ اب تو خوشیان کرتے ہو دولت کماتے ہو
حرام حلال کچھہ نہین دیکھتے کہنا سنا سمجھانا بجھانا ہرگز نہین مانتے جس مین دولت
ہاتھ لگے وہی کرتے ہو بلکہ حرام کو تاویل کرکے حلال بناتے ہو جب جان

کنجوسی کی حالت تمہیں پہنچیگی اسوقت اسکا حال بے شبہہ معلوم ہوگا البتہ نافرمانی کا مزہ بے
شک چکھوگے اور ہمیشہ اسکی سزا پاتے رہوگے اور کتاب مین لکھا ہے کہ جو کوئی
زکواۃ دیتا رہیگا عشر ادا کرتا رہیگا اسکو پہلے آسمان مین سخی دوسرے
مین طیب یعنے پاک تیسرے مین مطیع یعنے حکم بردار چوتھے مین یار یعنے نیک کار
پانچوین مین معطی یعنے داتا چھٹھوین مین مبارک ساتوین مین مغفور یعنے بخشا گیا
کہین گے اور جو زکواۃ اور عشر نہ دیگا وہ پہلے آسمان مین بخیل دوسرے مین
لئیم تیسرے مین لعین چوتھے مین خدا کا دشمن پانچوین مین گنہگار چھٹھوین مین بے برکت
ساتوین مین بدبخت کہلاویگا اور فرمایا کہ جو کوئی زکواۃ نہین دیا کرتا مسکین فقیر کا
حق ادا نہین کیا کرتا ان کا دیندار رہتا ہے قیامت کے دن وے حقدار مال
دار کی کمر پکڑینگے اپنا حق مانگینگے جب وہ انکو کچھہ نہ دے سکیگا
اللہ تعالی اسکے نیک عمل حقدارون کو دلاویگا اسکو مفلس انکو مالدار بنا دیگا
وہان تو وہ اس عذاب مین گرفتار ہوویگا یہان وارث اسکے آپس مین حصہ بخرا کرینگے
اپنی خواہش کے موافق جسطرح چاہیگا اڑا دینگے پھونکینگے اے مسلمانو غافلو یہہ
کیا عقل ہے کہ کیسی کیسی محنتون سے مال جمع کرو کسی کسیکا گلا کاٹ کے ظلم کرکے
دولتمند بنو پھر اسکا فایدہ کچھہ نہ اٹھاؤ الٹے دکھہ مین پڑو دوسرا چین کرے مزا
اڑاوے علاوہ اسکے دوسری کمائی بھی تمہاری اس بخل کے سبب چھین جاوے
اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے صدقہ دینے والون کے جسم سے ستر بلا دور ہوتی
ہے اور فرمایا جو کوئی ننگے کو کپڑا پہناوے جب تک وہ کپڑا اسکے بدن مین رہیگا
ہر روز اتھارہ نیکی دینے والے کے حق مین لکھی جاویگی اور جو بھوکے کو پیٹ بھر
کے کھلاتا ہے دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے اسکے اور دوزخ کے درمیان
پانسو برس کا فرق ہوتا ہے کسی نے حضرت صلعم سے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے

فرمایا مومن کا دل خوش کرنا بھوکے کو کھلانا اور فرمایا بخیل اللہ تعالی اور مومن سے دور ہے
اور دوزخ سے نزدیک اور سخی اللہ تعالی اور مومن سے نزدیک ہے اور دوزخ سے دور نقل ہے
کہ ایکروز حضرت ملک الموت حضرت داود علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جوان
خوب صورت نیک سیرت وہان آیا حضرت داود نے اسکی تعریف کی ملک الموت نے
کہا اسکی خوبی اب کیا بیان کرتے ہو عمر اسکی ہو چکی حضرت داود نے فرمایا کیون کر جانتے
ہو کہا کہ اللہ تعالی کا حکم مجھکو یون ہوا ہے کہ سات دن کے بعد اسکی جان قبض
کرون یہہ بات سنتے ہی حضرت داود بہت غمگین ہوئے بعد سات روز کے وہی
جوان پھر حضرت کے پاس آیا نہایت متعجب ہو کر دل مین خیال کرنے لگے کہ شاید ملک
الموت نے سات مہینا یا سات برس کہا ہوگا مین بھول گیا اسمین حضرت ملک
الموت سے پھر ملاقات ہوئی سبب پوچھا انھون نے بیان کیا سچ ہے کہ اس
جوان کی عمر تمام ہو چکی تھی یون ہوا کہ جس دن وہ مرتا اسنے اللہ کی رضا مندی پر فقیرون کو
بہت کچھہ دیا فقیرون نے مل کر اسکی درازی عمر کے واسطے مناجات کی حق تعالی نے
اپنے کرم سے قبول کر لی سات دن کو سات برس سے بدل دیا اس سے معلوم ہوا
کہ اللہ تعالی جب چاہے جو چاہے کرے دلیل اسکی قرآن شریف کی آیتین ہین ؛
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اور اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ اور اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؛
بعضے ملحد اس قدرت سے اللہ تعالی کے منکر ہو کر کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو اب
کچھہ قدرت نہین کہ کوئی نیا حکم کرے جو کرنا تھا کر چکا سو ایسے لوگ تو اللہ تعالی کے
دشمن ہین اور نادان محض کہ اسکے کمال مین جو ہر دم کامل ہے نقص بتاتے
ہین الہی ہمکو اور سب مومنون کو بھلے کامون کی توفیق دے اور برے

عملون سے دور رکھہ حرمت سے اپنے رسول

محمد اور انکی آل اطہار کی آمین یا رب العالمین

گیارھوان باب شراب وغیرہ نشا پینے والون کے بیان مین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ساتوین سیپارے کے دوسرے رکوع مین یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو یہہ شراب اور جوا اور بت اور پاسے گندے کام ہین شیطان کے سوان سے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو تفسیر اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا پانی سڑا کے کہ نشا لانے لگے وہ تھوڑا بہت سب حرام اور نجس ہے جو چیز نشا لاوے مگر سڑی نہو وہ نجس نہین لیکن حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت اور جوا وہ کہ شرط بدے کسی چیز پر کہ اسمین خبیث اور ہار رہو ئی ہو وہ حرام ہے اور ایکطرف کی شرط حرام نہین باقی جو کھیل کہ اسمین شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہین لیکن یہہ کہ شیطان اس بہانے سے اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے بی بی عائشہ رضؓ نے کہا کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ جو چیز نشا نشا لاوے فرق بھر پینے سے ایک چلو بھر بھی اسکا حرام ہے فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور رطل ہوتا ہے اکیسوان ستھ بھی ساڑے چھ ماشے کا اور پھر بھی ساڑے وس ماشے کی یہان فرق سے مراد بہت اور چلو سے مراد تھوڑا چنانچہ اگلی حدیث سے ثابت ہوا روایت کی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے کہا جابر رضؓ نے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے مَا اَسْكَرَ كَثِیْرُهٗ فَقَلِیْلُهٗ حَرَامٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود و ابن ماجہ نے م جس چیز کا بہت نشا لاوے اسکا تھوڑا بھی حرام ہے اور ایک صحابی نے پوچھا کہ یا حضرت مین نے یتیم کے مال سے شراب مول لی تھی اب یہہ حرام ہوئی اسکا کیا حکم فرمایا کہ پھینک دو شراب کو اور توڑ دو اسکے باسنون کو ایک روایت یون ہے کہ انھون نے پوچھا کہ مین اسکا سرکہ بناؤن حضرت نے

فرمایا نہیں ابن عمر رضنے کہا کہ خطبہ پڑھا عمر رضنے منبر پر رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی پھر
فرمایا کہ نازل ہوئی آیت شراب کے حرام ہونیکی اور وہ پانچ چیز سے ہوتی ہے انگور اور کھجور گیہوں
اور جَو اور شہد اور خمر یعنے شراب وہ چیز ہے جو چھپاوے عقل کو یعنے آدمی کو مست بیہوش
بناوے روایت کی بخاری نے اور اسی مضمون کی حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
پیغمبر خدا کے قول پر نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے انس رضنے کہا کہ جب حرام ہوئی شراب
ان دنوں ہم کو انگوری شراب ملتی نہ تھی مگر تھوڑی اور اکثر ہماری شراب بنتی تھی خرمے سے
روایت کی بخاری نے کہا بی بی عائشہ رضنے سوال کیا کسی نے رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے
کہ بتع یعنے شہد کی شراب کا کیا حکم ہے فرمایا ؛ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ فَهُوَ حَرَامٌ ؛ متفق
علیہ یعنے جو پینے کی چیز نشا لاوے وہ حرام ہے کہتے ہین کہ یمن کی یہ شراب تھی اور
قاموس مین جو بڑی معتبر لغت کی کتاب ہے لکھا ہے کہ خمر وہ چیز ہے جو مست کرے وہ انگور
کے رس سے ہو یا اور کسی چیز سے اور عام صحیح تر ہے کیونکہ جب خمر مدینے مین حرام ہوئی
اسوقت وہان انگور کی شراب نہ تھی بلکہ وہان کے لوگ خرمے سے بناتے تھے اور وجہ
تسمیہ خمر کا یون ہے کہ لغت مین خمر کے معنے چھپانے اور مخلوط ہونیکے ہین اور خمر چھپاتی ہے
عقل کو اور پراگندہ کرتی ہے اسکو اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ
الصلوۃ والسلام نے كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ روایت کی مسلم نے یعنے سب نشہ
کی چیز خمر ہے اور سب نشے کی چیز حرام ہے انس رضنے کہا کہ سوال کیا کسی نے حضرت سے کہ سرکہ بنایا جاوے
خمر سے فرمایا آپنے نہین روایت کی مسلم نے ان حدیثوں کی رو سے معلوم ہوا کہ خمر یعنے شراب
اور کھجور وغیرہ پر موقوف نہین جو کھانے پینے کی چیز نشا لاوے اور عقل کو چھپاوے وہ خمر ہے
اسکی تھوڑی بہت سب حرام چنانچہ امام مالک اور امام شافعی و امام احمد ان تینون
اماموں کے نزدیک اور امام محمد جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید ہین اور فتوی اسی
مقدمے مین انکا کہتے ہین کہ انکی رائے پر دیا گیا ہے رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے اگلے

پچھلے علماؤنکا یہی مذہب ہے ان حدیثونکی اور ان امامون کے اتفاق کی رو سے تاڑیکی دوئی
اور تاڑی وغیرہ کا سرکہ اور وہ چیز جسمین نشے کی چیز کچھہ ملی ہوئی ہو کھانا نہ چاہیے اگرچہ
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے پر اہل ورع محتاط مسلمان کو مناسب
کہ اس سے دور رہے اور دیلم رض سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور
اسنے عرض کی کہ ہم سرد ملک مین رہتے ہین اور سختی اور محنت کے کام کیا کرتے ہین
اور یہہ بغیر قوت بدن کے نہین ہوسکتا اور شراب پینے سے ہمکو قوت ملتی ہے کیا ہم پئین
شراب حضرت نے فرمایا جو شراب تم پیتے ہو وہ نشہ لاتی ہے اسنے کہا ہان حضرت نے
فرمایا تو دور رہو اس سے پھر اسنے عرض کی یا رسول اللہ لوگ وہان ایسے نہین ہین
کہ پینا چھوڑدین حضرت نے فرمایا کہ اگر نہ چھوڑدین تو قتل کرو انکو روایت کی ابو داؤد نے
اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ حق جلشانہ نے اپنی سوگند یاد کرکے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک
چلو شراب کا پیئیگا ضرور اسکو دوزخیون کا پیپ پلاؤن گا اور جو کوئی چھوڑ دیگا اسکو
میرے خوف سے بے شبہہ اسکو پلاؤن گا بہشت کے نہرون سے جو پاک
اور صاف ہے روایت کی احمد نے اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام کہ داخل نہونگے
بہشت مین تین شخص ایک جو پیا کرتا ہے شراب دوسرا جو توڑتا ہے علاقہ
رحم کا یعنے ناتا اپنایت کا تیسرا جو سچ جانتا ہے جادو کو روایت کی احمد نے
اور فرمایا کہ اگر شراب پینے والا اسی حالت مین مرجاوے یعنے توبہ نہ کرے تو
اللہ تعالی کے سامنے اسکا حال بت پرست کا سا ہوگا روایت کی احمد اور
ابن ماجہ نے اور فرمایا علیہ السلام نے تین شخص ہین کہ اللہ تعالی نے ان پر
بہشت حرام کی ہے ایک وہ جو مدمن الخمر ہے یعنے ہمیشہ پینے والا شراب
دوسرا عاق جو دکھہ دے ماباپ کو تیسرا دیوث جو بے غیرتی روا رکھے اپنے گھرانے
مین یعنے اسکے گھر والے حرام کاری کیا کرین اور وہ جانے پھر چپکا ہو رہے روایت کی

احمد اور نسائی نے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو کوئی شراب پیتا ہے چالیس دن کی نماز اسکی اللہ تعالیٰ قبول نہین کرتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چالیس دن کی نماز جو سب عباد تون سے افضل ہے قبول نہین ہوتی ہے تو دوسری عبادت تو بطریق اولی قبول نہو گی روایت کی ترمذی اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ اَطْعَمَ شَارِبَ الْخَمْرِ لُقْمَةً سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَيَّةً وَعَقْرَبًا فِي قَبْرِهٖ وَمَنْ قَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَمَنْ جَالَسَهٗ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى وَلَا حُجَّةَ ۔ ترجمہ جو کوئی ایک لقمہ کسی نشا پینے والے کے منہہ مین رکھیگا اللہ تعالیٰ اسکی گور مین مقرر کریگا سانپ اور بچھو کہ وے اسے ڈسا کرین اور جو اسکی حاجت برلاوے تو گویا وہ مسلمانیکی جڑ اکھاڑنے پر لگا ہے اور جو اسکے ساتھ بیٹھیگا اللہ تعالیٰ اسکو قبر سے اندھا اٹھاویگا اور حق تعالیٰ کے پاس اسکی کچھہ اسکی حجت نہ چلیگی اور فرمایا کہ جو کوئی نشا پینے والے سے مصافحہ کرے یا اسکو سلام کرے تو اللہ تعالیٰ چالیس برس کی عبادت اسکی ناچیز کر دے یے دونون حدیثین ذخیرۃ الملوک کی ہین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ ترجمہ منع کیا رسول اللہ نے ہر ایک نشا لانے والی اور سست کرنیوالی چیز سے اس حدیث سے اور اگلی حدیثون سے ثابت ہوا کہ تاڑی اور گانجہ اور مدت اور بھنگ اور افیون اور جو چیز اس قسم کی ہو سب حرام ہے روایت کی ابو داؤد نے م اے بھائی مسلمانو ہوشیار رہو اور ایسی بری چیز سے م دور رہو کہ نشا پانی کے نزدیک نجاؤ اور اگر کوئی تم مین سے کچھہ نشا کھاتا پیتا ہو چاہیے جلد توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی جناب مین استغفار بجالاوے پھر اسکے گرد نہ جاوے اور نشا پینے والون کی صحبت سے پرہیز کرے یا اللہ یا کریم ہمکو اور جمیع مسلمانان کو ان حرام چیزون سے بچا اور دور رکھہ بفضلہ وکرمہ آمین ثم آمین بحرمت النبی والہ الامجاد

بارھوان باب نماز کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ ہود کے دسوین رکوع مین وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ۔ ترجمہ اور کھڑی کر نماز دونون سرے دن کے اور کچھ ٹکڑون مین رات کے البتہ نیکیان دور کرتی ہین برائیونکو اور عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے خَمْسُ صَلَوٰۃٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا انکو اللہ تعالی نے جو کوئی اچھی طرح کرے ان کے وضوون کو اور ادا کرے انکو ان کے وقتون مین اور تمام کمال بجا لاوے ان کے رکوعون اور سجدون کو پس ہے عہد کہ معاف کرے اسکو اللہ اور جو کوئی نکرے ایسا تو حق اللہ تعالی پر کچھ عہد نہین چاہے بخشے اسکو چاہے عذاب کرے یعنے جو شخص اسطرح کی نمازین پڑھیگا خصوصًا رکوع اور سجود کو کہ اسمین بندگی اور تابعداری کی صورت خوب پائی جاتی ہے اچھی طرح ادا کریگا تو اللہ تعالی پر عہد ہے یعنے اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے اور اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ اسکو بخش دے اور ابو درداء رضہ روایت کرتے ہین اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوۃً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا وَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ نصیحت کی مجھکو میرے دوست جانی یعنے محمد مصطفے علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ شریک مت کر اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے اور جلایا جاوے اور مت چھوڑ نماز کو جان بوجھ کر اور جو کوئی چھوڑدے نماز کو دیدہ و دانستہ پس بیزار ہوا اسسے عہد مسلمانی یعنے وہ اسلام کے دایرے سے نکل گیا

اور مست پی شراب کیونکہ وہ تمام برائیون کی کنجی ہے یعنے ہر قسم کے گناہون کے گھر کے
دروازے اُس سے کھلتے ہین اور آدمی اسکے پینے سے بے حیا بے پروا بن جاتا ہے اور
فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب وے سات برس کے ہوں
اور مارو ان کو جو نہ پڑھین نماز جب وے دس کو پہنچین اور جدا جدا سلاؤ انکو بچھونے پر سپاہین
سوال کیا ابن مسعود رض نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ صحبہ وسلم سے کہ پیارا کام کون سا
ہے اللہ کے نزدیک فرمایا کہ نماز ادا کرنی وقت پر پھر پوچھا اور کون کام ایسا ہے فرمایا
فرمانبرداری ماباپ کی سوال کیا اور کون کام فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین ابو
ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکروز باہر تشریف لے گئے حضرت پیغمبر خدا
جاڑے کے ایام مین درخت پت جھڑ ہو رہے تھے حضرت نے ایک ڈالی کو پکڑ کر ہلایا بات
بہت سے پتے گر پڑے فرمایا اے ذر جب کوئی بندہ مسلمان نماز پڑھتا ہے اللہ تعالے
ہی کی رضامندی کے واسطے پے در پے دور ہوتے ہین اسکے گناہ اسکے جسم سے جسطرح
یہ پتے جھڑتے ہین اس درخت کے اور عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا
کے اصحاب کسی کام کو اتنا برا نہین جانتے تھے کہ وہ کفر کو پہنچاتا ہے مگر ترک نماز کو اور
فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز کو قیام اور قرات کے
ساتھ جیسا حکم ہے تعظیم و تکریم سے پڑھتا ہے تب ادا کرنے کے نماز اسکو یہہ دعا کرتی ہے
اے بندے تو خوش رہ جسطرح تونے مجھے حرمت سے ادا کیا اللہ تعالیٰ تجھ کو بھی ایسی
حرمت دے اور قیامت کے دن بہشت مین لیجاوے اور نماز کہتی ہے کہ مین قیامت
کے دن تیرے ایمان اور تابعداری پر گواہی دونگی پھر اس نماز کو فرشتے آسمان پر
پہنچاتے ہین قیامت کو وہ اسکی شفاعت کریگی اور جو کوئی وضو اور نماز کو اسکے
اداب اور ارکان سے نہین پڑھتا نماز اسکی سیاہ تاریک ہوتی ہے پھر اسکے
حق مین بددعا کرتی ہے کہ اے شخص جیسا تونے مجھ کو بے عزت اور خراب کیا

اللہ تعالی اسے بھی بے عزت اور خراب کرے اور وہ کہتی ہے کہ میں اللہ تعالی کے نزدیک
گواہی دونگی کہ تو نہایت بے ادب اور قابل دوزخ کے ہے پھر جب اسکو اوپر لیجاتے
ہیں تو آسمان کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور ایسی نماز احد کی جناب میں
مقبول نہیں ہوتی بلکہ پھر کر اس پڑھنے والے کے منہہ پر مارتے ہیں اور
فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام جو کوئی پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ دل سے متوجہ
ہوکر اچھی طرح ادا کرتا ہے اللہ تعالی اسکو پانچ چیز عنایت فرماتا ہے ایک یہہ کہ گور کے
عذاب سے اسے بچاویگا دوسری یہہ کہ رزق کی تنگی اتنی نہ ہوگی کہ جس سے پریشان رہے
تیسری یہہ کہ چہرہ اسکا منور ہوگا ایمان کے نور سے چوتھی یہہ کہ نامہ اعمال اسکے داہنے
ہاتھہ میں دینگے اور پل صراط سے بجلی کی طرح پار ہوجائیگا پانچوین یہہ کہ بے حساب اور بے
عذاب بہشت میں داخل ہوگا اور میں اس شخص سے راضی رہونگا اور جو شخص
نماز میں کاہلی اور سستی کرتا ہے بارہ طرح کی سختی میں گرفتار ہوتا ہے تین دنیا
میں مرنے کے وقت تین گور میں تین قیامت میں دنیا کی برائیاں یہ ہیں
جو کام کسب کریگا برکت اسمیں نہ ہو ویگا چہرہ اسکا بے نور ہوگا نیک لوگوں سے
محبت نہ رہیگی موت کے وقت کی سختیاں یہ ہیں پیاسا بھوکا ہوکر مریگا
جان کندنی کی سختی میں پڑیگا ملک الموت کو بھیانک صورت سے دیکھیگا گور کی
برائیاں یہ ہیں منکر نکیر قبر میں آوینگے صورت نکر غضب کی گور کی تنگی اسکے لئے
ظاہر ہوگی پس جاویگا وہ اندھیری میں قبر کی قیامت کی برائیاں یہ ہیں حساب کی
سختیوں میں پڑیگا اللہ تعالی کے غضب میں گرفتار ہوگا بری بری جگہہ
عذاب کی دوزخ میں پاویگا اور جو کوئی نماز جماعت بغیر عذر ترک کریگا اللہ تعالے
ہر رکعت کے بدلے ہزار برس تک اسکو دوزخ میں ڈالیگا حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے جس نے نماز پڑھی

عشا کی جماعت کے ساتھ گویا اسنے آدھی رات کا قیام کیا اور جسنے نماز پڑھی صبح کی
جماعت سے گویا اسنے تمام شب کو عبادت مین کاٹا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جماعت
کی نماز ستائیس درجہ ثواب مین زیادہ ہے تنہائی کی نماز سے اور بعضے روایت سے پچیس درجہ زیادہ معلوم ہوئی ہے حکم نماز جماعت کا
بعضے علما کے نزدیک فرض عین ہے وے کہتے ہین کہ جو شخص اذان سنکر حاضر نہووے تو اسکی نماز درست نہین مگر کوئی عذر
شرعی ہو اور بعضون کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور بعضون کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور
بعضون کے نزدیک واجب بہرحال اسکا ترک کرنا بغیر عذر کے بہت برا ہے اور فرمایا علیہ السلام نے
وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ترجمہ
جن عملون سے کہ اللہ تعالی کے نزدیک مرتبہ بڑھتا ہے تین قسم ہین پکارکر سلام کرنا اور کھانا
کھلانا اور نماز پڑھنی رات کو جس وقت لوگ سوتے ہون

بیت

شرف مرد بجود ست و کرامت بسجود	هرکه این هر دو ندارد عدمش به ز وجود

اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سات گروہ ہین کہ انکو اللہ تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکھیگا
جسدن کسی کو سایہ نملیگا پہلا امام عادل دوسرا جوان صالح تیسرا وہ شخص جو مسجد سے
نکلا اور دل اسکا پھر وہین لگا رہا چوتھے وے جو آپسمین اللہ کیواسطے دوستی رکھتے ہین جمع
ملتے ہین یہی سمجھکر اور جدا ہوتے ہین یہی سمجھکر پانچوان وہ جو تنہائی مین اللہ کے غضب کو
یاد کرکے روتا ہے چھٹا وہ شخص جسکو ایک عورت دولتمند اور خوبصورت بلاوے اور وہ اللہ
تعالی کا خوف دل مین لاکر اسکام سے باز رہے ساتوان وہ جو دیتا ہے للہ اسطرح
چھپاکر کہ داہنے ہاتھ کی خبر بائین ہاتھ کو نہ پہنچے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما روایت کرتے ہین کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ
اللّٰہِ نماز ادا کرنی اول وقت مین اللہ سبحانہ تعالی کی خوشی کا موجب ہے

اور آخر مین عفو ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے شک عفو وہین ہوتا ہے جہان
کسی سے تقصیر ہوتی ہے اور رضامندی وہین پائی جاتی ہے جہان کسیکام مین خوبی پائی
جاتی ہے اور تقصیر والا خطرے اور دھکی کے مقام مین رہتا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
روایت کی ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلعم مسجد کے گوشہ مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور
اُسنے نماز پڑھی پھر حضرت کے روبرو آکر سلام علیک کیا حضرت نے جواب سلام دیکر
فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز ادا نہین کی پھر گیا وہ اور نماز پڑھی پھر روبرو آکر سلام
علیک کیا حضرت نے جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کہ ہرگز تو نے نماز نماز نہین پڑھی
عرض کیا اسنے تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ کہ یا رسول اللہ مجھہ کو بتلائیے کہ کیونکر نماز پڑھون حضرت
نے ارکان اور اداب نماز کے سکھائے اور کہا کہ ہر رکن کو نماز کے اطمینان سے پڑھ جلدی نکر اور
فرمایا کہ اگر اس طرح پڑھی تو نے نماز تو کامل ہوئی تیری نماز اور جس قدر اسمین کمی کریگا اور
گھبرا کر جلدی پڑھیگا اتنی ہی وہ ناقص ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے اسی
سبب سے اسکو مکرر فرمایا کہ نماز دہراوے کہ وہ نماز اسکی ناقص ہوئی تھی سو اے بھائی
مسلمانو یہہ نماز دین کے گھر کا ستون ہے اگر تم چاہتے ہو کہ یہہ گھر قایم اور درست رہے
تو ستون کو کھڑا رکھہ جو ستون گرا گھر گرا تم ڈانوانڈول ہوئے گھر سے نکلے چاہیئے کہ ایسے
کبھی نچھوڑو ترک نکرو اچھی طرح پاک صاف ہوکر دل لگا کر اسکام مین متوجہ رہو اور اسکے
ہر ایک رکن کو بموجب حکم کے بجالاؤ اللہ تمھارے دین اور دنیا کے کام سب پورے کریگا
دنیا مین عزت اور حرمت بخشیگا کسی مخلوق کا محتاج نکرے گا عاقبت مین گناہون سے
نجات دیکر اپنی رضامندی کے مکان مین ہزارون طرح کی نعمتون اور لذتون کے
ساتھہ ابد الآباد رکھیگا یا اللہ ارحم الراحمین ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق
اپنی تابعداری اور بندگی کی عطا فرما خصوصاً نماز کے ادا کرنے مین سستی اور غفلت
ہماری طبیعت سے دور کر اپنے نبی مختار اور اُنکی آل اطہار اور اصحاب باوقار کے

طفیل سید آمین ثم آمین ۱۲

تیرھوان باب قرآن شریف پڑھنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ واقعہ مین اِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۞ بیشک قرآن ہے عزت والا لکھا چھپی کتاب مین اسکو وہی چھوتے ہین جو پاک رہتے ہین اور ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا علیہ الصلوۃ و السلام نے مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ مَثَلُ التَّمْرِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَءُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَءُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ کہاوت اور حقیقت اس مسلمان کی جو پڑھتا ہے قران اور عمل کرتا ہے اسپر ترنج کی سی ہے بو اسکی اچھی اور مزا اسکا دونو خوب ہے اور کہاوت اور حقیقت اس مسلمان کی جو نہین پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہے اسپر خرمے کیسی ہے کہ بو نہین پر مزہ اسکا میٹھا اور کہاوت اور حقیقت اس منافق کی جو نہین پڑھتا قرآن اندراین کے پھل کی سی ہے کہ بو نہین اور مزہ کڑوا اور کہاوت اور حقیقت اس منافق کی جو پڑھتا ہے قرآن ریحان کی سی ہے کہ بو خوش اور مزہ کڑوا اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے ابو سعید ابن معلے کو اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي اُوْتِيْتُهُ ۞ کیا نہ سکھاؤن مین تجھے جو بڑی بزرگی اور بڑائی کی سورت ہے قرآن شریف سے پہلے اسکے کہ مسجد سے نکلے پھر پکڑا میرے ہاتھہ کو جب ارادہ کیا ہم نے کہ باہر آوین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ مین تجھہ کو بڑی بزرگی کی سورت قرآن سے بتاؤن گا فرمایا حضرت نے

کہ سورۂ الحمد وہ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم جو دیا گیا مجھے یعنے جسکا اشارہ حق تعالی نے
فرمایا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ؏ یہ سات آیتین
جنھین نماز مین مکرر پڑھتے ہین معاذ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا
ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا ؏ جو پڑھے قرآن اور عمل کرے اسپر پہناوینگے اسکے ماباپ کو
ایسا تاج قیامت کے روز کہ چمک اسکی آفتاب کی چمک سے زیادہ ہوگی جو ہوتی ہے
تمھارے گھرون مین پھر کیا خیال کرتے ہو تم اسکے حق مین جسنے خود عمل کیا ہو اسپر یعنے
اسکے عمل سے ماباپ کے ساتھ جب یہہ سلوک ہوا تو اسکے واسطے کیا کچھ نہ ہوگا حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے فرمایا جناب پیغمبر خدا صلوۃ اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ
فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ ؏ جس شخص نے پڑھا قرآن
پھر یاد کیا اسکو پھر حلال جانا اسے جو اسمین حلال لکھا ہے اور حرام جانا اسے
جو اسمین حرام لکھا ہے اور اسپر چلا داخل کریگا اسکو اللہ تعالی جنت مین اور قبول
کریگا اسکی شفاعت اسکے دس گھر والون کے حق مین ایسے کہ جن پر واجب ہوگئی تھی
آگ یعنے نافرمانی اور فسق فجور کے سبب وے لوگ جہنم کے ڈالنے کے لائق ہوئے تھے عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے
إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ ؏ البتہ ان دلون کو زنگ
لگ جاتا ہے اور سیاہ ہوتے ہین جیسا پانی لگنے سے لوہے زنگ پکڑتا ہے پوچھا لوگون نے
یارسول اللہ کون سی چیز اسکو چمکاتی اور روشن کرتی ہے فرمایا اکثر یاد کرنا موت کا اور

تلاوت کرنا قرآن کا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوزخ کے درمیان ایک میدان ہے وہان
ایک کنوا ہے اسمان ایک سانپ رہتا ہے ہزار ہزار اور ازبسکہ سخت آواز کہ اُسکی آواز سے
دوزخ عذاب مین پڑ رہا ہے جو کوئی قرآن کی عزت نہین کرتا اور اسکو پڑھ کر بھول گیا اسکو
اُسکے مُنہہ پر لیجا کر عذاب کرینگے اور فرمایا رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کوئی سورہ یٰسین
پڑھیگا اللہ کی رضامندی کے واسطے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہون کو جو آگے کر چکا ہے معاف
کریگا اور اگر فقیر ہو تو تونگر بناویگا ہر آفت اور بلا سے نجات دیگا جو دن کو پڑھے رات تک
اللہ تعالیٰ کی امان مین رہیگا اور جو رات کو پڑھے تو دن تک اُسکی حفاظت مین رہے گا
اور جان کندنی کے وقت پڑھے تو سکرات موت اُسپر آسان ہووے اور ایکبار سورہ یٰسین
کا پڑھنا دس ختم کے برابر ہے اور یہہ سورہ دل ہے قرآن کا اور فرمایا کہ سورہ طٰہٰ و یٰسین کو
ہزار برس آسمان اور زمین کی خلقت سے آگے اللہ جل شانہ نے پڑھا جب سنا ان
دونون کو فرشتون نے کہا کہ کیا خوشی اور خوبی ہوگی اس امت کیواسطے جس کے حق مین
یے سورہ نازل ہونگے اور کیا خوبی ہوگی اُن دلون کو جو اٹھاوینگے انکو یعنے یاد کرینگے اور کیا خوشی ہوگی
اُن زبانون کو جن سے نکلینگے یے کلام اور پڑھینگے انکو اور فرمایا کہ جب صبح ہووے اور کوئی کہے تین
مرتبے اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پھر پڑھے تین آیت سورہ حشر کے
آخر کی وہ یہہ ہے۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ
يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۵ اللہ تعالیٰ بھیجے گا ستر ہزار
فرشتون کو کہ وے اُسکے واسطے دعا مانگین اور معافی چاہین شام تک اور جو
مرجاوے اُسدن تو مرے گا وہ شہید اور جو کوئی پڑھے اسیطرح شام کو بھی یہی سلوک
کریگا اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ صبح تک اور فرمایا جو کوئی پڑھے ہر روز دو سو مرتبے

سورہ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے گناہ اسکے معاف ہونگے مگر دین یعنے بہہ نہ چھوٹے گا
یے ادا کئے یا چھڑوا سئے اور فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو باوضو لا کھہ مرتبے پڑھے گا نہ
مرے گا جب تک وہ اپنی جگہہ بہشت مین نہ دیکھے گا اور فرمایا جو کوئی فقیر ہو جب گھر مین جاوے
درود اور قل ہو اللہ پڑھا کرے اللہ تعالی اسپر فضل کرے تونگر ہو جاوے اور اس
سورہ کے پندرہ نام ہین مبارک جمال امان نور منفرہ اساس احد شقیقہ معرفت صفت
مذکورہ نسبت نجات توحید تفرید اخلاص مبارک اسواسطے کہتے ہین کہ تمام برکت اسمین
لکھی ہے جمال اسواسطے کہ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ فَسَاَلَ عَنْہُ مَا ذٰلِکَ قَالَ قُلْ
ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ٥ امان اسواسطے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی اگر میری امت
کو عذاب کرتا تو دو چیزین نہ دیتا ایک رمضان کا مہینہ دوسرا سورہ قل ہو اللہ احد نور
اسواسطے کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر چیز کے واسطے ایک نور ہے اور قرآن کا
نور قل ہو اللہ احد منفرہ اسلئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ صحبہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی
اس سورہ کو پڑھیگا اور سمجھیگا گناہون سے نفرت کریگا اساس اسلئے کہ آسمان اور زمین کی
مضبوطی اسی سے ہے احد اسواسطے کہ اللہ تعالی ہی کی صفت اسمین پائی جاتی ہے شقیقہ
اسواسطے کہ پڑھنے والا اسکا کفر سے ایک طرف ہو جاتا ہے معرفت اسواسطے کہ جو کوئی
اسکو نماز مین پڑھا کرے گا اللہ تعالی کی معرفت خوب حاصل کریگا صفت اسواسطے
کہ اللہ جل شانہ کے اوصاف اسمین بھرے ہین نسبت اسواسطے کہ معنے اسکے
اللہ تعالی کی ذات سے نسبت رکھتے ہین مذکورہ اسواسطے کہ ملائک اسکا
ذکر آپسمین کرتے ہین نجات اسلئے کہ اسکے معنے پر جو ایمان لاتا ہے دنیا اور آخرت
مین عذاب سے نجات پاتا ہے توحید اسواسطے کہ اللہ تعالی کی توحید کی دلیل ہے تفرید
اسواسطے کہ اللہ تعالی کی فردانیت کا اسمین مذکور ہے اخلاص اسواسطے کہ جو
اخلاص کے ساتھہ اسکو پڑھے گا ہر طرح کی سختی اور محنت سے مخلصی پاوے گا

اور فرمایا علیہ السلام نے لڑکا جب بسم اللہ زبان سے کہتا ہے لڑکے کے ماباپ اور استاد
اسکے دوزخ سے نجات پاتے ہین اور تفسیر مین شیخ ہارون کے لکھا ہے کہ جب
استاد لڑکے کو بسم اللہ پڑھاتا ہے چار پشت لڑکے کے اور استاد کے بخشے جاتے ہین
اور فرمایا جو کوئی کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالی اسکو فقر سے بچاتا ہے
اور جو کوئی ہر نوالے مین بسم اللہ کہا کرے وہ کھانیکی چیز اسکے بدن مین نور ہو جاوے
اور جو کوئی حاکم کے روبرو جاوے اور پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم دیجیا اللہ لا الہ الا
اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حاکم اسپر غصہ نکرے رحم فرماوے اور جو
کوئی سوتے وقت ایک مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
گناہون سے پاک ہو جاوے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بعد
مرنیکے خواب مین دیکھا فرمایا تمھارے واسطے مین کیا تحفہ لاؤن جسمین تمہاری روح خوش
ہو کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آپ اکثر پڑھا کیجیے نقل ہے کہ ایک دن حضرت رسالت پناہ علیہ
الصلوۃ والسلام گورستان مین تشریف لے گئے معلوم ہوا آپ کو کہ ایک مردے پر عذاب ہوتا ہے
حضرت کو اسکے حال پر رحم آیا چاہا کہ دعا کرین حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے
کہا کہ یارسول اللہ دس مرتبے بسم اللہ اس مردے کیواسطے پڑھو جو ہین حضرت نے
پڑھنے فی الفور اس مردے پر سے عذاب موقوف ہوا اور حورین اسکی خدمت کو
حاضر ہوئین حورون سے پوچھا کب تک یہان رہوگے عرض کیا صور کے پھونکنے اور
بحر الحیوۃ مین غسل کر کے بہشت کے اندر داخل ہونے تک فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے
کہ سورۂ تبارک الذی عذاب قبر سے بچاتی ہے اپنے پڑھنے والیکو جو کوئی سوتے وقت
ہمیشہ ورد رکھے اور حضرت کا یہی معمول تھا اور فرمایا کہ اذا زلزلت الارض برابر ہے نصف
قران کے اور سورہ اخلاص تین حصے کے برابر اور سورۂ کافرون چوتھائی کے برابر ہے
اور فرمایا جو کوئی پڑھے آخر سورۂ ال عمران کو ان فی خلق السموات والارض سے

آخر تک رات کو اسکو ثواب ہے تمام رات کی عبادت کا اور فرمایا سب چیزون کے واسطے
دلہن ہے اور قرآن کی دلہن سورۂ رحمن ہے ابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کسی نے
سوال کیا حضرت رسالت مآب سے کہ یا رسول اللہ کون سورہ بہت بزرگ ہے قرآن مین
فرمایا آپنے قل ہو اللہ احد اللہ الصمد پھر پوچھا اس نے کون آیت سب سے بزرگ ہے فرمایا آپنے
آیۃ الکرسی پوچھا پھر کون آیت ایسی ہے کہ جسکی خیر اور برکت تمکو اور تمہاری امت کو پہنچی
ہے فرمایا آخر سورۂ بقر کا کیونکہ وہ اللہ تعالی کی رحمت کا خزانہ ہے عرش کے نیچے سے
اسی امت کے واسطے بھیجا ہے اس آیت نے دنیا اور آخرت کی کسی چیز کو نہین چھوڑا اسکو شامل
ہے اور فرمایا کہ آیۃ الکرسی کے درمیان پچاس کلمے ہین ہر ایک کلمے مین پچاس برکت ہے
جو کوئی فرض نماز کے پیچھے آیۃ الکرسی پڑھا کرے پچاس نیکی اللہ تعالی اسکے نامۂ
اعمال مین لکھے اور بہشت مین اُسے داخل کرے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے جو کوئی پڑھے قرآن اور طلب کرے اس سے روزی یعنے
قرآن کو دنیا حاصل کرنے کا وسیلہ بناوے آوے گا وہ قیامت کے دن کلہ خشک یعنے
بہت ذلیل اور بے عزت ہو کر اسکے چہرہ پر مطلق نور نہ ہو گا اب سمجھ لو کہ قرآن شریف کے پڑھنے کا
طریق یہہ ہے کہ باوضو قبلہ رو ہو کر باادب بیٹھے اور قرآن شریف کو اونچے پر رکھے اور باادب تعوذ
کر کے تدبر اور خضوع اور خشوع سے شروع کرے لفظون کو درست پڑھے جہان قصر ہو وہان
قصر اور جہان مد ہو وہان مد اور جہان ادغام ہو وہان ادغام جہان ٹھہراؤ ہو وہان ٹھہرے اسکے
برخلاف کرنا ممنوع ہے سنت بعضے جاہل اسکا ہرگز خیال نہین رکھتے گنہگار ہوتے ہین تدبر کے
معنے دل لگانا اور خوب دھیان کرنا اور خشوع و خضوع کے معنے محبت قلبی اور عاجزی
اور نرمی سے یعنے قرآن شریف کو اخلاص دلی سے پڑھے دنیا کی خواہش اُس سے
نہ رکھے اور ہنسی ٹھٹھا بیہودہ گوئی نالایق حرکات اسوقت نکرے اور اگر معنے قرآن
کی وہ سمجھتا ہے تو جہان بشارت کی آیت ہو خوشی کرے اور جہان وعید ہو ڈرے

اور ہوشیار ہووے رونا قرآن کی تلاوت مین طریق صالحون کا ہے کہ اپنی تقصیرات اور
گناہون کو اور انجام کار کو دھیان کرتے ہین اور اگلون پچھلون کا حال معلوم کرکے کانپ جاتے
ہین اور غمگین ہوتے ہین بزرگون نے فرمایا ہے کہ دل کی صفائی اور درستی کی پانچ چیزین ہین دھیان
لگا کر قرآن پڑھنا شکم خالی رکھنا اپنے اعمال اور خاتمے پر خیال کرکے رونا خصوصاً صبح کو نیک
نیک کارون کی صحبت اختیار کرنی پچھلی رات کو نماز پڑھنی اور جو کوئی عبادت کے کام کرکے دنیا کی
طمع رکھے بے شک لائق عذاب کے ہووے اور جو ترتیب آیات قرآن کی ہے اسکے خلاف اس طرح
کہ ماقبل اور مابعد کو کہ اس آیت سے متعلق ہے چھوڑ کر پڑھنا اور وظیفہ کرنا بدعت ہے باقی کسی
مسئلہ کی دلیل کو پڑھنا یا لکھنا مضایقہ نہین قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا بڑا فائدہ اور ثواب ہے
قرآن کے ایک حرف کا ثواب دوسری دعا اور درود کے سو حرفون کے ثواب سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ جو کوئی قرآن پڑھنے مین مشغول رہ کر ذکر اور سوال سے باز رہیگا مین اسکو وہ ثواب
دونگا جو دعا کرنے والون کو بڑی منت اور عاجزی سے دیتا ہون اللہ تعالیٰ ہمکو اور سب مسلمانون
کو اچھی نعمتون کے حاصل کرنے کی توفیق دے خصوصاً قرآن شریف کی تلاوت مین اخلاص اور محبت سے
مصروف رکھے آمین ثم آمین بحرمت النبی صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ
الطیبین

چودھوان باب ماہ مبارک رمضان کے احوال مین

فرمایا اللہ صاحب نے سورہ بقر کے ساتوین رکوع مین یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ
الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اے ایمان والو حکم ہوا
تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا تم سے اگلون پر شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ اور فرمایا اس آیت کے نیچے
شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ ۵ رمضان کا مہینا

جسمین اترا قرآن ہدایت ہے لوگون کے واسطے حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ
اللہ تعالیٰ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ ؛ ہر ایک عمل آدمیون کا بڑہایا جاتا ہے اس طرح
کہ ایک نیکی کے بدلے ہین دس نیکی کا ثواب دیتے ہین سات سوتک ؛
مگر روزہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اس کا ثواب بیحد اور بے انداز ہے ؛ اگر
اخلاص اور صدق نیت سے بجالاوے ؛ کیونکہ وہ میرے واسطے ہے
اور مین بدلا دون گا اوسکا جو چاہون گا اور جتنا چاہون گا اگرچہ سب عبادتین
اللہ ہی کے واسطے ہین لیکن حق سبحانہ تعالیٰ نے روزے کو اپنے کرم
سے خاص کیا اپنے واسطے اسمین بڑی بزرگی اسکی ہوئی یہہ اس لیئے
کہ اس عبادت مین دکھاوا نہین ہوتا برخلاف اور عبادتون کے اسی واسطے منع ہے
کہ سوا فرض روزے کے نفل روزون کا حال کسی سے ظاہر نکرے اور
فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیان حاصل ہوتی ہین ایک روزہ کھولنے کے وقت
اور دوسری اپنے پروردگار سے آخرت مین ملاقات کرنے کے وقت اور فرمایا کہ روزہ
دار کے منہہ کی بو حق سبحانہ وتعالیٰ کے پاس مشک سے زیادہ خوشبو ہے اور فرمایا
کہ روزہ ڈھال ہے یعنے مومن کو جہنم کی آگ سے بچاویگا اور فرمایا کہ جب کوئی تم مین
روزہ دار ہو تو فحش اور بری بات اپنے منہہ سے نہ نکالے اور نہ چلاوے
نہ جھگڑا مچاوے یہان تک کہ اگر کوئی گالیان دے تو وہ یہی کہے کہ مین روزہ دار
ہون فرض مین زبان سے کہے اور نفل مین دل سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت
کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ
الشَّيٰطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّفُتِحَتْ اَبْوَابُ
الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ

وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ جب پہلی رات رمضان کے
مہینے کی ہوتی ہے جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور قید کئے جاتے ہین بد ذات سرکش
جن اور بند کئے جاتے ہین دروازے جہنم کے پھر کوئی دروازہ اسکا کھلا نہین رہتا اور کھولے
جاتے ہین دروازے بہشت کے پھر کوئی دروازہ اسمین کا بند نہین رہتا پکارتا ہے پکارنیوالا یعنے
فرشتہ اے چاہنے والے نیکی کے آگے بڑھ یہہ تیرا وقت ہے اے چاہنے والے بدی کے باز
رکھ اپنے تئین گناہون سے کہ یہہ توبہ کا اور گناہون سے بچنے کا وقت ہے اور اللہ ہی جہنم
بچانے کا مالک ہے اور یہہ مخلصی جہنم سے ماہ رمضان کی ہر رات کو ہوتی ہے شب قدر پر موقوف
نہین اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ نے کہ آیا رمضان کہ وہ مہینا مبارک ہے فرض کیا اللہ نے تمپر
اسکا روزہ اور اسمین ایک رات ہے کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینے سے جو کوئی اس سے محروم
رہا وہ بہت بڑی نیکیون سے محروم رہا اور فرمایا کہ روزے اور قرآن دونو شفاعت
کرینگے لوگونکی کہے گا روزہ الہی مین نے باز رکھا تھا اسکو کھانے سے اور اسکی خواہش
کی چیزون سے سو قبول کر اسکے حق مین میری شفارس اور کہے گا قرآن کہ مین نیند سے اسکو
باز رکھا تھا یعنے راتون کو سنکے مجھے پڑھتا تھا اپنے آرام کو ترک کرتا تھا سو قبول کر میری شفاعت
پھر قبول ہوگی ان دونون کی شفاعت اور فرمایا جو کوئی روزے کے ایام مین روزہ دار کو کھلا دے
بخشے اللہ تعالی اسکے گناہون کو اور دوزخ سے نکالے اور اسکو ثواب دیگا اس
روزہ دار کے ثواب کے برابر لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم سب ایسے مقدور والے
نہین ہین کہ روزہ دار کو کھلا سکین حضرت نے فرمایا کہ یہی ثواب پاوے گا جو روزہ کھلاوے
کسی شخص کا ایک چلو سے یا ایک خرمے سے یا تھوڑے پانی سے
اور جو پیٹ بھر کر پلاوے گا اسکو پلاوے گا اللہ تعالی میرے حوض سے کہ کبھی
پیاسا نہو وے یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہہ ایسا مہینا ہے کہ پہلے
دس مین اسکے رحمت ہے اور بیچلے دس مین مغفرت اور پچھلے دس مین چھٹکارا

دو فرح سے اور جو کوئی فرصت دے اپنے لونڈی اور غلام کو اس مہینے مین بخشدے
اللہ اسکے گناہ اور بچاوے اُسے جہنم کی آگ سے اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے
سنواری جاتی ہے بہشت شروع سال سے آخر تک جب پہرا تا ہے پہلا دن رمضان کا بہتی ہے
ہوا عرش کے نیچے سے اور لگتی ہے حورون کو کہتی ہین حورین اُس وقت خوش
ہوکر اے پروردگار جلد کردے اپنے بندون سے ہمارے واسطے شوہر کہ ہماری آنکھین اُن سے
ٹھنڈی ہون اور انکی آنکھین ہم سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ شعبان کی آخری تاریخ مین خطبہ پڑہا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے پھر فرمایا اے
مسلمانو بڑے بزرگ مہینے نے تمپر سایہ ڈالا یہہ بڑی برکت کا مہینا ہے اسمین ایکرات
ہے کہ ہزار مہینے سے بہتر اللہ تعالی نے اسکے روزے فرض کئے تمپر اور راتون کو جاگنا
نفل جو کوئی اچھے کامون سے ان دنون حق تعالی کی نزدیکی چاہے گا یعنے اسمین
نفل کی عبادت کریگا تو اسکو اور مہینونکی فرض عبادت کا ثواب ملیگا اور جو کوئی فرض عبادت
اسمین ادا کرے گا وہ اور مہینون مین ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب پاوے گا اور یہہ مہینا
صبر کا ہے یعنے اپنے تئین خواہشونکی چیزون سے بچاوے پھر صبر کی مزدوری بہشت ہے
اور یہہ مہینا سلوک اور مہربانی کا ہے یعنے فقیرون بھوکھون ننگون سے سلوک کرے
اور اسمین مومن کی روزی زیادہ ہوتی ہے عن سھل رض قال قال رسول اللہ صلعم لا یزال
النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ متفق علیہ م کہا سہل رض نے کہ فرمایا رسول علیہ الصلوۃ
والسلام نے ہمیشہ رہین گے لوگ نیکی کے ساتھہ جب تک جلدی کرتے رہین گے
افطار مین عن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم اِذَا اَقْبَلَ
اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ متفق
علیہ م جب آگئے آئی رات یہان سے یعنے مشرق سے سیاہی رات کی ظاہر ہوئی
اور پیچھے ہٹا دن وہان سے یعنے مغرب سے اور ڈوب گیا سورج پس تحقیق روزہ کھولا

روزہ دار نے یعنے بعد غروب ہونے آفتاب کے روزہ کھولے دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونیکی شہروں میں یہی ہے کہ مشرق کی طرف سیاہی بلند ہوئے بیچ آسمان کے پہنچنا سیاہی کا شرط نہیں مسلمان کو یوں نہیں چاہیئے کیوں کہ یہود اور نصارا دیری کرتے ہیں افطار میں یہانتک کہ سیاہی تمام آسمان میں دوڑ جاوے اور مل جاویں آپسمیں تارے سو انکے خلاف میں بگڑ جاتا ہے انکا دستور اور زور پکڑتا ہے دین اسلام اور اس سے ظاہر ہوا کہ دین کی قوت دشمنوں کی مخالفت میں ہی ہوتی ہے چنانچہ ابی ہریرہ رض نے کہا کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاھِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ ہمیشہ دین غالب رہیگا جب تک لوگ شتابی کرینگے روزہ کھولنے میں کیونکہ یہود اور نصارا توقف کرتے ہیں اس میں روایت کی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے م اور انس رض کی روایت سے یہی معلوم ہوا کہ عمل حضرت کا یہی تھا کہ پہلے افطار کرتے تھے پیچھے مغرب کی نماز پڑھتے تھے بزرگوں نے کہا ہے کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ عوام کا ہے وہ کیا ہے ترک کرنا کھانا پینا جماع کا ایک روزہ خواص کا ہر ایک بدن اور حواس کو حرام اور مکروہ چیزوں سے روک رکھنا بلکہ مباح سے بھی کہ جس سے نفس خوب لوٹے اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہے کہ سواے اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کی طرف رخ نکرے پس اسی کی طرف دھیان لگا رکھے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت روزہ دار ایسے ہیں کہ انکو کچھ فایدہ نہیں ہے روزے سے سوا پیاس کے اور بہت رات کے جاگنے والے ایسے ہیں کہ انکو اس وقت کی عبادت سے کچھ حاصل نہیں سواے جاگنے کے یعنے وے اپنی عبادتوں میں انکے ارکان اور اداب کا لحاظ نہیں رکھتے اور نالایق اور نامناسب کام عمل میں لاتے ہیں کہ جس سے روزہ اور نماز کا فائدہ ان کو نہیں ملتا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل روزہ بعد رمضان کے اللہ کے مہینے کا روزہ ہے کہ وہ محرم ہے اور افضل نماز بعد فرض کے تہجد کی نماز ہے کہ اسمیں تکلیف اور محنت بہت ہوتی ہے اور چاہیئے کہ جب کوئی روزہ

رکھے گا یعنے دسوین تاریخ کا رکھے تو ایک روز پہلے یا پیچھے یا آگے اور پیچھے دونو ملا لے اور روزہ
ذی الحجہ کے عرفے کا بھی بہت ثواب رکھتا ہے مگر حج کرنیوالون کو شاید جسمے قوت ہو وہ رکھے کسی نے
سوال کیا دوشنبہ کے روزے سے آپ نے فرمایا کہ اس دن مین پیدا ہوا اور اس دن
مجھہ پر وحی آئی یہہ شکرانہ ہے حضرت کی پیدایش کا اور شریعت کے آنیکا ایوب
انصاری رض سے روایت ہے کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو کوئی رمضان کے روزے
رکھے پھر چھہ روزے شوال کے عید چھوڑ کر تو اسنے گویا تمام برس کے روزے ادا کیئے اور فرمایا
روزہ نہ رکھے کوئی جمعہ کا تنہا مگر ایک روز کے آگے یا پیچھے سے اور ملا لے اور فرمایا جو کوئی ایک
روزہ رکھے حق سبحانہ کی رضامندی کے واسطے ستر برس کو دوزخ سے نجات ملے گی بی بی
عائشہ رض روایت کرتی ہین کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو جناب پیغمبر خدا روزہ رکھا کرتے
تھے اور فرمایا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن اعمال بنی آدم کے جناب باری مین گذرانے
جاتے ہین مین بہت چاہتا ہون کہ روزے کی حالت مین میرے اعمال حضور مین پہنچین
اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابوذر رض کو کہ اگر چاہتے ہو کہ ہر مہینے مین روزہ رکھو تو
تین روز تیرھوین چودھوین پندرھوین رکھا کرو اور بعضے حدیث سے ستائیسوین اور اٹھا
ئیسوین اور انتیسوین بھی ثابت ہوا ہے مگر اگلی تاریخین بہت حدیثون سے ثابت ہین اور فرمایا
کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا بھائی داود علیہ السلام کی سنت
ہے جو کوئی اس ڈھب سے روزہ رکھے بہت ثواب پاوے اور روایت ہے بی بی
حفصہ رض سے کہ چار چیزون کو حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ترک نہین کرتے تھے
ایک روز عاشورے کا اور نو روزے ذی الحجہ کے اور تین دن ہر مہینے مین اور
دو رکعت نماز فجر کی فرض نماز کے پہلے یا اللہ یا کریم تو ہم کو اور جمیع مسلمان مردون اور عورتون
کو توفیق اپنی بندگی کی عنایت فرما اور رمضان شریف کے روزہ دارون مین شمار کر
آمین ثم آمین بحرمت النبی والہ واصحابہ اجمعین

پندرھوان باب حج کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اور اللہ کا حق ہے حج کرنا
بیت اللہ کا آدمیون پر جو کوئی پاوے اس تک راہ اور دوسری جگہہ فرمایا اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ
فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّ
دُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ۔ حج کے مہینے ہین معلوم پھر جسنے لازم کرلیا
ان مہینون مین حج تو بے پردہ ہونا نہین عورتون سے نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا حج مین اور جو کچھہ تم کروگے
نیکی اللہ کو معلوم ہوگی اور خرچ راہ لیا کرو کہ بہتر خرچ راہ ہے گناہون سے بچنا اور مجھہ سے
ڈرتے رہو اے عقل مندو ان آیتون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی پر حج
فرض کیا ہے کہ تمام عمر مین ایک دفعہ اپنے تئین بیت اللہ مین پہنچاوے اور حج
کے ارکان بجالاوے اور منکر اسکا کافر لیکن فقہہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ جب نو
شرطین پائی جاوین تو حج فرض ہوتا ہے عقل بلوغ حریت اسلام سلامتی
بدن کی راہ کی خیر اہل وعیال کے کھانے اور پہننے اور رہنے کے گھر کا مقدور حج سے پھر
آنے تک اپنے کھانے پہننے اور سواری کی قدرت علم حج کا یعنے اتنا جانے کہ حج کرنا مسلمانون
کو فرض ہے اور فرضون کا جاننا ضرور نہین اور عورت کے حق مین محرم کا ہونا اسکے ساتھہ
جوان ہو یا پیر اگر تین دن رات کی راہ سے مکے کا سفر زیادہ ہو اور تین شرطون
سے حج کا ادا کرنا صحیح ہوتا ہے احرام باندھنا اور مکان معین اور وقت معین اور
میقات کا مکان جہان سے احرام باندھتے ہین ساتھہ مقام سے اہل مدینہ اور جو
ادھر سے آوین ذوالحلیفہ ہے اور اہل عراق وخراسان وماوراء النہر کے واسطے ذات
عرق اور اہل شام ومصر وعرب کے واسطے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن اہل یمن کے

واسطے یلملم ہندوستانیون کی بھی یہی میقات ہے اور جو لوگ میقاتون کے درمیان اور مکے
خارج ہین اُن کی میقات حل ہے اور مکیون کی میقات حرم ہے اور رکن یعنے فرض حج مین
دو ہین کھڑا ہونا عرفات مین اگرچہ ایک ساعت ہو اور طواف زیارت اور واجب اسمین
پانچ ہین پھرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور توقف کرنا مزدلفہ مین اور کنکریان پھینکنی قربانی
کے دن اور ایام تشریق مین اور سر منڈانا یا کترانا اور طواف صدر کرنا جسکو طواف وداع
کہتے ہین میقاتون سے باہر رہنے والون کو اور سنتین اسمین طواف قدوم اور رمل یعنے
دوڑکر چلنا کندھون کو ہلاتے اکڑاتے دوڑنا درمیان دو سبز میلون کے جو صفا اور مروہ کے
بیچ مین ہے شب باشی کرنی منا مین قربانی کی راتون کو جانا منا سے عرفات کو آفتاب نکلنے
کے بعد جانا مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے رات رہنا مزدلفہ مین اور ترتیب رکھنا
تین دفعہ کی کنکریون مین اسکے سواے جو ہین آداب حج ہین حج فرض ہوا چھٹے برس
مین ہجرت کے اور بعضے کہتے ہین نوین برس غرض جو کوئی اُس کی شرطون کے
موجود ہوتے حج نہ کرے گا بڑا گنہگار ہوگا عن ابی ہریرۃ رض قال خطبنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا کہا ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے خطبہ سنایا ہم کو رسول علیہ السلام نے پھر فرمایا کہ اے لوگو تحقیق حج
فرض ہوا تم پر سو حج کرو وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای
العمل افضل قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال الجھاد فی سبیل اللہ
قیل ثم ماذا قال حج مبرور متفق علیہ کہا ابو ہریرہ رض نے کہ پوچھے گئے
رسول علیہ السلام کہ کون عمل بہت بہتر ہے فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور اسکے رسول کے
ساتھ پوچھا پھر کونسا فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کی راہ مین پوچھا پھر فرمایا حج مبرور کہتے ہین
کہ حج مبرور وہ ہے کہ جس مین گناہ کے کام نہ کرے اور دکھلانے سنانے کو بھی نہ کرے
صحیح یہی ہے باقی صحیح تر یہہ ہے کہ مراد اس سے وہ حج ہے جو اللہ کے یہان مقبول ہوا

اگرچہ قبول ہونے کا سبب وہی ہو جو اوپر کہا لیکن اللہ تعالی کا فضل وسیع ہے کبھی قبول
کرتا ہے اپنے بندے کے کام کو اور اسکی تقصیرات کو معاف کرتا ہے بعضون نے
کہا ہے کہ حج مبرور وہ ہے کہ جیسا گیا تھا اس سے بہتر پھرے یعنے رغبت رکھے
عاقبت کی اور نفرت رکھے دنیا سے اور پھر گناہ نکرے وَعَنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہُ متفق
علیہ م کہا ابوہریرہ رض نے فرمایا رسول صلعم نے جس نے حج کیا اللہ کے واسطے پھر نہ کیا
رفث اور فسق اور پھر آیا ایسا ہی اسدن کہ جنا اسکی مانے رفث کہتے ہین صحبت
کرنے کو عورت سے یا اس مقدمے کی باتین زبان پر لانی اور بے شرمی کی باتین
اور بد باتین منہہ سے نکالی اور فسق برے کام خلاف شرع کرنے اور قرآن
شریف مین ذکر جدال بھی آیا ہے یعنے اپنے لوگون سے قضیہ فساد مچانا گالی گلوج
کرنا سو یہہ فسق مین آگیا اسواسطے اس حدیث مین ذکر نہین کیا ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اسطرح حج کرے وہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون سے پاک
ہو جاوے عبداللہ ابن عباس رضہ نے کہا کہ حضرت پیغمبر خدا صلعم کی ملاقات ہوئی کہنی
سوارون سے مقام روحا مین جو مدینے سے تین منزل ہے پوچھا آپنے یے کون قوم
ہین قافلے کے لوگون نے کہا مسلمان ہین پھر سوال کیا انھون نے تم کون ہو فرمایا آپ نے
مین رسول ہون اللہ کا اٹھا کر دیکھایا ایک عورت نے ایک چھوٹی لڑکی کو اور سوال کیا کیا
اسکے واسطے حج ہے فرمایا ہان اسکے حج کا ثواب تجھہ کو ملیگا مسلم نے روایت کی
م اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کی عبادت کے کامون کا ثواب
اسکے ماباپ کو ملتا ہے کیونکہ وے اسکی خدمت اور غم خواری اور پرورش
کرتے ہین اور یہہ جب بالغ ہو پھر اس کو حج کرنا چاہئے اسیطرح بندہ جب آزاد ہو مگر فقیر اگر
حج کرے تو مالدار ہونے سے حج کرنا اسپر واجب نہین عبداللہ ابن عباس رضہ نے

کہا سوال کیا ایک عورت نے پیغمبر صلعم سے کہ یا رسول اللہ میرے باپ پر حج واجب ہوا اور وہ بوڑھا ہے ضعیف کہ سوار ہونے کی طاقت نہین رکھتا کیا اسکی طرف سے مین حج کرون فرمایا آپ نے ہان م اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کی طرف سے حج فرض ادا کرنا اگر اسکو ضعف اور ناتوانی ہو درست ہے اور ایک نے پوچھا حضرت سے کہ میرے بہن نے نذر مانی تھی حج کی اور وہ مرگئی حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ کسی کی قرضدار ہوتی تو تو ادا کرتا اسنے کہا البتہ فرمایا کہ اسکو بھی ادا کر یہہ قرض خدا کا ہے یہہ سب قرضون پر بھاری ہے مسئلہ امام ابو حنیفہ رض کے مذہب مین بغیر وصیت اور راہ خرچ دینے کے دوسرے کی طرف سے حج واجب نہین اور امام شافعی رح کے نزدیک یون ہے کہ اگر کوئی مرگیا اور اسپر اللہ تعالی کا حق نماز یا روزہ یا حج باقی ہے تو واجب ہے لوگون پر کہ وصیت اور تقسیم میراث کے پہلے اسکے مال سے انکامون کو انجام کرین مسئلہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک اگر کوئی بغیر ادا کیئے حج فرض کے جو اسپر ہے دوسرے کی طرف سے حج ادا کرے تو درست ہے اور امام شافعی اور امام احمد رح کے نزدیک درست نہین ہے پہلے اپنا حج ادا کرے پھر دوسرے کی طرف سے عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلعم من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا کہا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ فرمایا رسول صلعم نے جو کوئی مقدور رکھتا ہو کھانے کپڑے وغیرہ لوازمہ اور سواری کا اتنا کہ پہنچاوے اسکو اللہ تعالی کے گھر تک اور وہ حج نہ کرے پس یکسان ہے اور یہودی یا نصرانی ہوکر مرنے مین کچھہ فرق نہین روایت کی ترمذی نے م بی بی ام سلمہ رض نے کہا کہ فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے جو شخص احرام باندھے حج کا یا عمرہ کا مسجد اقصی یعنے بیت المقدس سے مسجد الحرام تک بخشدے اللہ تعالی اسکے گناہون کو جو پہلے کیا اس سے

یا جو پیچھے کرے گا م اور ابی امامہ رض نے کہا کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے جو شخص کہ اسکو
مانع نہین کوئی حاجت ظاہری یعنے توشہ اور راحلہ وغیرہ سب موجود ہے یا کسی ظالم نے
اسکو نہین روکا یا کسی بیماری سے وہ عاجز نہین ساتھ اسکے اسنے حج فرض ادا نہین کیا
اور مرگیا پس گویا وہ سوا یہودی یا نصرانی ہوکر روایت کی دارمی نے م عن ابن عباس
رض قال قال رسول اللہ صلعم مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ رواہ ابوداؤد والدارمی جس نے
ارادہ کیا حج کا اور ادا پر قدرت رکھتا ہے تو چاہئے کہ جلدی کرے اس فرصت کو غنیمت
جاننے کیون کہ تاخیر کرنے مین بہت سی آفتین ہین اس سبب سے مسلمان کو لازم ہے
کہ جب کوئی نیک کام کرنیکا ارادہ کرے تو مقدور بھر اسکو جلد اتمام کو پہنچاوے کیون کہ
کل کی خبر کسی شخص کو معلوم نہین فرصت ملے یا نہ ملے خصوصاً مسلمان ہونے اور
توبہ کرنے مین ہرگز توقف نہ کرے عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ
اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ رواہ احمد م فرمایا رسول علیہ السلام نے جب
جب ملاقات کرو تم حاجی سے سلام کرو اسکو اور ہاتھ پکڑو اسکا اور کہو اسکو کہ وہ مغفرت
مانگے تمہارے واسطے اللہ سے پہلے اسکے کہ داخل ہووے اپنے گھر مین کیونکہ
وہ تحقیق بخشا گیا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ کوئی اللہ کی راہ مین گھر سے نکلا اور جبتک
راہ مین ہے گھر کو نہین پہنچا وہ اللہ کی دربار مین معزز اور مغفور ہے پس ایسے شخص کا معاف
مانگنا کسی کے حق مین اور دعا کرنی کسیکے لئے البتہ مقبول ہے عن ابی ھریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلعم مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ
اَجْرَ الْغَازِيْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رواہ البیہقی جو شخص نکلا حج کے ارادے
یا عمرے کے یا جہاد کے پھر مرگیا اسکی راہ مین لکھتا ہے اللہ تعالی اسکے لئے
ثواب جہاد کرنیکا اور حج کرنیکا اور عمرہ کرنیکا م سوا اسکے بجا ہو جو کوئی مقدور رکھتے حج ادا نہ

کرے گا اسکا حال معلوم کر چکے کہ کیسا ہوگا ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہو کہ یہانکی جوتیں اور بے
پروائی اور حیلہ بازی کے عوض مین بری رسوائی اور بدنامی حاصل ہو بلکہ نافرمانون مین شمار
کئے جاؤ یہان تو مسئلے نکال کر اور حیلے ٹھہرا کر بچ رہتے ہو وہان سب حیلہ اور بہانا کھل جائیگا
اور کسیطرح مکر و فریب ہرگز کام نہ آئیگا الٰہی ہمکو اور سب مومنون کو اللہ و رسول کی فرمانبرداری
مین حیلہ بازی سے باز رکھ اور اپنے فضل و کرم سے اسکے عمل کی توفیق نیک بخش آمین بحرمت
سیدنا و شفیعنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ؂

سولھوان باب خاوند اور جوروکے حق کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے پانچوین سیپارے کے تیسرے رکوع مین ؂ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ
بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی
الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا مرد حاکم ہین عورتون
پر اس واسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اس واسطے کہ خرچ کئے انھون نے اپنے
مال پس جو نیک بختین ہین سو حکم بردار ہین نگہداری کرتیان ہین پیٹھ کے پیچھے اللہ کی نگہداری سے
اور جنکی بدخوئی کا ڈر ہو تم کو تو انکو سمجھاؤ اور جدا رہوان سے سوتے مین
اور مارو انکو پھر اگر تمھارے حکم مین آوین تو مت تلاش کرو اُن پر راہ الزام کی یعنے
اللہ تعالیٰ نے مرد کا درجہ بڑا بنایا تو عورت کو تابعداری کرنی چاہئے اگر وہ شرارت کرے
تو مرد پہلے درجے سمجھاوے نہ مانے تو ساتھ سونا ترک کرے مگر رہے ایک ہی گھر
مین پھر نہ مانے تو آخر درجے کو مارے ایسا نہین کہ کوئی عضو ٹوٹ جاوے اسمین
اگر حکم بردار بن جاوے تو اسکی تقصیرون کی تلاش نکرے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ
و آلہ و اصحبہ وسلم نے لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْءَۃَ اَنْ تَسْجُدَ
لِزَوْجِھَا مِنْ عِظَمِ حَقِّہٖ عَلَیْھَا ؂ ترجمہ اگر مین حکم دیتا کسی کو کہ سجدہ کرے تو حکم دیتا

عورت کو تا سجدہ کرے اپنے شوہر کو کیونکہ مرد کا بڑا حق ہے یعنی عورتیں مردونکی ہر صورت تابعدار ہین جیسے تمام عالم کی بنیاد آدمیون کیواسطے ہے اسیطرح خلقت عورتون کی مردون کے واسطے ہوئی ہے کہ لوگ بڑھین دنیا کا انتظام ہووے پس یہ عورتین کھیت ہین مردونکی اللہ تعالیٰ نے فرمایا نِسَاءُکُمْ حَرْثٌ لَکُمْ جس طرح لوگون کے حق مین آیا ہے کہ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّھَاتِکُمْ یعنے بہشت تمہاری ماؤن کے قدمون تلے ہے اور غازیون کے حق مین آیا ہے اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ یعنے بہشت تلوارون کے سایہ تلے ہے اسی طرح عورتون کے حق مین وارد ہوا ہے اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ یعنے جو عورت مرجاوے اور شوہر اسکا اس سے راضی ہو داخل ہوگی وہ جنت مین پس عورت کو ہر حال تعظیم اور اطاعت اپنے شوہر کی لازم ہے اور جن عبادتون سے نفلون کی مردونکو اللہ صاحب کے یہان نزدیکی حاصل ہوتی ہے عورتونکے حق مین اسکا فائدہ دو صورت پر موقوف ہے ایک تو یہہ کہ خوش رکھے شوہر کو اپنی اطاعت سے اور دوسری یہہ کہ پرورش کرے اپنے لڑکون کو اللہ کی رضامندی اور اسکی محبت سے فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقت کی نماز پڑھی ہے رمضان کا روزہ ادا کیا ہے حرام اور بد کامون سے اپنے تئین بچا رکھا ہے شوہر کی فرمانبرداری مین رہی ہے اسکی جگہہ بہشت مین ہوگی جس دروازے سے چاہے جاوے اور فرمایا کہ جب جورو خصم خوش ہوکر ایک جگہہ بیٹھتے ہین اور محبت سے وآپسمین ملتے ہین دس نیکی انکے نامہ اعمال مین لکھی جاتی ہے اور دس بدی وہان سے دھوئی جاتی ہے اور دس درجہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا بڑھتا ہے اور جب وہ غسل کرتے ہین جتنے بال انکے بدن مین اتنی نیکی انکو ملتی ہے اور اسیقدر بدی ان سے دور ہوتی ہے اور جب عورت کو لڑکا پیدا ہونے کے وقت درد ہوتا ہے ہر دفعہ کے بدلے ہزار نیکی اسکو دینگے اور ہزار بدی اس سے دور کرینگے کتابون مین لکھا ہے کہ جب عورتون نے جناب

رسالت مآب کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم
مردون کو بہت سے نیک عملون کے ثواب ملتے ہین جیسے نماز جمعہ و جماعت نماز عید
حضور جنازہ عیادت بیمارون کی حج عمرہ جہاد اور ہم لوگ اس نعمت سے بے نصیب
رہے ہین اسکا کیا سبب آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور دوسری عورتون کو خبر دو کہ تم کو پیدا
کیا اللہ تعالی نے اسواسطے کہ تم اپنے شوہرون کے ساتھ اچھی طرح سے رہو ملاپ رکھو
ہر کام مین انکی رضامندی پر چلنا تمھارے حق مین ان عبادتون کے برابر ہے ان باتون سے
تم کو ویسا ہی ثواب ملیگا اور یہہ بھی لکھا ہے کہ عورتون کے حق مین گھر بار کی خدمت جیسے
کھانا پکانا گھر باہر کے لوگون کو بانٹنا جھاڑو بہارو دینی لڑکون کی خدمت کرنی شوہر کی چیزین
حفاظت سے نگاہ رکھنی چھوٹے بڑون کی خاطرداری کرنی جہاد کا مرتبہ رکھتی ہے بلکہ اس سے
زیادہ کیونکہ جہاد مین آدمی کافرون سے لڑا مارا گیا چھٹی ہوئی اور یہہ عورت رات دن
گھر کی درستی مین تکلیف اٹھاتی ہے اور انواع طرح کے دکھ برداشت کرتی ہے غرض اگر
عورتین سیے کام کرتی ہین لیکن جو نیت انکی یہہ ہو کہ یہہ کام ہم حق سبحانہ تعالی کی
رضامندی کے واسطے کرتی ہین تو سب ولی کا رتبہ پاوین اور حدیث مین آیا ہے کہ عورت
جب حمل سے ہوتی ہے اسوقت سے لڑکے کے دودھ پلانے تک غازیکا ثواب پاتی
ہے اگر اس عرصے مین مرجاوے تو شہادتکا درجہ پاوے معتبر کتابون مین لکھا ہے اِنَّ
اللّٰهَ كَتَبَ الْغَيْرَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَالْجِهَادَ عَلَى الرِّجَالِ فَمَنْ صَبَرَ مِنْهُنَّ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا
كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ جانو کہ غیرت یعنے جہل عورتون مین ذاتی ایک صفت ہوتی
ہے جب مرد دوسری عورت کرتا ہے تو وے جہل کرتی ہین سو اگر کوئی عورت ایسی ہو
کہ دینداری کی روسے خیال کرے کہ مردون کو چار عورتون کا حکم ہے میرے سواتین اور کرسکتا
ہے اسکے سوائے لونڈیان جتنی ہون پس مین اللہ تعالی کے حکم پر کیون جلون اور شکوہ
کرون پھر اسپر شوہر سے راضی رہے اور ہر بات مین حاضر گو دل مین اسکے کچھ

برائی گذرے مگر اسکو کسی طرح پر ظاہر نہ کرے یعنے سوتون سے نہ جھگڑے گا لیان نہ دیے
برا نہ کہے تو ایسی عورت دینداری مین سچی ہے اور حق تعالی اسکو درجہ شہید کا دیتا ہے کیون
کہ یہہ بات ایسی ہے کہ اکثر عورتین اس جلن سے اپنے تئین ہلاکت مین پہنچاتی ہین تو جو عورت
ایسے رنج اور غم کو اپنے اوپر اللہ تعالی کی خوشی کی واسطے اور اسکی تابعداری جانکر قبول
کریگی کیون نہین ایسا درجہ پاویگی پھر جو عورت اس بات مین تحمل اور صبر نہین کرتی اور ہمیشہ
شوہر اور سوتون سے قضیہ جھگڑا رکھتی ہے وہ اس نعمت سے محروم ہے اور دینداری
مین جھوٹی بلکہ شوہر کی ناراضامندی سے حق تعالی کی خفگی مین پڑے گی کیون کہ اسکے
شوہر نے خلاف حکم شرع کے وہ کام نہین کیا باقی رہی یہہ بات کہ اگر وہ مرد موافق حکم
شرع کے دینے لینے کھانے پینے شب باشی مین برابری نرکھیگا تو حق سبحانہ تعالی کے
دربار مین پکڑا جائیگا مدینے کی ایک عورت نے حضرت سے پوچھا کہ شوہر کا حق مجھہ پر کیا ہے
حضرت نے فرمایا کہ شوہر کے بدن سے پیپ لہو بہتا ہو تو اسکو بے کراہیت اپنی زبان سے
چاٹ کے صاف کرے تو بھی تجھہ سے حق شوہر کا ادا نہو کتابون مین لکھا ہے کہ عورت پر
شوہر کے دس حق ہین پہلا یہہ کہ جب مرد خواہش کرے حاضر ہو اگر عذر شرعی نہو دوسرا
یہہ کہ شوہر کے گھر سے بے حکم اسکے کسیکو کچھہ چیز نہ دے اگر دیگی تو شوہر ثواب پاویگا
اور یہہ عذاب تیسرا یہہ کہ بدون اذن شوہر کے نفل کا روزہ نرکھے چوتھا یہہ کہ بدون
اجازت شوہر کے گھر سے کہین باہر نہ جاوے پانچوان یہہ کہ شوہر کا عیب اپنے لوگون
پاس ظاہر نکرے چھٹا یہہ کہ جو چیز ضرور ہے اسکے سوا شوہر سے نہ مانگے ساتوان یہہ
کہ شوہر کی خوشی سے خوشی کرے اور اسکے غم سے غمگین رہے آٹھوان یہہ کہ شوہر کو کسی
بات مین شرمندہ نکرے غیرت نہ دلاوے نوان یہہ کہ اپنے تئین ہمیشہ بناؤ سے
رکھے اور جو حرکت شوہر کو پسند نہ آوے اس سے باز رہے دسوان یہہ کہ اپنے
لڑکون کو بددعا نہ کرے پس جو عورت اپنی شرارت اور مکر اپن سے ان باتون کو

اپنی خاطر میں نہ لاوے حق تعالی کی لعنت اور غضب میں گرفتار ہووے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے کہ عورت سے قیامت کے دن نماز کے بعد شوہر کے حق کی پرسش ہوگی
نقل ہے کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں ایک عورت اپنی ما اور اپنے شوہر کو
چھوڑکر مر گئی ایک دن اسکی مانے خواب میں دیکھا کہ بیٹی کے سر پر آگ جلتی ہے سخت
عذاب میں گرفتار ہوئی ہے ناک اور منہہ سے اسکے لہو ٹپکتا ہے دونو ہاتھ سر پر بندھے
ہیں پاؤں میں آتشی بیڑیاں پڑی ہیں سانپ چھاتی سے لٹک رہا ہے یہہ حالت دیکھکر
مانے پوچھا اے بیٹی تیرا حال یہہ کیونکر ہوا اسنے بیان کیا اے ما آگ جو میرے سر پر جلتی
ہے تو اسکا عوض ہے کہ میں اپنے خاوند کا عیب دوسروں سے ظاہر کرتی تھی اور
ہاتھ میرے سر پر جو بندھے ہیں یہہ اسکا بدلا ہے کہ میں بے اذن شوہر کے گھر کی چیز دوسروں کو
دیتی تھی اور سانپ جو چھاتی پر چڑھا کاٹتا ہے یہہ اسکا عوض ہے جو بے حکم خاوند کے دوسرے کے
لڑکوں کو اپنا دودھ پلاتی تھی اور منہہ اور ناک سے جو لہو بہتا ہے یہہ اسکا بدلا ہے
کہ شوہر کو گالیاں دیتی اور کوستی تھی اور پاؤں میں جو آگ کی بیڑیاں پڑی ہیں یہہ اسکا
عوض ہے جو بے اجازت خاوند کے گھر سے باہر پاؤں نکالتی تھی اے ماں جانی میرے
دکھ پر رحم کر اسوقت میرے کام آ شاید اللہ تعالی اپنے غضب سے مجھکو خلاصی دے اب
تو جا اور میری طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی جناب میں سلام عرض کر کے
یہہ حال میرا ظاہر کر کہ وے میرے شوہر کو بلا کے سمجھاویں اور میری تقصیریں اس سے
معاف کرواویں جب صبح ہوئی اسکی ما روتی کلپتی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی
بہت عاجزی اور بیکسی کے ساتھ بیٹی کے طرف سے سلام اور وہ پیام عرض کیا
حضرت نے اسکے شوہر کو بلایا اور فرمایا اے فلانے میری خاطر سے اپنی جورو کی تقصیریں
معاف کر اس بیچاری کو غم اور الم سے نجات دے اسنے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر
اس سے راضی ہوں اسنے مجھہ کو بہت جلایا ہے اور دکھ دیا ہے حضرت نے فرمایا اللہ تعالی

رحیم ہے رحم کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے جو تو اسپر رحم کریگا اللہ تعالی تجھہ پر رحیم
فرماویگا عرض کیا بہت بہتر آپ کا کہنا میری انکھون پر ہے مین نے معاف کیا اسکی تقصیرون کو
درگذرا رات کو بیٹی نے ما کو پہر خواب دکھایا کیا دیکھتی ہے کہ بیٹی بہشت مین داخل
ہوئی ہے وہان کے زیور اور لباس سے سنواری گئی ہے مانے پوچھا کہہ دلاری
اب یہہ درجہ تجھہ کو کیونکر ملا اسنے جواب دیا میرے شوہر نے مجھہ کو معاف کیا حق تعالی نے
عذاب سے خلاص فرمایا اے ما میرے حال کی خبر دنیا کی عورتون کو دیجو کہ سمجھہ بوجھہ کو چلین
اپنے اپنے خاوند کی رضامندی اور تابعداری مین قصور نہ کرین تو اللہ کے عذاب سے بچین
اور کتابون مین لکھا ہے کہ عورت کے حق بھی انکے شوہرون پر ہین پہلا یہہ کہ عورت کو پردے
مین رکھے ایسا حکم نکرے جسمین اسکو باہر جانا پڑے دوسرا یہہ کہ شریعت کی راہ
بتاوے وضو نماز روزہ حج زکوۃ حیض ونفاس کے احکام سکھاوے اور جو باتین اس کے
دین کے کام کی ہون بتلادے جو نہ سیکھے تو بھلے نرمی سے سمجھاوے اسمین بھی درست
نہو تو ساتھہ سونا ترک کرے اسمین بھی نہ مانے تو مارے اسمین بھی راہ پر نہ آوے
تو طلاق دے تیسرا یہہ کہ حلال کی کمائی اپنے مقدور کے موافق اسے کھلاوے پلاوے
پہناوے کیونکہ جو گوشت حرام کی کمائی سے بڑھتا ہے دوزخ مین جلایا جاتا ہے چوتھا یہہ کہ
اگر نا موافقت ہو تو اسکو خوشی سے چھوڑدے لٹکا نرکھے پانچوان یہہ کہ اسکی رات کے
سونے کا گھر علاحدہ مقرر کرے چھٹا یہہ کہ جن عورتون نے اپنے ما باپ سے بہت سا
جہیز پایا ہے اسکا کچھہ ذکر نکرے اسکا طعنہ نہ دے ساتوان یہہ کہ اگر ایک جورو دولتمند
ہو اور ایک فقیر تو دونو کی خاطرداری برابر کرے آٹھوان یہہ کہ عورت کو گالیان نہ دے
نوان یہہ کہ عورت کے ما باپ بھائیون کے ساتھہ ہوسکے تو احسان کرے دسوان یہہ کہ
عورتون کو اکثر اللہ تعالی کی عبادت اور اچھی خصلتون کی نصیحت کرے گیارھوان
یہہ کہ جب سفر سے آوے تو کچھہ سوغات اسکے واسطے لاوے حدیث مین آیا ہے کہ

حضرت کے وقت مین کسی نے اپنی جوروسے کہا کہ جب تک مین باہرسے نہ آون تو بالا
خانے سے ہرگز نیچے نہ اترئیو اور باپ اس عورت کا نیچے کے مکان مین رہتا تھا بیمار ہوا
اس نے حضرت سے پچھوا بھیجا کہ مین باپ کے دیکھنے کو نیچے جاؤن حضرت نے فرمایا کہ اپنے
خاوند کے حکم پر قایم رہ جب وہ مرگیا عورت نے پھر نیچے آنیکے لئے حضرت سے اجازت
چاہی آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کے حکم کو بجالا غرض کہ باپ کو لوگون نے دفن کیا پر وہ
عورت نیچے نہ اتری حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ قَدْ غَفَرَ
لِاَبِیْھَا بِطَاعَتِھَا لِزَوْجِھَا یعنے بیشک اللہ تعالیٰ نے بخشدیا اس عورت کے باپ کو
اس سبب سے جو اسنے اپنے شوہر کی تابعداری کی عن جابر رض قال قال رسول اللہ صلعم
ثَلٰثٌ لَا یُقْبَلُ لَھُمْ صَلوٰۃٌ وَلَا یَصْعَدُ لَھُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلیٰ مَوَالِیْہِ
فَیَضَعَ یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَالْمَرْاَۃُ تَسَاخِطُ عَلَیْھَا زَوْجُھَا وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ۔
رواہ البیھقی کہا جابر رض نے کہ فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین شخص ہین کہ انکی
نماز قبول نہین ہوتی ہے یعنے اسپر ثواب تمام نہین ہوتا اگرچہ ذمہ چھوٹتا ہے اور نہین
بلند ہوتی ہے انکے واسطے نیکی بھلا بندہ بھگوڑا جب تک کہ پھر آوے اپنے خاوندونکی
طرف اور رکھے اپنے ہاتھ ان کے تصون مین یعنے اپنے تئین ان کے اختیار مین دے دوسری
وہ عورت جسپر غصہ ہوا اسکا شوہر تیسرا متوالا بیہوش جب تک ہوش مین
آوے جب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسونکی نماز کا ثواب کامل نہین ہوتا تو سمجھا
گیا کہ کوئی نیکی انکی جب تک اپنے قصور سے توبہ نکرین مقبول نہین ہوتا الٰہی
ہمکو اور سب مردون کو اور عورتون کو ہدایت کر اور توفیق دے جو اللہ اور رسول کے
حکم کے موافق چال چلین شرع کے احکام پر قایم رہین جوروین خاوندونکی دوستی
اور محبت سے تابعدار ہوکر اسمین گذران کرین مرد عورتون پر شفیق اور مہربان رہین
انکی برائی کی تلاش نہ کرین آمین یارب العالمین بحرمت النبی وآلہ واصحابہ اجمعین

ستر ہوان باب جھوٹھ اور کذب کی برائی کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے چودہوین سیپارے کے بیسوین رکوع مین ۞ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ
الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۞ ترجمہ
جھوٹھ بناتے وے ہین جن کو یقین نہین اللہ کی باتون پر اور وہی لوگ ہین جھوٹے عبد اللہ بن
مسعود رض روایت کرتے ہین کہ فرمایا صلعم نے عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ
اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی
یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ
الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ
عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا ۞ لازم کرو اپنے اوپر سچ کہنے کو کیونکہ سچ کہنا راہ دکھاتا ہے یعنی
پہنچاتا ہے نیکی کیطرف اور بیشک نیکی پہنچاتی ہے بہشت کیطرف اور ہمیشہ آدمی سچ کہتے
کہتے پہنچ جاتا ہے سچائی کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ آدمی اللہ تعالے کے دربار مین سچا
اور بچاؤ اپنے تئین جھوٹھ کہنے سے کیونکہ جھوٹھ کہنا راہ دکھاتا ہے یعنی پہنچاتا ہے
بدکاری کی طرف اور بیشک بدکاری پہنچاتی ہے دوزخ کی طرف اور ہمیشہ آدمی جھوٹھ کہتے کہتے پہنچ جاتا
جھوٹھ کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ خدا تعالے کی درگاہ مین جھوٹھا اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سچ نیک عمل ہے کہ اسکی خوبی بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا مین عزت دیتی ہے اور آخرت
مین بھی کام آتی ہے اور جھوٹھ بہت برا کام ہے کہ اسکی برائی بڑھتے بڑھتے آدمیکو
دنیا مین بے اعتبار اور بے حرمت کرتی ہے اور آخرت کے وقت بھی عذاب شدید
مین ڈالتی ہے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جھوٹھ کہنا تین جگہہ مصلحتاً جائز ہے ایک
اپنی عورت سے کیونکہ عورتین کم عقل تھوڑی بات مین بدگمان ہو جاتی ہین انکی
تسلی کیواسطے مضایقہ نہین دوسری لڑائی مین داؤگھات کو تیسرے دو آدمیونکے
بیچ ملاپ کر دینے کو اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جب جھوٹھ بولتا ہے بندہ جدا

ہوتا ہے اس سے فرشتہ ایک کوس اس کے منہہ کی بدبو کے سبب جو پیدا ہوتی جھوٹھ
بولنے سے عبادہ بن صامت رض روایت کرتے ہین کہ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے عہد پیمان
کرو مجھ سے چھہ چیز کا اقرار کرتا ہون اور ضامن ہوتا ہون تمھارے واسطے بہشت کا اوّل
یہہ کہ سچ کہا کرو جب کچھہ بات کہو یا کوئی خبر دو دوسری یہہ کہ پورا کرو جب کسی سے وعدہ
کرو تیسری یہہ کہ امانت مین خیانت نکرو جب تمکو کوئی امین کرے چوتھی یہہ کہ چھپائے رہو
اپنی ستر کو کہ کھل نہ جاوے پانچوین یہہ کہ نیچے رکھو اپنی آنکھین اُن چیزون سے جنکا دیکھنا
درست نہین یعنے پرائی حرمت پر نگاہ نہ ڈالو چھٹی یہہ کہ بچا رکھو اپنے ہاتھونکو بدحرکتون سے
یعنے ظلم کرنا یا حرام کھانا اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے جب اُٹھتا ہے آدمی صبح کو
اسکے بدن کے ہر ایک جوڑ زبان کی منت اور عاجزی کرتے ہین پھر کہتے ہین کہ اے بھائی
خدا سے ڈرو اور اپنے تئین بچا رکھیو کہ تمھارے بچاؤ سے ہم سبکا بچاؤ ہے اسلیئے کہ
ہم تمھارے تابعدار ہین اگر تم نیک اور سیدھی راہ پر چلوگے تو ہم بچے رہین گے اور جو تم ٹیڑھی
اور بُری راہ اختیار کروگے تو ہم مارے پڑینگے عقبہ بن عامر رض کہتے ہین کہ سوال کیا مین نے
حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے کہ دنیا اور آخرت کی نجات کس چیز سے ملتی ہے فرمایا
کہ اپنے اختیار مین رکھہ اپنی زبان کو نہ بول کوئی بات مگر جو تیرے حق مین فائدہ کرے
اور بیٹھہ رہ اپنے گھر یعنے عبادت کو ادھر اُدھر بے فائدہ نہ پھرا اور رویا کر اپنے گناہون پر
پھر معاف مانگ اللہ سے حضرت عمر بن خطاب رض یون فرماتے ہین کہ جو آدمی بیہودہ
بہت باتین بولتا ہے اسکی شرم کم ہوتی ہے اور جسکی شرم کم ہوتی ہے اس کے
دل مین سیاہی آتی ہے معاذ رض نے حضرت کی خدمت مین عرض کی مجھے نصیحت
کیجئے آپ نے اشارا کیا زبان کی طرف کہ اسکو خوب سنبھالے رہو پھر عرض کیا
اور کچھہ فرمایا کہ اسکے برابر بری چیز دوزخ مین لیجانے والی کوئی نہین ہے عن ابی ذر
رض عن النبی صلعم قال ثلثة لا یکلمهم الله یوم القیامة ولا ینظر الیهم ولا

يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ قَالَ اَبُوذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ
اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ رواه مسلم فرمایا رسول
علیہ السلام نے تین شخص ہین کہ کلام نکریگا اللہ تعالیٰ انکے ساتھ قیامت مین اور نہ دیکھیگا
نظر رحمت سے انکی طرف اور پاک نکریگا انکو گناہون سے اور انکے لیئے دکھہ کا عذاب ہے
کہا ابوذر نے ناامید ہوئے اور نقصان مین پڑ گئے وے پوچھا کون ہین یے لوگ یا رسول اللہ
فرمایا آپنے لٹکانیوالے ازار کے یعنے جسنے پائجامہ یا اور کوئی کپڑا ناز اور تکبر کی راہ سے نیچے
شرع کی حد سے زیادہ کیا حد اسکی آدھی پنڈلی ہے اور ٹخنون کے اوپر تک بھی رخصت ہے اور جو شخص
کچھہ دیکر کسی کو احسان جتاوے اور جو شخص کہ بیچتا ہے اور قیمتی کرتا ہے اپنے مال کو جھوٹھی قسم
کھا کے حدیث مین آیا ہے کہ ایکروز حضرت نے عورتون کو جمع دیکھا فرمایا یے لوگ اکثر
دوزخی ہونگے کسی نے پوچھا کیا سبب حضرت نے فرمایا کہ زبان کے سبب کیونکہ انکی زبان سے
ہمیشہ گالی بددعا شوہر اور گھر اور لوگون کے حق مین نکلتی ہے اس بری عادت کے سبب
اللہ کے غضب مین پڑتے ہین اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ معراج کی رات کو ایک
قوم کو مین نے دیکھا کہ منہہ انکا سور کی طرح اور زبان کو گردن کی طرف سے کھینچ کر نکالا ہے
اوپر سے آگ کے کوڑا نپر مار رہے ہین جبرئیل سے مین نے پوچھا یے کون لوگ ہین
کیا تقصیر کی ہے جو ایسے بڑے عذاب مین گرفتار ہوئے ہین جبرئیل علیہ السلام نے
کہا یا رسول اللہ یہ وے لوگ ہین جو لوگونکے حق تلفی اور اپنے فائدہ کے واسطے جھوٹھی
گواہی دیتے تھے وہین کھوکے دنیا حاصل کرتے تھے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
کہ منافق کی تین علامت ہے جسمین یے باتین پاؤ اسے پہچان لو اول یہہ کہ جب
بات کہتا ہے جھوٹھ کہتا ہے دوسری یہہ کہ جب کسی سے وعدہ کرتا ہے خلاف
کرتا ہے تیسری یہہ کہ جب کوئی اسکے پاس اپنی امانت رکھے مقرر خیانت کرے
غرض جھوٹھ بہت بد ہے کہ اکثر آدمی بڑی حیرانی مین پڑتا ہے اور سخت مصیبت

مین گرفتار ہوتا ہے الٰہی ہم کو اور سب مسلمانون کو ایسی بری خصلتون سے محفوظ رکھیو حضرت نبی صاحب اور انکی آل ور اصحاب پاک کی عزت سے یا رب العالمین

اٹھارھوان باب غیبت اور چغلی کرنیکی برائیکے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے چھبیسوین سیپارے کے چودھوین رکوع مین وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ اور کسی کے بھید کی تلاش کرو اور بد نکہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہے تم مین سے کسی کو کہاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن کرو تم اس سے ابوہریرہ رض نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ فرمایا لوگون سے کہ تم جانتے ہو کیا ہے غیبت لوگون نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ واقف ہین فرمایا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کے غیب کا ذکر کرے اور وہ بات ایسی ہو کہ اگر وہ شخص جسکا عیب بیان کیا سنے تو ناخوش ہو لوگون نے پوچھا کہ اگر وہ عیب فی الحقیقت اسکی ذات مین ہو تو بھی غیبت ہے حضرت نے فرمایا البتہ اسیکو غیبت کہتے ہین کہ وہ عیب سچ ہے اگر وہ عیب اسمین نہین ہے تو تونے اسپر افترا کیا یعنے طوفان باندھا یہہ دوسرا گناہ ہوا حذیفہ رض نے جو پیغمبر خدا کے بھیدون سے واقف تھے نقل کی کہ مین نے حضرت پیغمبر صاحب سے سنا کہ فرماتے تھے کہ داخل نہین ہوتا ہے بہشت مین لتراچغل خور یعنے جو کوئی ایک جگہہ کی بات دوسری جگہہ پہنچاتا ہے اگرچہ وہ بات سچی ہو جب وہ جانتا ہے کہ ایسی باتون سے لوگون کے درمیان فساد ہوگا قضیہ لگیگا اور پھر وہ کام کرتا ہے بڑا گنہگار ہوا اور پکا لترا بنا البتہ ایسا شخص مرد ہو یا عورت بہشت مین جانیکے لایق نہین اور

فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ جو کسی کی غیبت کریگا وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا
اور غیبت کرنیوالے کی نیکیان اُسکے نامہ اعمال مین جسکی غیبت ہوئی لکھی جاتی ہین قیامت
کے دن وہ نامہ اُسکے ہاتھون مین اسکے دیا جاویگا وہ دیکھکر تعجب کریگا کہ مین نے تو یہہ نیکیان نہین
کین کیونکر میرے نامے مین یہہ لکھین فرشتے کہین گے جن لوگون نے تیرا عیب دنیا مین ظاہر کیا
تھا اللہ تعالے نے اُنکی نیکیان لیکر تیرے نامے مین لکھوادین بے کمائی یہہ دولت
تجھکو ملی اِس سے چھپی گئی سفیان بن عبداللہ ثقفی روایت کرتے ہین سوال کیا مین نے پیغمبر
صاحب سے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت بدتر ہے کہ جس سے مین ڈرا کرون حضرت نے اس سوال کے
جواب مین پکڑلی اپنی زبان اور فرمایا یہہ سب سے بدتر ہے جس سے انسان کو ڈرنا لازم ہے کیونکہ
اکثر برائیان اسی سے پیدا ہوتی ہین اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی عزت کھونے کو اسپر طعنہ مارتا ہے
بدنام کرتا ہے اور جو کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے یعنے اسکو ایسی بد دعا دیتا ہے کہ اللہ کی رحمت سے
وہ دور ہووے اور جو کوئی سخت گالیان دیتا ہے بری باتین سناتا ہے
اور جو کوئی بے حیائی اور بیہودگی کے کلام زبان سے نکالا کرتا ہے وہ مسلمان نہین کیونکہ
کہ ایسی خصلتین مسلمانون مین نہین ہوتین اور فرمایا کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے چڑھہ
جاتی ہے وہ آسمان پر پھر بند پاتی ہے دروازے اسکے پھر اترتی ہے نیچے بند پاتی ہے
دروازے زمین کے پھر دہنے بائین چلتی ہے جب نہین پاتی کہین گھسنے کی جگہہ اور رہنے
کا مقام پھر پلٹتی ہے جسپر بھیجی گئی اگر وہ قابل تھا لعنت کے تو پڑتی ہے اسکی طرف جس نے
زبان سے نکالی تھی پس مسلمان کو چاہئے کہ جب تک کوئی شخص ایسا معلوم نہ ہو
کہ وہ بے شبہہ لعنتی ہوچکا اور خاتمہ اسکا کفر پر ہوا تب تک یہہ حرف اسکے حق مین
نہ نکالے باقی جائز ہے لعنت کتنون پر انکی صفت کے سبب کافرون پر یہود و نصارا پر
شراب پینے والون پر ظالمون پر چورون پر تصویر بنانیوالون پر سود کھانے والون پر اور
کھلانیوالون اور گواہون پر اور اسکے تمسک لکھنے والون پر اور جو مرد ہوکر اپنی صورت اور

وضع رنڈیون کی کرے اور عورت ہو کر مردون کی صورت اور وضع بناوے اور جو بال
مین چٹلا وین اور جو چٹلا چاہین اور جو گدنا دلواوین اور محلل یعنے حلال کردینے والا اپنی
زوجہ کو پہلے زوج کیواسطے اور محلل لہ وہ کہ جسکے واسطے حلال کیا گیا انکے سوا اور بھی مین
الہی ہم کو اور سب مومنون کو ایسی بری خصلتون سے اپنی پناہ مین رکھ آمین یا رب العالمین

انیسوان باب حسد اور دشمنی اور دکھاوے کو عبادت کرنیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے سورہ فلق مین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یعنے کہدے اے
رسول پناہ چاہتا ہون مین حسد کرنیوالے کی بدی سے جب وہ حسد کرے حسد کرنیوالا وہی ہے
جو کسی کی اچھی چیز برداو کرے عداوت سے چاہے کہ یہہ چیز اسکی جاتی رہے ایسا شخص
بہت برا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوہ والسلام نے
اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ترجمہ الگ
رکھو اپنے تئین حسد سے کیونکہ حسد کھاتا ہے یعنے دور کرتا ہے نیکیون کو جیسا کھاتی ہے
یعنے جلاتی ہے آگ لکڑونکو اور معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ دس چیزین ہین کہ جن سے دس
آدمی اللہ تعالی کے غضب مین گرفتار ہوتے ہین بخل کے سبب مالدار طمع کے سبب عالم
بیحیائی کے سبب عورتین دنیا طلبی کے سبب بوڑھے کاہلی کے سبب جوان ظلم
کے سبب بادشاہ حسد کے سبب فقیر نامردی کے سبب غازی غرور و برائی کے سبب
عابد دکھلاوے کے کام کے سبب بہت سے آدمی ابوہریرہ رض روایت کرتے ہین کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلعم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا
تَحَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا
وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا دور رکھو اپنے تئین بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی کرنی کسی پر
عیب کی بات ہے اور کھوج مین نہ پڑو ہو گا نہ لگو اور ضد سے مول نہ بڑہاؤ یا کسی کو نہ بہکاؤ
اور برائی نہ چاہو اور دشمنی نہ کرو اور پیٹھ پیچھے بد نہ کہو یا دوستی سے ہاتھہ نہ اٹھاؤ اور دنیا کی طمع مین

بہت لگے نہ رہو رہو اللہ کے نزدیک آپسمین بھائی بنکر عدی بن حاتم رض رسول علیہ السلام
سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے دن اللہ تعالی حکم کریگا کہ فلانی قوم کو بہشت مین لیجاؤ جب
فرشتے انکو لیکر بہشت کے نزدیک پہنچینگے جہان سے بہشت کی بو آنے لگیگی اور محل و مکان انکے
نظر پڑینگے اسدم آواز آویگی کہ ان لوگون کو دوزخمین داخل کرو انکا کچھ علاقہ بہشت مین نہ
نہین یہہ خبر سنکر ان لوگون پر عجب طرح کی حالت گذریگی کہ مارے غم اور غصے کے قریب
ہلاکت کے پہنچ جائینگے آہ فریاد کرینگے واد بیداد مچاوینگے پھر عرض کرینگے خداوندا
اگر ہمکو دوزخ ہی مین ڈالنا تھا تو پہلے بہشت کو کیون دکھلایا اسکی نعمتون سے کیون آگاہ
فرمایا دکھلانا کچھ اور دینا کچھ اور یہہ کیا معاملہ ہے حق سبحانہ تعالی جواب دیگا کہ اسدن
کو یاد کرو کہ دنیا مین لوگونکی خاطر سے دکھلانے کو عبادت کرتے تھے میرے خوف سے
جو تمھارا خالق تھا کبھی نہ کیا لوگونکی خاطر ہر کام مین منظور رکھتے تھے ہمارا حکم خاطر مین
ہرگز نہ لاتے لوگون سے شرماکر بعضے کام ترک کرتے میری قہاری و جباری کے ڈر سے
ہرگز نہ چھوڑتے خلوت مین مجھے غائب جانکر اور طرح کے کام کرتے اور برابر لوگون کے
روبرو اور طرح کے کام عمل مین لاتے اب اس فریب کی یہی سزا ہے کہ تمکو یہان
فریب دیا گیا جسمین دکھہ پر دکھہ تمپر زیادہ ہو اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی کچھ عبادت
دکھاوے کو کرتا ہے وہ عبادت اسکی حق تعالی کے دربار مین قبول نہین ہوتی
مثل اسکی ایسی ہے جیسے ہنگ جگنی کا کیڑا ذرا روشن ہوا اور پھر وہین بجھہ گیا
روشنی اسکی قائم نہین رہتی اور قرار نہین پکڑتی ایک تماشا ہے کہ لڑکے اس سے
اپنا جی خوش کر لیتے ہین اور فرمایا بہت لوگون کی نماز انکو فایدہ نہ دیگی جو دکھانے کو
پڑھتے ہین اور دل مین کچھ شوق نہین رکھتے وہ نماز کیسی ہے جسطرح کوئی کنکر
پتھر بھر کر اپنی گود مین بازار جاوے لوگ جانین کہ مال ہے پر اس سے سودا
مول نہین لے سکتا کچھ فایدہ نہین اٹھا سکتا صرف اتنا فایدہ ہوا کہ لوگونکی

نظروں میں مالدار ٹھہرا پر حقیقت میں کچھ نہیں اور فرمایا کہ پچھلے زمانہ میں لوگ ہونگے
کہ اپنے دین کو دنیا کے واسطے بیچیں گے زبان ان کی شکر سے بھی بہت میٹھی دل میں
ان کے اندھیری رات سے بھی زیادہ تاریکی نماز روزہ حج سخاوت تعلیم وعظ
کرینگے اسواسطے کہ لوگ نمازی روزہ دار حاجی سخی عالم واعظ کہیں بزرگی
کریں تعظیم تواضع خدمت بجالاویں کھانے پہننے کی خبر لیں جیسا اس زمانے میں بعضے
لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا ہے ان کی عبادت کو جسوقت فرشتے آسمان پر
لیجاتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ایسی عبادت جسمیں اخلاص اور محبت نہو ہم کو پسند
نہیں اس دکھاوے کی عبادت کو یہاں سے نکالو دور کرو فرشتے اسکو لاکر اس
شخص کے سر پر مارتے ہیں پھر اسکو دوزخیوں کے دفترخانے میں جسکا نام سجین ہے
داخل کرتے ہیں اور جو کوئی تھوڑی عبادت اخلاص اور محبت سے اچھی طرح ٹھیک
کرکے دھیان لگا کر ادا کرتا ہے فرشتے اسے آسمان پر لیجاتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے
اسکو اور زیادہ کرو بڑھاؤ کہ میرے بندے نے بڑے اخلاص سے اسکو ادا کیا ہے دلیل
اسکی آیت قرآن مجید کی وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا
عَظِيمًا اور اگر نیکی ہو تو اسکو دونا کرے اور دیوے اپنے پاس سے بڑا ثواب عن ابی
ہریرۃ رضی قال قال رسول اللہ صلعم ان اول الناس يقضى عليه يوم القيامة منه رجل
اُستشهد فاتي به فعرفه نعمه فعرفها فقال فما عملت فيها قال قاتلت فيك
حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان يقال جرئ فقد قيل ثم امر به
فسحب على وجهه حتى القى في النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القرآن و
اتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت
فيك القرآن قال كذبت لكنك تعلمت العلم ليقال انك عالم وقرأت القرآن ليقال
هو قارئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القى في النار ورجل وسع الله عليه واعطاه

مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ رواہ مسلم تحقیق کہ بغیر اخلاص کے جنھون نے عمل کیا تھا انمین کا پہلا آدمی جسپر حکم جاری ہوگا قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ مارا گیا اللہ کی راہ مین پس لاوینگے اسکو حساب کے واسطے دربار مین اللہ تعالی کے پہر بتلاوے گا اللہ تعالی اسکو اپنی نعمتون کو جو اسے دی تہین سو وہ سمجھہ جاویگا اس نعمت کو یعنے اقرار کریگا اسپر پس کہے گا اللہ تعالی کہہ کیا عمل کیا تو نے اس نعمت کے سبب یعنے اس نعمت کا شکر کیونکر بجالایا بولے گا وہ شخص لڑا مین کافرون سے تیری راہ مین یہانتک کہ شہید ہوا فرماویگا اللہ تعالی جہوٹ کہتا ہے تو یعنے نہین لڑا تو جہت میری رضامندی پر بلکہ لڑا تو اس لیے کہ کہین تجھہ کو لوگ جوانمرد بہادر سو تو کہا گیا یعنے دنیا مین لوگ تجھہ کو کہہ چکے اسکی مزدوری تجھہ کو ملی تیرے دل کو خوشی حاصل ہو چکی پہر حکم ہوگا کہ گھسیٹین اسکو اوندہے منہہ یہانتک کہ ڈالا جاویگا جہنم مین دوسرا شخص وہ کہ جسنے سیکہا علم اور سکہایا اسکو اور پڑہا قرآن پس لاوینگے اسکو دربار مین پہر بتاویگا اللہ تعالی اُسے اپنی نعمتون کو سو اقرار کرے گا وہ اسکا فرماویگا اللہ تعالی کیا کام کیا تو نے اسکے یعنے کیونکر ان نعمتون کی شکرگذاری کی کہے گا وہ شخص سیکہا مین علم اور سکہایا مین نے اورون کو اور پڑہا مین قرآن تیری راہ مین پہ فرماویگا اللہ تعالی جہوٹہا ہے تو یعنے یہہ کام تو نے اخلاص کے ساتھہ میرے خوشی کو نہین کیا لیکن سکہایا تو نے علم اسیواسطے کہ لوگ تجھہ کو عالم کہین اور پڑہا تو نے قرآن اسلیئے کہ تو لوگون مین قاری مشہور ہووے یعنے ان کامون کے سبب دنیا مین تجھہ کو عزت اور بڑائی ملے اور فائدہ حاصل ہو سو ایسا ہوا یعنے لوگون نے

تیری بڑائی کی تجھکو فائدہ پہنچایا تیری مزدوری تجھہ کو ملی پھر حکم ہوگا کہ منہہ کے بل گھسیٹتے ہوئے
لیجاؤ فرشتے اسیطرح جہنم میں لیجاکر ڈالیں گے تیسرا وہ شخص جسپر کشادہ کی تھی اللہ تعالی نے
روزی یعنے اسکو مالدار کیا تھا اور بخشا تھا اسکو ہر طرح کا مال پس لاوینگے
اسکو پھر بتلاوے گا اللہ تعالی اُسے اپنی نعمتوں کو پھر جان لے گا وہ ان کو تب
فرماویگا اللہ تعالی کیا کیا تونے ان نعمتوں سے یعنے کس طرح انکا شکر
بجالایا کہے گا وہ شخص جس راہ میں تو راضی ہوتا ہے اسی راہ میں میں نے
خرچ کیا تیری رضامندی کے واسطے فرماویگا اللہ تعالی جھوٹھا ہے تو لیکن کئے تونے
یہ کام اسیواسطے کہ لوگ تجھے سخی کہیں تیری بڑائی گاوین سو کہہ چکے دنیا مین
اسکا بدلا تو پاچکا پھر حکم ہوگا کہ اوندھے منہہ گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ فرشتے ::
اسیطرح جہنم مین داخل کریں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دکھاویکا کوئی کام بغیر
محبت اور اخلاص کے اس جناب پاک میں ہرگز منظور نہیں اسمیں اگر ہزاروں طرح
سے کوئی نیک کام کرے لوگوں کو فائدہ پہنچاوے دکھہ اٹھاوے کبھی قبول نہیں کیونکہ
اللہ تعالی دل کو دیکھتا ہے عمل کو نہیں معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ فرمایا
حضرت رسالت مآب نے یَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ
فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ
بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ ہونگے آخری زمانے مین لوگ کہ ظاہر مین بھائی اور دوست کہلاوینگے
اور باطن مین بیگانہ اور دشمن پوچھا لوگوں نے یا رسول اللہ کیونکر ہونگے ایسے فرمایا
کہ یہہ ہوگا بعضوں کے رغبت کرنے سے بعضوں کے طرف اور بعضوں کے خوف اور کراہیت کرنے سے
بعضوں کی طرف یعنی دنیا کی غرض سے جب کوئی غرض کسی سے رکھتے ہونگے تو ملینگے اور
دوستی محبت ظاہر کرینگے اور جب کچھہ دنیا کی غرض درمیان نہوگی الگ رہینگے سو یہہ خبر
ہمارے پیغمبر آخرالزمان مخبر صادق صلعم کی دی ہوئی اب اس زمانے مین خوب ظاہر ہوئی یا کریم مجھکو اور

سب مومنون کو ایسے برے کامون اور بد خصلتون سے دور رکھ اپنے فضل و کرم سے بحرمت
النبی و آله و اصحابه اجمعین

بیسوان باب تکبر اور غضب کے بیان مین

فرمایا اللہ صاحب نے جو بیسوین سیپارے کے اگیارھوین رکوع مین اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ جو لوگ سرکشی کرتے ہین میری بندگی سے جلد ڈالے
جاوینگے دوزخ مین ذلیل ہو کر یعنے جو کوئی اللہ تعالی کے احکام سے سر پھیراوے اور غرور کرے
اور اسکے کلام پر ایمان نہ لاوے اور لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرے وہ شخص بیشک جہنمی ہوگا حضرت
ابوہریرہ رض روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے ثلثة لا یکلمهم اللّٰه
یوم القیمة ولا یزکیهم ولا ینظر الیهم ولهم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب
وعائل متکبر تین شخص ہین کہ بات نکریگا اللہ تعالی ان سے قیامت کے دن اور نہ سراہیگا انکو
اور نہ دیکھیگا انکی طرف اور انکے لیے بڑے دکھکا عذاب ہے ایک بوڑھا زنا کرنیوالا دوسرا بادشاہ
جھوٹا تیسرا درویش بڑائی کرنیوالا اور حارثہ بن وہب رض روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول صلعم نے
الا اخبرکم باهل الجنة کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللّٰه لابره الا اخبرکم باهل
النار کل عتل جواظ مستکبر کیا نہ بتاؤن مین تمکو بہشتیون سے ہر ایک لاچار کہ ذلیل جانتے
ہین لوگ اسکو اگر قسم کھاوے وہ اللہ کی سچا بناتا ہے وہ اسکو کیا نہ بتاؤن مین تمکو دوزخیون سے
ہر ایک جھگڑالو سخت زبان بخیل و مغرور یعنی جسکو لوگ دنیا مین بےعزت اور فقیر جانتے ہین
اللہ تعالی اسکا دوست اور مددگار ہوتا ہے جس بات کی وہ خواہش کرے اسکی عزت بڑھانے کو
وہ انجام کردے اور جو لوگ دنیا مین بدزبانی اور سخت گوئی کرتے ہین اور شوم بدبخت ہوتے ہین
اور بڑائی و تکبر کرتے ہین انکو ذلیل کرکے پھر جہنم مین بھر دو اور فرمایا صلعم نے داخل نہوگا دوزخ مین یعنے ہمیشہ نہ رہیگا اسمین
جسکے دل مین ایک سرسون برابر بھی ایمان ہوگا اور داخل نہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک سرسون کے برابر بھی تکبر ہوگی یعنے فخر کرنا بڑائی

کرنی اور فرمایا صلعم نے تین قسم کے لوگ سب سے آگے دوزخ مین جاوینگے پہلا بادشاہ ظالم
دوسرا نہ دینے والا زکوٰۃ کا تیسرا درویش تکبر کرنیوالا اور تین گروہ سب سے آگے بہشت مین داخل
ہونگے پہلا شہید جسنے اپنی جان اللہ کی راہ مین سچائی سے دی دوسرا جسنے اخلاص
اور محبت سے حق تعالی کی تابعداری اور عبادت کی تیسرا وہ غریب لاچار جو محنت کرکے
حق حلال سے اپنے جورو لڑکونکو کھلاتا ہے پھر اپنے پروردگار کی بندگی مین دل سے حاضر
رہتا ہے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ قیامت کے دن بڑائی اور بزرگی کرنیوالونکو
چیونٹیون کے طرح اٹھاوینگے یعنے صورت آدمیونکی مگر بدن چیونٹیونکا پائمال ہونگے قدمون کے نیچے
اور رسوا اور ذلیل ہونگے وے ہر طرح سے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو کوئی
پھٹا پرانا پیوندی کپڑا پہنتا ہے مگر اللہ تعالی کے حکم برداری نہین بجالاتا وہ تکبر سے خالی نہین
اور جو کوئی پشمین کپڑے پہنتا ہے اور شال دوشالے اوڑھتا ہے مگر دیندار غریبون
فقیرون سے ملکر چلتا ہے وہ حقیقت مین متکبر نہین اور فرمایا صلعم نے جس وقت ایک نے ان سے
نصیحت طلب کی لا تغضب پھر اسنے سوال کیا فرمایا لا تغضب غرض مکرر فرمایا آپ نے کہ غضب
مت کر غصہ مت ہو اس سے یون معلوم ہوا کہ اکثر بلا اور فساد اس غضب
اور غصہ سے پیدا ہوتی ہے اور آدمیون کو بھی آفت ہلاکت کے مقام تک پہنچاتی
ہے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اللہ تعالی کسی پر نظر رحمت کی کرتا ہے
تو اورون سے اسکا عیب ظاہر کرواتا ہے اور جب نظر غضب کی ڈالتا ہے تو
اس سے اورونکے عیب کو ظاہر کرواتا ہے پس مسلمان کو چاہئے کہ کسی کی عیب جوئی
نکرین خیال کرین کہ ہم سب بندے اللہ کے ایک ماباپ سے پیدا ہوئے کسی طرح کی برائی
نہین رکھتے پھر دوسرونکا عیب کیون ڈھونڈھین لازم ہے کہ سب سے اپنے تئین
چھوٹا بوجھین اور ناچیز سمجھین ملنساری کرین اپنے بیگانے سے میل محبت رکھین
بڑی دولت اور بڑی عزت کی چیز یہی ہے اللہ تعالی کو بہت پسند ہے ہزارون بس

صفت کے سبب سے نجات پاوینگے اور درجہ عالی میں پہنچ جاوینگے کہ بہت نماز پڑھنے
والے اور روزہ رہنے والے اس مرتبہ کی آرزو کرینگے چنانچہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
اِنَّ بُدَلَاءَ اُمَّتِیْ لَمْ یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِصَلَاۃٍ وَّلَا صِیَامٍ وَّلٰکِنْ دَخَلُوْھَا بِسَخَاءِ الْاَنْفُسِ
وَسَلَامَۃِ الصُّدُوْرِ وَالنُّصْحِ لِلْمُسْلِمِیْنَ بے شبہہ ابدالست کے بزرگ لوگ بہت نماز
اور روزے سے بہشت مین داخل نہین ہوئنگے لیکن داخل ہونگے اخلاق نیک اور
دلکی صفائی اور اچھے کام مسلمانون کو بتلانے سے اور فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے کہ ہمارے پیچھے ایک لوگ ایسے ہونگے کہ قرآن پڑھینگے اور قرآن نہ پہنچیگا انکے حلق تک
یعنے اسپر عمل نہین کرتے ادا کرتے ہین صرف حرفون کو اپنی زبان سے وے کہینگے
ہم پڑھتے قرآن ہم سے کون بڑا پڑھنے والا ہے اور کہینگے ہم علم رکھتے ہین ہم سے کون زیادہ
عالم ہے سو وے لوگ لکڑیان ہین دوزخکی اسما بنت عمیس رضی روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول
صلعم نے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ
تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَھٰی وَلَھٰی وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی
بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتٰی وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَھٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا
بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُھَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُہٗ
بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ ھَوًی یُضِلُّہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّہٗ بد بندہ ہے وہ بندہ جو
اچھا گمان کرتا ہے اپنے مین اور بڑائی کرتا ہے اپنی اور بھول گیا اسکو جو سب سے بڑا اور سب سے برتر
ہے بد بندہ ہے وہ بندہ جس نے سر اٹھایا اور ظلم اور فساد کیا اور بھول گیا اسکو جو
سب پر غالب اور قادر ہے بد بندہ ہے وہ بندہ جو بھولا دین کے کامون کو اور کھیل
مین لگا اور بھولا قبرون کو اور خاک مین ملجانے کو بد بندہ ہے وہ بندہ جس نے سرکشی
کی اور حد سے بڑھا اور بھول گیا اپنے پہلے دن اور پچھلے دن کو بد بندہ ہے وہ بندہ
جو فریب دیتا ہے دنیا کو دین سے یعنے عبادت کے کام دکھلا کر دنیا کی عزت . . .

چاہتا ہے بدبندہ ہے وہ بندہ جو فریب دیتا ہے دین کو شبہے کی چیزون سے یعنے حرام
سے اپنے تئین بچاتا ہے کہ دینداروں مین پکڑا نہ جاوے اور شبہہ کی چیزون کو عمل مین لاتا ہے
کہ لوگون کے دل مین دین کے کام پر بدگمانی ڈالے بدبندہ ہے وہ بندہ جو طمع اور حرص اسکی
ڈوراتی پھرتی ہے دروازون پر اُسکے بدبندہ ہے وہ بندہ کہ نفس کی خواہش اسکی
گمراہ کرتی ہے اسکو کہ بہکاوے اُسے سیدھی راہ سے بدبندہ ہے وہ بندہ
جو دنیا کی دولت کمانے پر لالچ کرتا ہے اور اپنی زندگی پر بھروسا رکھتا ہے پھر اسمین
ذلیل اور رسوا ہوتا جاتا ہے ایک علامت کبر اور بزرگی جتانے کی یہہ بھی ہے کہ آدمی
جو کام اپنے گھر کے اسکو کرنے ضرور ہین اُن سے شرم کرے اور لڑکون بالونکی پرورش
اور گھر بار کی خدمت سے کنارہ پکڑے سواے بھائیو اب تمکو چاہئے کہ ہر طرح کے بری
کامون سے اور بری خصلتون سے اپنے تئین بچاؤ جسمین خدا اور رسول کی رضامندی
حاصل ہو وہ کام کرو سب آدمیون کو یعنے مردون اور عورتون کو اپنے بھائی بہن سمجھکر
جو نیک بات ہو جسمین اُنکی عاقبت بخیر ہو اور وہ تم جانتے ہو فی الفور بتلا دو اصل
کام دینداروں کا یہی ہے خواہ کوئی سنے یا نہ سنے مقدور بھر اچھی بات کہنے مین
اچھے کام سکھانے مین قصور مت کرو کیونکہ ہر کوئی اسبات سے قیامت مین پوچھا
جائیگا خصوصاً جو عالم اور لائق ہین دین کے احکام سے واقف ہین پھر اس
بتانے اور سکھانے سے جو لوگ راہ پر آوینگے اور نیکی کرینگے اس نیکی کا
جتنا ثواب انکو ملیگا اتنا ہی بتانیوالے کو اور کرنیوالے کو ثواب سے کچھہ کم نہ ہوگا اسی طرح
جسکے کہنے سننے سے لوگ بری راہ اختیار کرینگے کرنیوالے جس قدر عذاب مین
گرفتار ہونگے اسی قدر وہ بتانے اور سکھانے والا اور اسی بدکار کے عذاب
سے بھی کچھہ کم نہ ہوگا اور یہہ فائدہ بھلائی کا اور برائی کا دنیا جب تک قائم ہے جاری
رہیگا یونہین حدیث مین آیا ہے سنا ہے کہ بعضے جاہل دنیا کے کتنے اپنے تئین

پیرزادہ یا مولوی یا ملا یا قاضی یا سردار مشہور کرتے ہین اور بہت سے جاہلون ان پڑھون
مین اپنے باپ دادا کے نام پر کودتے ہین اورا مین اپنی بڑائی جتاتے ہین کہ ہم فلانے
مولوی یا ملا یا پیر یا قاضی یا سردار کی اولاد مین ہین تم سب ہماری راہ پر چلو ہمارے
بزرگون کا یہی طریق تھا جو ہم تمکو بتاتے ہین اور کوئی مولوی یا قاضی یا واعظ کسی طرح کی
بات یا کوئی مسئلہ بتاوے تو ہرگز اسکو نہ مانیو اگر مانوگے تو اپنے باپ دادا کے
گروہ سے الگ ہو جاوگے اور ہمارے بزرگوار تمھاری نئی چال سے بیزار ہونگے اور
تمھاری شفاعت سے قیامت کے دن ہاتھ اٹھالینگے سچ ہے کہ ایسے مولوی
اور پیرزادے اور قاضی اور ملا وغیرہ تو اپنی بھلائی اور بزرگی اسی مین سمجھتے ہین کہ
ان کے تابعدار لوگ ہرگز ان کے کہنے سے باہر نہ جاوین اور ان کے خاندان کے
طریقے مین اپنے تئین داخل رکھین جس سے انکا روزگار بنا رہے دنیا حاصل ہووے
اور انکا مرید معتقد برسمی و ششماہی کے دور کا پیسا روپیہ کھانا کپڑا دیا کرے
جو وے فراغت سے عیش و آرام کے ساتھ گذران کرین بلکہ بہت سے ایسے
دغاباز اور ٹھگیت اور مکار دین کے چوٹے ہین کہ اپنے مریدون کو انکی خواہش کے
موافق اپنے دنیا کے نفع کو لحاظ کرکے حرام اور بدعت کے کامونکی پروانگی دے
کر اپنا ذمہ کرتے ہین اور اپنی صورت مشائخ اور علما کی بنا کر ہزارون غریب سیدھے
مسلمانون کو گمراہ بنا کر ایسی حرام کی کمائی سے بہت سے روپئے حاصل کرکے
سود بٹے سے اپنی دولت بڑھاتے ہین بلکہ ملک معاش کے مالک بنتے
ہین اور جو اچھے ایمان دار شخص دین کی سچی باتین شرع کے موافق ان سے ظاہر
کرین اور اللہ اور رسول صلعم کی سیدھی راہ پر لانے کو زور مارین تو شیاطین
الانس اپنی بھلائی   ان کی گمراہی اور جہالت مین سمجھکر ان کو اس بری
چال سے نکلکر ہدایت کی راہ مین آنے نہین دیتے اور کفر کی رسمون اور بدعت کی

چالون سے بیچ رہنے کے روادار ہین ہوتے جیسا اگلے زمانے مین دنیا دار مولوی مشایخ یہی شیوہ اختیار کرکے بری چالین چلے لوگون کو ادھر لے گئے اور ہزارون اسمین گمراہ ہوئے اللہ تعالی نے ان کے اس طریق بد اور عذر کو مردود اور ناپسند کیا چنانچہ فرمایا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ اور جب کہا جاوے انکو اختیار کرو اس حکم کو جو اللہ نے اتارا کہین ہم چلینگے اُس حال پر جسپر ہمارے باپ دادا چلے اگرچہ اُنکے باپ دادا نہ سمجھتے ہون اچھی بات اور نپائی ہو اچھی راہ یہہ آیت تو مشرکون کی شان مین وارد ہوئی تھی مسلمانون کو ایسا کلام زبان سے نکالنا مناسب نہین پھر اگر کوئی نکالے تو وہ بھی بیشک اُن مین گنا جائیگا کبھی وہ مسلمان نرہیگا پھر اسیطرح بری رسمون کی برائی کو اللہ تعالی نے دوسری جگہہ بیان فرمایا ہے اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا کیا کفر کی رسمون کی خواہش رکھتے ہین اور کون ہے اچھا اللہ سے حکم کرنے مین یعنے اے مسلمانو جاہلیت اور کفر کے وقت کی رسمون کو نہ چاہو اور انپر نہ چلو جو اللہ تعالی نے تمہارے حق مین اب حکم کیا وہی بہتر ہے اسکو اختیار کرو باپ دادا کی رواج چھوڑو کیونکہ ایسی ہی بری چالون اور ناپسندیدہ رسمون سے اللہ تعالی کا کچھہ غضب یہان لوگون پر پڑتا ہے کہ جس سے وبا اور قحط اور انواع بیماریکی سختیون مین گرفتار رہوتے ہین اور طوفان کی شدت اور دریا کی سیلابی اور کشتیون کی غرقی سے تباہی اٹھاتے ہین اور دین کے مقدمے مین بے دینون کے قابو مین پڑکر ذلت اور رسوائی حاصل کرتے ہین پھر آخرت مین بہت سی تکلیف اور سخت عذاب مین پڑینگے چنانچہ اللہ

تعالی نے سورہ روم میں فرمایا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي
النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ظاہر ہوئی خرابی خشکی اور تری میں
آدمیوں کی کرنی سے تا چکھاوے اللہ تعالی انکو تھوڑی سزا انکے عملوں کی شاید
وے اس تھوڑی سزا کے سبب بُرے کاموں سے باز آویں سو اگر تھوڑا بھی ایمان اور اللہ
ورسول صلعم کا ڈر ایسے شخصوں کے دل میں ہو تو ان باتوں کو کہ ایماندار لوگ سناتے
ہیں یا اس کتاب میں تھوڑی بہت لکھی گئی ہے کسی قاضی یا مفتی یا مولوی سے جن کو
دینداری کی دولت سے اللہ تعالی نے بہرہ دیا ہے اور لوگوں میں انکا نام اسبات میں
مشہور ہوا ہے اللہ ورسول کو درمیان دیکر پوچھیں اور دریافت کریں کہ ٹھیک ہے
یا نہیں اگر ٹھیک ہے تو اپنے اعمال اور کام سے توبہ کر کے سچے مسلمان ہو جاویں
اور باپ دادوں کے راہ کو چھوڑ کر اور پیر و بزرگ کی سفارش کی طمع دل سے بھلا کر
اپنے ہادی حقیقی محمد رسول اللہ صلعم اور ان کی آل اور اصحاب کی پیروی اختیار کریں
اور جو لوگ انکے کہنے سے اس نعمت کے حاصل کرنے میں اٹک رہے ہیں انہیں بھی
سمجھاویں کہ اللہ ورسول ان سے راضی ہوویں اور دین کے احکام اور نیک
طریقے اسلام کے تمام ملک میں پھیل پڑیں اور کفر و بدعت کی رسمیں لوگوں سے
چھوٹ جاویں اور جنکو اللہ تعالی نے اس زمانے میں حکومت کا پایہ بخشا ہے خواہ
مسلمان ہوں خواہ اور قوم انکو بھی لازم ہے کہ جب ایسا مقدمہ دینداری کا کہ جس سے
شرع کی بات قایم رہے اور کفر اور بدعت کی رسم دور ہووے انکے محکمے میں بددینوں
اور خود پسندوں کے ظلم رجوع ہو اور ایسے ظالم لوگ غریب مسلمانوں کو کفر اور بدعت
کی رسموں کے دفع کرنے میں دکھ دینے پر مستعد ہوں تو شرع شریف کے حکم کے
بموجب کسی دیندار مولوی سے اسکا فتوی لیکر خوب تحقیق کر کے حکم دیں کہ لوگ اپنے
دین پر قایم رہیں کسی مفسد کا فساد کام نہ آوے اسمیں اللہ ورسول کے آگے

سبب سے کچھ ذلت ہوئی تو وہ عین عزت ہے اب بعضے دنیا کے کتون نے کہ رات
دن اِس اپنی دنیاداری کو عیش جاودانی جانتے ہین اور لوگون کے گمراہ کرنے اور
طریق نیک سے بہکادینے کو اپنی ناموری سمجھتے ہین درپے اذیت و بدنامی اِس
گروہ محمدیہ کے ہوکر مخالفت کی انکی ذلت پر باندھی ہے سو اِس گروہ کے لوگ
تو یہی نماز روزہ حج زکوٰۃ قرآن کی تلاوت اور جمیع احکام شریعت کو دین کا ستون جانتے
ہین اور اسکو عمل مین لاتے ہین اور مقدور بھر مسلمان بھائیون کو سکھاتے
ہین اور بری باتین جیسی دغابازی رشوت خوری اور سود خوری حرام کی کمائی وغیرہ
باز رہتے ہین جسمین مومنون کی عزت اور شوکت بڑھے اور منافقین کی بیعزتی
اور ذلت نمود پکڑے اور دوسرون کو بھی ایسی باتون سے منع کرتے ہین اور اللہ
جل شانہ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت
مین جان مال سے سعی کرتے ہین پس وے معاندین اگر حسد اور عداوت سے اِس طریقہ
محمدی کو جس سے لاکھون آدمی سنوارے اور اچھی راہ پر آوے اور بری چال سے
بچے برا کہین اور لوگون کو بہکاوین تو اللہ و رسول کو قیامت مین کیا منہہ دکھاوینگے
ان شاء اللہ تعالیٰ وہی مالک دوجہان اِس جہان مین اور اُس جہان مین اُن کی
جزا دے گا اور اِس عداوت اور حسد کی سزا انکو پہنچاویگا سچ تو یون ہے
کہ انبیا و اولیا اچھے بندون کو ایسی تکلیفات ہمیشہ ہوتی آئین ہین اسکا مطلق اندیشہ
نہین غرض اپنا کام کرتے رہے اور اِس مالک دوجہان کے سوا کسی سے نہ ڈرے
اور یون سمجھ لینا کہ موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود یہہ طریقہ ہم مسلمانون کے
دین کا نہین کیونکہ ہمارے پیغمبر اور اُن کی امت کو جو ایماندار ہین اللہ جل شانہ نے
ہر ایک آدمی پر نصیحت اور خیرخواہی اور گواہی کا عہدہ دیا ہے اور یہہ اعلیٰ مرتبہ انہین
بخشا ہے کہ سبکو اچھی باتین سکھاوین اور نیک راہ پر لاوین پھر جو کوئی مومن

ہوکر اس شیوہ سے اپنے تئین باز رکھے گا بالضرور اسکو قیامت کے دن اللہ
علیم و خبیر و بصیر کو جواب دینا پڑیگا باقی رہا اپنی ذاتی معاملات مین ہمکو چاہیئے کہ خلق
محمدی کے طریق پر چلو اگر کوئی تمھارے حق کو ناحق کرے یا اور کسی طرح کا رنج نقصان
پہنچاوے تو صبر اختیار کرو چپکے ہو رہو وہی منتقم حقیقی تمھارے صبر کی جزا تمکو دے
گا اور راضی کریگا فروتنی اور انکساری کی راہ چلو کسی بات مین غرور اور بڑائی نہ کرو لڑکے
کو جب دیکھو تو سمجھو کہ یہہ مجھہ سے اچھا ہے اسلیئے کہ ابتک گناہ سے بچا ہے
اور بوڑھے کو جب دیکھو تو یہہ سمجھو کہ البتہ مجھہ سے اسنے اللہ کی عبادت زیادہ کی ہوگی
اور جاہل کو جب دیکھو تو سمجھو کہ جو اسنے کیا ہوگا نادانی سے کیا ہوگا اور مین تو جان بوجھہ
کر برے کام کرتا ہون ہر صورت مین سب سے بدتر ٹھہرا میری کیا سزا ہوگی مین کیونکر
نجات پاؤنگا دکھہ کے عذاب سے کسطرح چھوٹونگا اپنی فکر مین لگے رہو اور دوسرے
مسلمانون کو اپنی بہ نسبت بہتر سمجھو کیونکہ خاتمے کا حال کسی کو معلوم نہین کس سے
کیا سلوک ہوگا کون چھوٹے گا کون پکڑا جائیگا یا اللہ یا مالک الملک تو اپنے فضل اور
کرم سے سب بری باتون کو میرے دل سے دور کر اسلام کی اچھی راہ پر استقامت
دے اور سب مومنون کو ہدایت کی نعمت سے سرفرازی بخش اور برے کامون سے
جسمین تیری رضامندی نہو دور رکھہ اور حاسدین کے حسد اور معاندین کے عناد سے
ہم غریب مسلمانون کو بچا اور اچھے لوگون کے طفیل یہہ رتبہ نصیحت کا مجھہ ناکارے کو
بھی عنایت فرما اور جہالت اور نفسانیت اور تکبر اور طمع اور حسد اور جمیع بداخلاقی کی ذلالت سے
بچا آمین یا رب العالمین بحرمت خاتم النبیین و آلہ و اصحابہ المہتدین ۰

اکیسوان باب خلق نیک اور غصہ کھانے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ قلم مین اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۵ اے پیغمبر پیدا ہوا ہے

انھین خوب جتگا بنایا عقل ہے تو سمجھو آنکھہ ہے تو دیکھو عیان راچہ بیان سچ ہے اب
بھائیو جب تم اللہ کی نافرمانی پر کمر باندھو گے اور خوف و خطر اس مالک دو جہان
کا دل سے اٹھا دو گے اپنی خواہش نفسانی پر دوڑو گے ہر کام مین اپنے اور اپنے
لوگون کی خوشی چاہو گے اللہ ورسول کے حکمون سے منہہ موڑو گے جس مین
اُس خاوند حقیقی کی نارضامندی ہو ویسے کام کرتے رہو گے تو بھلا اس غیور بے پروا کو
تمھاری عزت اور آبرو کب منظور ہوگی اور تمھارے امور دنیاوی اور دینی کی درستی پر
کیون اسکی عنایت اور شفقت توجہ کرے گی کان اب بھی اگر اپنا طریقہ درست
کرو اور بری باتون سے توبہ کھینچو اور گذری باتو پر ندامت اٹھاؤ تو یقین ہے کہ اللہ
جل شانہ کا کرم اور فضل نمود پکڑے تمھارے دونون جہان کی مشکلین وہی
اللہ آسان کرے گا دشمنون کے ہاتھہ سے تم کو نجات دے اور فرمایا اللہ
تعالی نے اس آیت کے حق مین کہ تم اچھی جماعت ہو پیدا ہوئے ہو لوگون کے
واسطے کہ سکھاؤ تم ان کو اچھی چال اور باز رکھو انھین بری چال سے اور بعضے کہتے
ہین کہ تم اچھی جماعت ہو گیا سنے کہ لکھے گئے ہو لوح محفوظ مین اچھی جماعت پیدا
ہوئے ہو لوگون کے واسطے کیا معنے کہ پیدا کیا اللہ نے تم لوگون کے لئے تاکہ سکھاؤ
تم نیکی کے کام یعنے بندگی کے کام اور منع کرو برے کامون سے یعنے گناہ کے کامون
سے اور نیکی کے کام وے جو موافق ہین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور سیدھی
عقلوالون کے اور برے کام وے جو اس سے باہر ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے چاہئے
کہ تم مین سے ایک گروہ بلاتا رہے لوگون کو نیکی طرف اور حکم کرے اچھے
کامون کا اور منع کرے برے کامون سے اور برا جانا اللہ نے ان لوگون کو جو باز رہتے
بری باتون کے منع کرنے سے اور فرمایا اللہ تعالی نے کیون نہین منع کرتے علمائے
ربانی اور درویش حقانی اُن کو بری باتون سے اور حرام کے کھانے سے یعنے رشوت

اور سود لینے سے اور کہا عبدالعزیز رح نے عذاب نہین کئے جاتے عام خاص کے سبب
لیکن جب کھلے ہونے لگتے ہین گناہ اور منع نہین کئے جاتے تو مستحق ہو جاتے ہین
سب کے سب عذاب کے اور روایت ہے ابو درداء رض سے کہ فرمایا رسول صلعم نے
جانیے کہ حکم کرو تم اچھے کامون کا اور باز رکھو برے کامون سے نہین تو غالب کریگا
اللہ تمپر ظالم حاکم کو کہ عزت نہ کرے گا وہ تمھارے بڑون کی اور رحم نہ کریگا تمھارے چھوٹون پر
اور نیک کارون کی دعا قبول نہ فرماویگا اللہ اور مدد چاہین گے تو مدد نہ کرے گا ان کی
اللہ اور مغفرت مانگین کے تو مغفرت نکریگا انکی اللہ اور اسیطرح کی حدیث حذیفہ رض
نے روایت کی ہے سو ہندوستان کے مسلمانون پر یہی معاملہ گذرا پھر بھی غافل
ہین کچھ بھی حیا اور غیرت نہین کرتے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہو تم آج
کے دن بینہ کر اپنے رب کے یعنے بیان ہر کہ بیان کیا اللہ نے تمھارے واسطے تمھارے
طریق کو کہ ظاہر نہین ہوئے اسمین دو نشہ آسودگی کا اور دوسرا نادانی کا سو ہو تم
آج حکم کرتے اچھے کامون کا اور منع کرتے برے کامون سے اور جہاد کرتے
ہو اللہ کی راہ مین اور قریب ہے کہ پھر جاؤ گے تم اس طریق سے جب چھا جائیگی
تم مین محبت دنیا کی پس نہ بتلاؤ گے لوگون کو اچھی باتین اور نہ باز رکھو گے انھین بری
باتون سے اور سعی کرو گے اللہ کی ناخوشی کے کامون مین پس قائم ہو تم
آج کے دن اللہ کی کتاب پر چھپے اور ظاہر مین حیا قائم تھے اگلے مہاجرین
اور انصار سوائے بھائیو دیندار و شریعت کے احکام ٹھیک ٹھیک سکھانے
مین کسی مخالف سے نہ ڈرو اخلاص اور محبت دلی سے خالصاً مخلصاً بدون کسی
وجہہ کی طمع کے یہہ طریقہ نصیحت کا ہر ایک چھوٹے بڑے کے ساتھ جاری
رکھو بیشک اللہ تعالیٰ تمھاری عزت اور آبرو کا نگہبان ہوگا اور دشمنون کے پنجے سے
تمکو بچاویگا اور اگر دنیا مین دین کی دولت اور خاوند حقیقی کی رضامندی حاصل کرنے کے

عاقبت مین انکی سرخروئی ہوگی اور ملک مین امن چین رہیگا کیونکہ جب ہر شخص
اپنے دین کے احکام سے واقف ہوا اور اسپر چلا دوسرے مذہب کا میل اسکے دل
سے جاتا رہا تو دن رات اپنے اللہ و رسول ہی کی رضامندی کی تلاش مین رہیگا
اور جتنے کام برائی اور نا انصافی کے ہین چوری ڈکیتی مال مردم خوری دغابازی مردم
آزاری فسق فجور بے ایمانی وغیرہ اللہ و رسول اور حاکم کے ڈر سے اس سے ہرگز نہو سکین
گے اچھی نیک بات کی پیروی کیا کریگا پھر اللہ چاہے تو تھوڑے دنون مین اسکا ظاہر و
باطن پاک اور صاف ہو جاویگا اور اپنی استعداد ازلی کے موافق دنیا اور آخرت مین رحمت
الٰہی کا سزاوار بنیگا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ایماندار مرد اور عورتین آپس مین ایک کے
ایک کام سنوارنیوالے ہین حکم کرتے ہین نیکی کا اور منع کرتے ہین برائی سے
اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ
فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ جو کوئی دیکھے
تم مین سے خلاف شرع بری بات چاہئے کہ دفع کرے اسے اپنے ہاتھ سے اگر نہ
سکے تو منع کرے زبان سے اگر یہہ بھی نہ سکے تو دل سے برا جانے اور اسکا مخالف
رہے یہہ شخص کم درجے کا ایماندار ہے اور فرمایا علی مرتضیٰ رض نے سب عملون مین سے
اچھا عمل حکم کرنا اچھی باتون کا اور باز رکھنا برے کامون سے اور قتادہ رض سے روایت
کیا سعد نے کہ سنا مین نے کہ ایک شخص پیغمبر خدا صلعم کے پاس جسوقت وے مکے مین تھے
کہا تم جانتے ہو اپنے تئین کہ مین رسول ہون اللہ کا فرمایا حضرت نے ہان پوچھا بھلا کون
عمل بہت پیارا ہے اللہ کے پاس فرمایا ایمان لانا اللہ پر کہا پھر کون عمل فرمایا نیکی کرنی
اپنون سے کہا پھر کیا فرمایا بتلانے نیک کام اور چھڑانے برے کام لوگون سے
پھر سوال کیا کون عمل بہت برا ہے اللہ کے پاس فرمایا شرک کرنا اللہ کے

ساتھ پوچھا پھر کیا فرمایا توڑنا رشتہ اپنایت کا پوچھا پھر کیا فرمایا ترک کرنا اچھی باتون کے
بتلانے کو اور بری باتون سے چھڑانے کو اور فرمایا رسول علیہ السلام نے ایک قوم سے
کہ اسمین ایک شخص برے عمل کرتا ہے اور وے اسکو اُس برائی سے باز
رکھہ سکتے ہین اور باز نہین رکھتے تو اُن کی موت کے پہلے اس سبب سے پر اللہ تعالی عذاب
بھیجتا ہے اور فرمایا اٹھائے جاوین گے لوگ قیامت کے دن میری امت سے اللہ کی
طرف اپنی قبرون سے بندر اور سور کی صورت پر اس سبب سے کہ نرمی کی انھون نے
بدکارون سے اور چپکے رہے اُن کی بری چالون پر باوجود قدرت کے عبدالرحمن
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے اٹھائے جاوین گے لوگ میری
امت مین کے اپنی قبرون سے بندر اور سور کی صورت پر اس لئے کہ نرمی کی انھون نے
آدمیون سے یعنے برے کامون پر اُن سے کچھہ نبولے اور کھاتے پیتے رہے
اُن کے ساتھہ اور بیٹھا کئے اُن کے پاس روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ پوچھا مین نے
یارسول اللہ کیا الٹی جاتی ہے زمین جسمین نیک لوگ ہون فرمایا ہان *
سستی کرنے سے اور چپ رہنے سے بدکارون کی چال پر ف ان کلامون
اور روایتون سے معلوم ہوا کہ اچھے مسلمانون کا کام یہی ہے کہ مقدور بھر لوگون کو
نیک باتون کے سکھانے اور بری باتون سے بچانے مین کوشش کرتے رہین اور
جو برے لوگ اپنی برائی سے باز نہ آوین تو ہرگز اُن سے میل نرکھین الگ رہین کہ
کہین اُن کے سبب سے عذاب الٰہی مین گرفتار نہو جاوین جس طرح ہندوستان
کے مسلمان جب سے انھون نے امر معروف اور نہی منکر کو ترک کیا اللہ تعالی کے
فضل و کرم سے بہت دور جا پڑے انواع طرح کی بے عزتی اور رسوائی ان کے
نصیب ہوئی اقسام صورتکی شامت اور ذلت اُن پر چھا گئی برکات آسمانی نے
اُنکی طرف سے ہاتھہ کھینچا دنیا مین معاش کی تنگی اور آخرت مین عذاب کی سختی نے

تو بڑے خلق پر ہے یعنے جتنی خوبیاں ہیں سب کا کمال تیری ذات میں ہے اور فرمایا
سورۂ اعراف میں خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ خو پکڑ معاف کرنے کی اور کہہ نیک
کام کو یعنے جو کوئی قصوروار ہوکر تیرے پاس آوے تو اُسکے قصور معاف کرو اور
اچھے کام اُسے بتا اور فرمایا چوتھے سیپارے کے پانچویں رکوع میں وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ
وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اور پی جاتے ہیں غصہ اور معاف کرتے
ہیں لوگوں کو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو یعنے نیک لوگ برائی کے
عوض میں برائی نہیں کرتے بلکہ اپنے نقصان میں دوسرے کی راحت ڈھونڈتے ہیں ؛
نواس رض سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے فرمایا آپ نے اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ
فِي صَدْرِكَ اچھی خصلت بڑی نیکی ہے اور بد وہ ہے جو کام تیرے دل میں
کھٹکے یعنے جس کام میں علما کا قول مختلف پاوے تو مومن اپنے دل سے فتوی
طلب کرے جو مومن کے دل میں ایمان کی روشنی سے معلوم ہو اسکی طرف طبیعت رجوع کی
اور وہی کام عمل میں لاوے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ
اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا ؛ تحقیق وہ شخص زیادہ تر محبوب ہے تم میں سے
میرے پاس جو زیادہ نیک ہے تم میں اچھی خصلتوں سے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے جسکو دیا گیا حصہ نرمی اور مہربانی کا اُسنے پایا حصہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کا
اور جو شخص محروم ہوا اس حصہ سے وہ محروم ہوا دونوں جہان کی خوبی سے اور فرمایا علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے کہ سب سے بھاری چیز جو قیامت کے روز ترازو میں رکھی جاوے
گی خلق نیک ہے اور اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے اس شخص کو جو حد ادب سے
باہر جاوے اور بیہودہ باتیں بکے اور فرمایا کہ جسکا خلق نیک ہے اُس کو
ثواب ملیگا راتوں کو جاگنے والوں اور روزے رکھنے والوں کے برابر اور فرمایا

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جو کوئی دو مسلمانون کے درمیان پڑکر صلح کروے اللہ تعالی
اسکو نماز پڑھنے والون اور صدقہ دینے والون اور روزے رکھنے والون سے بڑا مرتبہ عنایت
فرماوے اور فرمایا کہ غضب کرنا ایسا خراب کرڈالتا ہے ایمان کو جیسا صبر شہد کو بس ان
آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ اچھی خصلتین جیسے معاف کرنا رحم کرنا سلوک کرنا عاجزی
کرنا حیا کرنی صبر کرنا عدل کرنا سخاوت کرنی یہہ سب صفتین نیک ہین جو کوئی اُمین اختیار کرے
اللہ تعالی اُس سے راضی ہوتا ہے اور اسکے درجے آخرت مین بڑہاتا ہے دنیا مین عزت
اور حرمت بخشتا ہے اور اپنے حفظ و امان مین رکھتا ہے اور ظلم بخل کبر حرص غیبت
عداوت غضب جہل حسد ریا جنکا بیان پہلے سن چکے بہت بد جو کوئی ان بری باتون کو اختیار
کریگا دنیا اور آخرت مین خراب اور پشیمان ہوگا لیکن اتنا سمجہا چاہیے کہ بعضے
صفت اور خصلت ایسی ہے کہ جب اپنی ذات سے علاقہ رکھے تو اسکا عمل مین
لانا بہتر ہے اور جب دین کے کام مین ہو تو وہان ایسا عمل کرے شرع کا حکم مقدم رکھے
جیسا ایک شخص نے اسکو رنج پہنچایا یا کوئی برا کام کیا ایسا کہ وہ رنج اسکی ذات یا مال سے علاقہ
رکھتا ہے تو درگذر کرنا مضایقہ نہین لیکن جب وہ رنج یا کام ایسا ہو کہ اگر یہہ اُس سے درگذر
کرے تو دین مین بٹا لگتا ہے اور شرع دین سستی ہوتی ہے تو وہان معاف کرنا مناسب
نہین بلکہ غصہ کرے اور کرنے والے کو سزا دے کہتے ہین کہ جسکی بدخو ہووے تو وہ اللہ کی جناب
مین عاجزی اور زاری کرے اور باوضو سو مرتبہ اس آیت کو پڑہا کرے اللہ چاہے
تو اسکو اسطرح کے عیبون سے پاک کرے حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی
وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ تعجب آتا ہے مجھکو اس سے کہ جو کوئی غم
اور پریشانی مین پڑے اور پھر اس آیت کو اپنا ورد نکرے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ
کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور جو شخص تدبیرون سے لاچار ہو اور کوئی اسکا مددگار نہو تو یہہ آیت ہمیشہ
پڑہا کرے انشاء اللہ تعالی اسپر اللہ تعالی کا کرم اور فضل ہووے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ نقل ہے کہ کسی نے حسن قیس کے بیٹے سے پوچھا کہ تجھے خوش خلقی
کس نے سکھائی اسنے کہا مین نے اپنے باپ سے سیکھی اس طرح سے کہ ایکروز مین
باپ پاس بیٹھا تھا اور میرا چھوٹا بھائی بھی جسکو باپ بہت پیار کرتا تھا وہان موجود تھا ایک
لونڈی گھر سے آئی اسکے ہاتھ مین لوہے کی سیخ گرم تھی اتفاقاً وہ سیخ لونڈی کے ہاتھ سے
چھوٹی چھوٹے بھائی کے بدن پر گری ایسا زخم ہوا کہ وہ تڑپتے تڑپتے مرگیا لونڈی
گھبرائی کہ دیکھے میرے نصیب مین کیا ہے باپ نے جب اسکی طرف دیکھا کانپ اٹھی
گڑگڑا گئی باپ نے کچھ نہ کہا صبر و شکر اللہ تعالی کا بجا لا کر لونڈی کو آزاد کیا نقل ہے کہ ایک
بزرگ بکریان پالتے تھے ایکدن انکے غلام نے ایک بکری کی ٹانگ توڑ ڈالی بزرگ نے پوچھا
یہہ کیا کیا غلام نے جواب دیا کہ آپکو لوگ صابر کہتے ہین سو آج مین نے آزمانے کو ایسا
کام کیا تمکو یہہ نقصان پہنچایا دیکھون کہ تم غصہ کرتے ہو یا نہین بزرگ نے کہا کہ جو ایسے کام مین
غصہ کرتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہوتا ہے غلام نے کہا تو صبر کیجئے چپ ہو رہیئے بزرگ نے
اپنے نقصان پر کچھہ خیال نکیا بلکہ اس غلام کو آزاد فرمایا کہتے ہین کہ خلق نیک اسیکو کہتے ہیں
کہ جب کوئی ظلم کرے نقصان پہنچاوے آزار دیوے اگر دین کے مقدمے مین نہو
تو صبر کرے شکر بجا لاوے بدلا لینے پر کمر نہ باندھے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے
فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالی کے پاس بڑا درجہ حاصل کرے تو ہر کام مین اللہ سے
ڈرے اور اپنے تابعدار کا قصور معاف کر دے غضب غصے سے اسکو دکھہ نہ پہنچاوے
اور فرمایا علیہ السلام نے کہ سب سے بدتر وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی کی جناب سے بہتری
کی امید نہین رکھتا اور اسکے غضب سے خوف نہین کرتا اور فرمایا علیہ الصلوۃ
والسلام نے ایمان کے دو حصے ہین ایک کا نام شکر اور دوسرے کا نام صبر اللہ
تعالی فرماتا ہے کہ اس آدمی سے مجھہ کو حیا آتی ہے کہ کیون کر اسکو نہ بخشون
جو خوشی مین شکر بجا لاتا ہے اور مصیبت مین صبر اختیار کرتا ہے ایک شخص نے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے مال مین بہت
نقصان آیا اور مین بڑی مصیبت مین گرفتار ہوا آپ نے فرمایا کہ جس مومن کا مال نقصان نہین ہوتا
اور کبھی کسی دکھ مین نہین پڑتا وہ خیر نہین دیکھتا اللہ تعالی جس کو دوست رکھتا ہے
اسکی دوستی آزمانے کو اسکے مال مین نقصان پہنچاتا ہے بدن مین آزار دیتا ہے ہر ایک
نوع کی تکلیف مین اسے ڈالتا ہے جسمین سچا اور جھوٹھا پہچانا جاوے مومن
اور منکر معلوم ہووے تابعداری اور نافرمانی کھل جاوے حدیث مین
آیا ہے کہ بلا کے وقت صبر کرنے مین عبادت سے زیادہ تر ثواب ملتا ہے فرمایا
علیہ الصلوة والسلام نے جو کوئی تین وقت مین تین کام کریگا اللہ تعالی اسکو دنیا اور آخرت
مین نیک نام فرماویگا بڑا درجہ بخشیگا پہلا کام جو حکم اللہ کا اسکے حق مین جاری
ہوا اسپر راضی رہے دوسرا کام جب کسیطرح کے دکھ اور مصیبت مین پڑے صبر
اختیار کرے تیسرا کام جب کچھ دولت نعمت اسکے ہاتھ آوے شکر بجا لاوے
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے لکھتے ہین کہ جب یمن کے ملک مین میرا بیٹا مرگیا یہہ خبر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی حضرت نے خط لکھا اسکا مضمون یہہ تھا ای
معاذ اللہ تعالے کا سلام تمپر ہو جیو جاننا چاہئے کہ اس مصیبت مین صبر اور شکر
بجا لاؤ اپنی جان اور مال اور اولاد کو حق سبحانہ تعالی کا ہدیہ سمجھو تمہاری خوشی
کو چند روز تمہارے پاس رکھا ہے پھر اسکے پاس جاویگا اسمین اگر تم صبر کروگے
تو بڑا ثواب پاؤگے اور جو شکوہ زبان پر لاؤگے کچھ فائدہ نہ کریگا اور ثواب سے
محروم رہ جاؤگے ہم سبکو اپنے خاوندگی رضامندی ہر آن مین درکار ہے اسی کے
اختیار مین ہمارا کل کاروبار ہے رونے پیٹنے سے مردہ قبر سے نہین پھرتا ہے
بلکہ اپنی سوت یاد کرنے سے دکھہ درد کم ہوتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص اپنے
بیٹے کو ہمیشہ اپنے ساتھہ پیغمبر صاحب کی خدمت مین لیجایا کرتا تھا حضرت اسپر

نظر کرم کی رکھتے تھے اتفاقاً وہ لڑکا مر گیا باپ کو اسکے بڑا غم ہوا کئی دن گذر گئے حضرت کی
جناب مین حاضر نہوا آپ نے لوگون سے پوچھا فلانا شخص کیون نہین آتا لوگون نے
عرض کیا کہ اسکا بیٹا مر گیا اسکے ماتم مین لگا ہے حضرت گئی اصحابون کو ساتھ لیکر اسکے
گھر ماتم پرسی کو گئے فرمایا اس قدر کیون غم کھاتے ہو بیٹے لو کی مصیبت مین اتنا
دکھ کس لئے اٹھاتے ہو چاہیئے کہ خوشی کرو آخرت کی بھلائی کو دیکھو جسوقت
اللہ تعالی قیامت مین حکم کریگا کہ فرشتے تمہارے لڑکے کو بہشت مین لے جاوین
بغیر تمہارے وہ نہ جاویگا پھر حق تعالی اسکی خاطر تم کو بھی بخشیگا گناہون سے نجات
دے گا اسبات کے سنتے ہی وہ شخص خوش ہوا اس مصیبت پر راضی رہا حدیث
مین آیا ہے کہ جب اللہ تعالی کسی بندے کو دوست کیا چاہتا ہے اسپر بلا اور
آفت نازل کرتا ہے کہ اسمین اسکا امتحان لیوے اور گناہون سے پاک کرے
جس قدر وہ دکھ مین صبر اور شکر بجا لاوے گا اتنا ہی اللہ تعالی کے پاس اسکی رضا
مندی کا درجہ پاوے گا اچھے نیک بندون پر جب کوئی آفت پڑتی ہے وے
ہی کہتے ہین رَضِینَا بِقَضَائِکَ اسوقت فرشتے اس آواز کو سنکر خوش
ہوتے ہین اسکی تعریف اور توصیف کرتے ہین پھر جب دوسری دفعہ وہ
یہی کہتا ہے حق تعالی اپنے فضل سے اسپر نگاہ کرتا ہے اور اسکے جواب مین
فرماتا ہے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یعنے مین موجود ہون تیری آرزو بر لانے کو جو تیرا مقصد
ہو بیان کر مین پورا کرون جب صبر کرنیوالون کا مرتبہ فرشتے دیکھین گے کہینگے کہ اگر دنیا
مین اللہ تعالی ہمارے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور دکھ پر دکھ دیتا اور ہم اسپر صبر
کرتے تو آج کے دن ان صبر کرنیوالون کا سا مرتبہ پاتے اللہ تعالی صبر کرنے والون کی
خوشی کو فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ خوشخبری سنا

ثابت رہنے والون کو کہ جب انکو پہنچے کچھ مصیبت کہتے ہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اسکی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ انہین پر شاباشیان ہین انکے ربکی اور مہربانی اور کتاب مین لکھا ہے کہ جن کو دنیا کی بہت طمع ہوتی ہے اُن کے دل سے خوف اللہ تعالی کا جاتا رہتا ہے ہندوونکی سانڈونکی طرح ادھر اُدھر منہہ ڈالتے پھرتے ہین حرام حلال کا مطلق پروا نہین کرتے کسی نوع کی رسوائی بلکہ مارپیٹ کا بھی ہرگز اندیشہ نہین رکھتے عزت کھوتے ہین پیٹ بھرنے سے دین کھوتے ہین دنیا سمیٹتے ہین سواسے بھائیو نیک چلن اختیار کرو اچھی خصلتون سے آپس مین ملے جلے رہو دُکھہ سکھہ مین اپنے بھائیون سے ملاپ رکھو اور حق سبحانہ تعالی کے عذاب سے ڈرو دنیا کی محبت چھوڑو دین کی دولت حاصل کرو جب کسی طرح کی مصیبت مین پڑو صبر اور شکر بجالاو گلہ شکوہ منہہ سے نہ نکالو کیون کہ دکھہ دینے والا وہی ہے جو سکھہ دیتا ہے سوا اسکے نہ کوئی دُکھہ دے سکے نہ سکھہ الٰہی ہمکو اور سب مومنون کو اچھی نیک خوخصلت عنایت کر اور مصیبت اور تکلیف مین صبر کرنیکی توفیق دے بفضلہ وکرمہ بحرمت سیدنا ومولانا محمد وآلہ الامجاد

بائیسوان باب نیک لوگون کے قصون کے بیان مین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگون نے کہا کہ آپ اس قدر کیون تکلیف اٹھاتے ہین اور دکھہ مین پڑے رہتے ہین تھوڑی راحت فرمائیے جسم کو آرام دیجئے حضرت نے جواب دیا کہ اگر دن کو آرام کرون تو رعیت کی خبرداری اور انکے مطالب کا فیصلہ کون کرے اور جو رات کو آرام سے رہون قیامت مین اللہ تعالی کو کیا منہہ دکھاؤن اور وہان کا کام میرا کس طرح بنے نقل ہے کہ ایک شخص اصحابون سے جب نماز مین کھڑے ہوتا تو توقف کرتے کہ دونون پانون ان کے سوج جاتے یہہ تکلیف دیکھہ کر جورو انکی پیچھے بیٹھہ کر دبایا کرتی ایکدن انکی مان نے کہا اے بیٹا اس قدر اپنے بدن پر رنج کیون اٹھاتے ہو ذرا رحم کرو آرام سے رہو انھون نے جواب دیا ہے ماں بندہ آقا کی خدمت کے واسطے مقرر

ہے اسکے حق مین یاہی بہتر ہے کہ ہردم اپنے کام مین رہے جو اس سے غفلت کریگا
بندگی کے دائرہ سے خارج ہو جاوے گا ای ما مین حضرت نبی کریم اور انکے اصحابون نے
بہتر نہین ہون انکا حال قیامت کے ڈر سے ایسا ہوتا تھا کیا بیان کرون ہمیشہ اسی
فکر مین کانپتے تھے کہ اُسدن کس کے نصیب مین کیا ہوگا کون چھوٹے گا کون
پکڑا جاوے گا اسے یاہی اندیشہ مجھے لگ رہا ہے کہ ایسا نہو کہ قیامت کے دن
شرمندگی اٹھاؤن ندامت کھیچون اپنے اوپر ملامت کرون حسب نفس اب کاہلی کی
وہان پچھتاوے گا بہت حسرت اٹھاویگا اے ما بڑے سخت مقام در پیش ہین
کیون کر دل سے بھلاؤن آخرت مین جب پوچھین گے کہ دنیا سے تو کیا لایا اگر غافل تھا
گیا کیا جواب دونگا پھر ملک الموت کو کیا منہہ دکھاونگا گور مین منکر نکیر کو کیا جواب دونگا
نیکی بدی تولنے کے وقت کیا کھونگا پل صراط سے کیونکر پار اترونگا ایسی باتین کرتے
کرتے جو خوف ان پر غالب ہوا اسیوقت جان اپنی جان آفرین کو سونپی جو رو اور
ماتم اور افسوس کر کر رہ گئین نقل ہے کہ ایک بی بی جنکا نام رابعہ عدویہ تھا جب نماز
عشا کی ادا کر چکتین تب اپنے جسم کی طرف متوجہ ہو کر کہتین اے رابعہ تیری
یہہ آخری رات ہے جو کرنا ہے تو کرلے کل فجر کو مرے گی پھر بڑی پشیمانی اٹھاوے
گی یہہ کہہ کر تمام رات عبادت مین مشغول رہتین جب فجر ہوتی پھر یون کہتین
اے رابعہ یہہ تیرا آخری دن ہے جو کرنا ہے کرلے شام کو مرے گی
پھر افسوس رہ جاویگا یہہ کہہ کر تمام روز اللہ تعالی کی عبادت مین مصروف رہتین
بغرض رات دن انکا اسیطرح سے کٹتا تھا حق تعالی کے خوف سے ایک لحظہ آرام
نہ تھا ایکدم اسکی یاد سے غافل نہوتین کبھی غفلت سے نہ سوتین جب غلبہ خواب
کا ہوتا ادھر ادھر ٹھلتے ٹھلتے اسکو دور کرتین کہتین اے رابعہ یہہ مقام سونے کا
نہین ہے صبر کر دل لگا محنت پر گور نزدیک ہے ایسا سووے گی کہ جز نہ رہیگی اسیطرح

پچاس برس کاٹ دئے زمین مین پیٹھہ نہ لگائی ٹخنے پر سر رکھا ایک جبہ اور ایک سوبند پشمین بھی انکا ہرا ہوا تھا تمام عمر وہی کپڑا رہا جب وے مرین تو انہین کپڑون مین گاڑی گئین بعد مدت کے کسی نے انہین خواب مین دیکھا کہ بہشت کے لباس سے سنواری گئی ہین پوچھا اے رابعہ وہ جبہ اور سوبند تمہارا کیا ہوا فرمایا اللہ تعالی نے پسند کیا وہ لے لیا اسکے عوض مجھے بہت کچھہ دیا پوچھا اے رابعہ کس چیز سے اللہ تعالی بندے کو اپنا عزیز اور مقرب کرتا ہے فرمایا اسکا ذکر اور یاد سب سے زیادہ کام آتا ہے نقل ہے کہ سفیان سلیمان کے بیٹے نے عہد کیا تھا کہ جب تک زندہ رہونگا پیٹھہ زمین سے نہ لگاؤنگا اسی اپنی سچائی پر چالیس برس کاٹ دئے جب نیند بہت غلبہ کرتی ایکدم زانو سے سر لگا کر رہ جاتی پھر اٹھہ کر اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول ہوتے جس وقت ان کی عمر آخر کو پہنچی سخت بیمار ہوئے کسی نے کہا اب تم کو قوت باقی نہین رہی ہے ذرا لیٹو زمین پر پیٹھہ لگاؤ فرمایا کہ اگر اسی وقت میری موت ہو اور مر جاؤن تو میرا عہد ٹوٹا پھر بدعہدی کے ساتھہ خالق کو منہہ دکھانا پڑا آخر دیوار سے پیٹھہ ٹیک کر اپنی جان جان آفرین کو سپرد کی جب غسل دلانے لگے لوگون نے دیکھا کہ سفیان کی پیشانی پر ایمان کا نور چمکتا ہے آفتاب کی طرح دمکتا ہے کہتے ہین کہ دنیا مین نشان نیک بخت کا یہہ ہے کہ بندگی اور طاعت کی تکلیف اسپر آسان اور مخالفت اور گناہون کی راہ اسپر بند کرتے ہین اور جسکو بدبخت کیا ہے اسکا نشان یہہ ہے کہ اللہ تعالی کی اطاعت اور بندگی کے طرف سے وہ متوجہہ نہین ہوتا بری باتون کی طرف خوب رغبت کرتا ہے شیطان اور نفس کے کہنے پر ہر دم چلتا ہے آخر کو چلتے چلتے اسی راہ سے جہنم کے گڑھے مین گرتا ہے نقل ہے کہ یحیی پیغمبر علیہ السلام اتنا رویا کرتے تھے کہ انکے دونون رخسارون مین آنسو کے نشان سے گڑھے پڑ گئے تھے اس قدر کہ اس طرف سے دانت نظر آتے تھے ایک روز

ان کے باپ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ اے جان بابا مین نے حق تعالی کی
جناب مین بہت آرزو کرکے دعا مانگی تھی کہ ایک لڑکا میرے ہووے جس سے میری
آنکھیں روشن ہوون تم جو ہوئے سو اتنا رونا تم نے اختیار کیا کہ دنیا مجھ پر تاریک
ہو گئی حضرت یحیی نے جواب دیا اے بابا جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو خبر دی
ہے کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک کٹھن گھاٹی ہے جو کوئی اللہ تعالی
کے خوف سے دن رات ڈرتا رہتا ہے وہی اُس سے پار ہو سکتا ہے حضرت
زکریا نے فرمایا کہ اگر یون ہے تو رویا کرو جتنا ہوسکے اسدن کے آنے کے آگے کہ
جہان رونا پھر فائدہ نکرے اور فرمایا ہر چیز کا ایک نشان ہے خدا سے ڈرنے کا
نشان ہے رونا اور بہشت کے اشتیاق کا نشان ہے بندگی کے کام مین چالاکی اور
صبر کرنا ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ روتے اور کہتے کیا خوب ہوتا جو مین بھیڑی بکری ہوتا
کہ کوئی ذبح کر لیتا اور کھا جاتا اب قبر کے عذاب سے اور قیامت کی گرفتاری سے نجات
پاتا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے
سب سے پہلے قیامت کے دن ترازو کے پلڑے مین اچھی خصلت اور سخاوت
رکھی جائے گی کہتے ہین کہ جس وقت حق سبحانہ تعالی نے ایمان کو پیدا کیا ایمان نے
کہا خداوند مجھ کو قوی کر اللہ تعالی نے اسکو خلق نیک اور سخاوت سے زور
دیا پھر جب کفر کو پیدا کیا اُس نے کہا خدایا تو مجھے قوت دے اللہ تعالی نے بدخلقی
اور بخل سے اسکو قوت دی حضرت پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے جو مومن
ہے وہ پانچ طرح کی سختیون مین ہمیشہ گرفتار رہتا ہے پہلی سختی یہہ
کہ دوسرا مومن اسپر حسد رکھتا ہے دوسری یہہ کہ منافقون کی عداوت مین پھنسا
رہتا ہے تیسری یہہ کہ کافرون سے ہمیشہ لڑائی کیا کرتا ہے چوتھی یہہ کہ شیطان
چاہتا ہے کہ اسکو بہکاوے وہ اسکی مخالفت سے اپنے تئین بچانے مین مشغول رہتا

سعی کرتا ہے پانچوین یہہ کہ نفس سرکش اُسکا چاہتا ہے کہ اُسکو آرام مین رکھے اپنے خواہش
کے موافق اُس سے کام لیوے اور وہ زبردستی سے اسکو روک رکھتا ہے اور اللہ تعالی
کی تابعداری کی طرف اُسکو کھینچ لاتا ہے ہلکنے نہین دیتا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تین شخص ہین جو پہلے بہشت مین داخل ہونگے ایک
شہید جسنے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین دی دوسرے غلام یا لونڈی جو اللہ تعالی کی
عبادت مین لگے رہتے ہین اور اپنے خاوند کی تابعداری بھی کیا کرتے ہین تیسرا
وہ فقیر جو پرہیزگاری کے ساتھہ حلال کسب سے اپنے لڑکے بالون کا حق ادا کرتا ہے اور
تین شخص ہین جو پہلے دوزخ مین داخل ہونگے ایک وہ حاکم جو اپنے ظلم اور زور سے مسلمانون
پر حکومت چلاتا ہے دوسرا وہ شخص جو اپنے نفس کی پیروی مین اللہ اور رسول کے
حکمون کو بھول جاتا تیسرا وہ جو مالدار ہو کر فقیر اور مسکین کا حق نہین پہنچاتا ہے نقل ہے
کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہ بہت مضطرب ہوتے اور
چہرہ مبارک آپکا زرد ہو جاتا لوگ پوچھے کہ اسوقت کیا حال ہے فرماتے کہ ایسی بھاری امانت
ادا کرنیکا وقت پہنچا کہ زمین اور آسمان نے جس کے اٹھانے سے عاجز ہو کر انکار کیا نقل
ہے کہ مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ ایکدن گورستان کی طرف گذرے دیکھا کہ لوگ کسی
شخص کو گاڑتے ہیں انکو اسوقت اپنی موت یاد آئی غش کھا کر وہین گر پڑے لوگون نے
اٹھا کر گھر پہنچایا جب ہوش مین آئے کپڑے پھاڑ کر کفنی پہنی خاک مٹی منہہ پر مل کر دیوانون
کی سی صورت بنائی گلی کوچون مین پھرنے لگے اور چلا چلا کر کہتے لوگو ڈرو موت سے بیشک
آئیگی تم کو پکڑ کر لے جائیگی اب ایسی کمائی کرو کہ گور مین کام آوے پھر قیامت
مین دوزخ سے بچاوے جب قریب مرگ کے پہنچے شاگردون سے وصیت
کی کہ جب مین مرون میری پیشانی پر یہہ لکھہ دیجو یہہ مالک دینار ہے جو خاوند سے
اپنے بھاگا پھرتا تھا اب پکڑا ہوا آیا یہہ کہہ کر زار زار روتے اور کہتے اگر میری ماں مجھہ کو نہ

جستی تو کیا خوب ہوتا گور اور قیامت کے عذاب کی گرفتاری مین نہ پڑتا جسم مین تو ایسی
طاقت نہین رکھتا ہے وہان کے دکھ کیون کر اٹھاؤن گا یہی کہتے کہتے شام ہوئی روح
نکلنے لگی آسمان کی طرف سے ایک آواز آئی سن رکھو مالک دینار نے نجات پائی یہہ آواز
سنتے ہی کلمہ شہادت زبان سے ادا کرکے اس جہان فانی سے عالم باقی کو تشریف
لے گئے نقل ہے کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس آسمان کی طرف
نہ دیکھا سر نیچے کرکے رویا کرتے ایکدم آرام سے نہ رہتے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے بے
قراری سے اوقات کاٹتے اور یہی کہا کرتے کہ جتنی بلا اور آفت دنیا مین یہان نازل
ہوتی ہے یہہ میرے ہی گناہون کی شامت سے ہے اور اپنے بدن کو یون کہتے اے
بدن تو رات دن محنت مین لگا رہیو اے آنکھین تم دیکھیو موت چلی آتی ہے مرنا ہوگا
ایک دن پلصراط سے گذرنا ہوگا حساب کتاب سمجھنا پڑیگا اللہ جلشانہ کے روبرو جانا
ہوگا ::: گناہون کی سزا اٹھانی ہوگی عذاب کی سختی برداشت کرنی پڑے گی
اس روز اللہ تعالی آپ تجلی فرماویگا انصاف عدالت پوری کریگا کسی کی سعی سفارش
نہ چلے گی رشوت گھوس کسی کی کچھ قبول نہ ہوگی تمام رات یون کہتے اور رویا کرتے بعد
مرنے کے کسی شخص نے انکو خواب مین دیکھا پوچھا اے حبیب حق سبحانہ وتعالی نے تیرے سے
کیا سلوک کیا جواب دیا مین نے تو دنیا مین بہت سی عبادت کی تھی لیکن کوئی عبادت
یہان منظور نہ ہوئی ایک شب اللہ تعالی کے ڈر سے رویا تھا اسکی جناب مین
بہت گڑگڑایا تھا وہی یہان اب میرے کام آیا اسی نے مجھہ کو جہنم کے عذاب سے
چھڑایا نقل ہے کہ بصرے مین ایک عورت تھی اسکا نام شعبان گانے بجانے
مین بڑی مشاق خوب صورتی مین شہرۂ آفاق خوش الحانی مین سب سے
طاق شادی بیاہ مین لوگون کے گھر جایا کرتی بد اطوار جوانون کے دلون کو
لبھایا کرتی زر وزیور اور لباس وپوشاک سے آراستہ فسق وفجور کے کسب کمال سے

پیراستہ اپنے کام کی اُستاد ہم صحبتون سے باہر ادا ایکدن اپنی جمعیت کے ساتھ کسی مسجد
کے قریب پہنچی وہان دیکھتے ہے کہ ایک بزرگ صالح نام مسلمانون کو وعظ کر رہے ہین نیک
کارون کی بھلائی بدکارون کی رسوائی سُنا رہے ہین لوگ انکی نصیحت سُنکر اللہ تعالیٰ کے
غضب سے ڈرکر توبہ استغفار کرتے ہین اپنے کئے پر نادم اور پشیمان ہوتے ہین شعبان نے
یہہ بھیڑ بھاڑ دیکھہ کر ایک لونڈی سے کہا کہ دیکھہ تو مسجد مین اس قدر لوگ کیون جمع ہو رہے ہین
لونڈی گئی خبر لائی کہ ایک بزرگ اصحاب صورت بیٹھے ہین اور سیکڑون خلقت گرد اُن کے
حلقہ باندھے ہوئے اللہ و رسول صلعم کے کلام سن رہی ہے قیامت کے خوف سے اور
وہان کی سختیون اور عذاب کے ڈر سے نالہ اور فریاد کر رہی ہے اسبات کے سنتے ہی شعبان کے
کان کھل گئے ہوش حواس جاتے رہے ایک ساعت بیخود ہو کر جہانکی تہان سکتے کے عالم
مین کھڑی رہ گئی کلیجا کانپ اٹھا دل مین دھڑکا بیٹھہ گیا جب ذرا افاقہ ہوا مسجد مین جا
حاضر ہوئی بولی اے مسلمانون کے امام کوئی بدنصیب اور گنہگار تمام زمانے کے لوگون سے
بدکردار اگر اپنے بُرے افعالون سے توبہ کرے اور بدچالیون سے باز آوے تو حق تعالیٰ
اسکو معاف کرتا ہے وے بزرگ بولے وہ غفور رحیم ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ہزارون طرح
کے گناہ کرے پھر دل سے رجوع لاوے اور عاجزی سے اسکے دربار مین سر جھکاوے
تو فی الفور بخشا جاوے اور تو تو کیا اگر شعبان جو ایسی بداطوار مشہور ہے وہ بھی توبہ کرے تو
بخشی جاوے اسنے عرض کیا کہ اے امام مین وہی شعبان ہون اب دل سے رجوع لائے اور
اپنے معبود برحق کی تابعداری کو مستعد ہوئی اُس بزرگ نے اس سے توبہ کروایا شعبان
نے وہین توبہ کرکے جو کچھہ مال اور اسباب اسکے پاس وہان موجود تھا بالکل اللہ کی
راہ پر لٹا کر فقیر ہو گئی پھر گھر مین آکر لونڈی باندیون کو آزاد کیا لباس درویشانہ اختیار
کر کر اُس پاک پروردگار کی عبادت مین مشغول ہوئی بعد اُسکے چالیس برس جیتی
رہی پھر کسی نے اُسکو نہ دیکھا گوشۂ تنہائی مین رہتی اپنے گناہونکو یاد کرکے رویا کرتی

حق سبحانہ تعالی نے اسکے حال پر رحم کیا سیکڑون فی بیون سے اُسکا درجہ بڑھا یا نقل
ہے کہ ایک درویش بڑے پارسا نیک کارتھے لیکن نہایت مفلس اور
لاچار بی بی انکی ہمیشہ گھر کے خرچ اخراجات کے واسطے فضیحہ کرتی وبے بیچارے اس
سبب سے اکثر پریشان خاطر رہتے اور اپنی تکلیفات پر صبر کرتے ایک روز اس ارادہ سے
نکلے کہ کسی کی مزدوری محنت کرکے کچھہ لاؤن تو بی بی کے جھگڑے سے رہائی پاؤن؛
بازار مین جاکر جہان مزدور اکٹھے ہوکر کھڑے رہتے تھے اُن مین جا ملے لوگ آئے اُن
مزدورون کو اپنی اپنی احتیاج کے موافق ساتھہ کرکر لے گئے ان کو کسی نے نہ پوچھا ایک
پہر جب اسی انتظار ہی مین گذر گیا اور کوئی انکی طرف نہ آیا لاچار ہوکر میدان کو چلے گئے
وہان جاکر ایک کوشے مین بیٹھے اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول ہوئے جب
دن آخر ہوا گھر مین آئے بی بی نے مزدوری کے پیسے طلب کئے جواب دیا کہ جس کے
یہان مین نے محنت کی ہے اسنے وعدہ کیا ہے کہ آج اور کل کی مزدوری اکٹھا
دونگا لاچار ہوکر مین چلا آیا کل دونون دن کے پیسے انشاء اللہ تعالی لاؤنگا بی بی اور
لڑکے اور خود فاقہ کھینچ کر رہ گئے صبح کو اٹھتے ہی نماز فجر کی ادا کرکے پہر بازار کو گئے ایسا
اتفاق ہوا کہ اسدن بھی کسی نے انکو نہ بلایا بہت دیر تک مزدورون کے مقام مین کھڑے
رہے جب ناامید ہوئے لاچار ہوکر اسی مکان مین جہان اگلے دن عبادت کی تہی
گئے اور حق سبحانہ تعالی کی عبادت مین مصروف ہوئے پہر شام کو گھر آئے
بی بی نے اُن سے پوچھا کہ پیسے کہان جواب دیا کہ جس شخص کے گھر مزدوری کرتا ہون
وہ شخص بڑا دانا اور سخی ہے اسکی خوبیون کو دیکھہ کر مزدوری مانگنی اور پہر اسکے
واسطے اس سے ضد کرنی مین نے مناسب نہ جانا حیا کو کام فرمایا ہے
بی بی آج کے دن بھی تو مجھے معاف کرو میری باتین نہ سناؤ کل تینون دنون کی مزدوری
اللہ چاہے تو ملیگی بی بی دل ہی دل مین ملولا کہاکو چپکی ہو رہی لڑکے بالون سمیت

سب بھوکھے سو رہے جب صبح ہوئی نماز ادا کرکے پھر وے بازار کو گئے اور جی مین سوچنے
لگے اور بہت غم اور غصہ کھائے کہ اگر آج نہوا اور مزدوری نہ ملی تو شام کو بی بی سے
کیا عذر کرونگا اور کیونکر اسکے طعن تشنیع سے بچونگا اسدن بی بی نے تینون
دنون کی مزدوری کے پیسون کے واسطے ایک تھیلی اپنے میان کے حوالے کی تھی
وے بیچارے گئے ہاتھہ مین تھیلی لئے مزدورون کے مقام مین منتظر کھڑے رہے کہ
کوئی بلاوے تو جاؤن وقت پر لوگ آئے اور ونکو لے گئے یے وہین کے وہین
کھڑے رہ گئے کوئی انکی طرف متوجہ نہوا آخر لاچار ہوکر دل مین کہنے لگے کہ آج تیسرا
دن ہے کسی نے مجھے مزدوری کو نہ بلایا اب بیفائدہ کیون یہان اپنی اوقات کھوؤن بہتر
یہہ ہے کہ چلکر اسی مکان مین اپنے معبود حقیقی کی جناب مین سر جھکاؤن اور اسی سے
اپنا مطلب دلی اور راز نہانی عرض کرون یہہ سوچ سمجھہ کر وہان سے اسی مقام پر
آئے اور عبادت مین مشغول ہوئے جب شام ہوئی تو دل مین خیال کیا
کہ آج ایک حیلہ کیا چاہئے کہ جس سے بی بی کے طعنے سے بچئے غرض
اس تھیلی کو بالو سے بھرکر ہاتھہ مین لے لیا کہ جب گھر مین بی بی کھولے گی یہی کہونگا
کہ اس شخص نے جسکے یہان مین کام کرتا ہون بڑا دغا کیا جو میری تھیلی کو بالو سے
بھر دیا آج تم صبر کرو کل مین اس سے سمجھونگا اور کئی دن کے پیسے کھڑے کھڑے
بھر لونگا اسمین آج کا روزہ بھی ٹل جائیگا کل کو خدا کریم ہے یہی منصوبہ کرکے
تھیلی بالو سے بھر لی اور گھر مین آئے جونہی گھر مین داخل ہوئے کیا دیکھتے ہین
کہ بی بی بہت خوش بیٹھی ہین لڑکے بالے کھا پی کر آسودہ ہوکر کھیل رہے ہین
پوچھا کہو بی بی یہہ کیا ہے آج تم کو بہت خوش پاتا ہون کہنے لگین کہ تم سچ
کہتے تھے کہ وہ شخص جسکے یہان مین کام کرتا ہون بڑا سخی اور با مروت ہے
کئی گھڑی گذری ہوگی کہ اسنے ایک بوڑھے کے ہاتھہ ایک تھیلی بھیج دی بوڑھے

نے دروازے سے پڑا کر دستک دی مین نے پوچھا کون ہو کہا کہ تمہارا شوہر جسکے یہان کام
کرتا ہے اُسنے انکی مزدوری کے پیسے تھیلی مین بھر کر بھیجے ہین اُسکو لو یہہ کہہ کر تھیلی
میرے حوالے کی اور آپ چل کھڑا ہوا مین نے جو تھیلی گھر مین لاکر کھولی دیکھتی کیا ہون کہ
اُسمین چھہ سو اشرفیان بھری ہین ایک اشرفی خوردہ کرکے کھانیکا اسباب
بازار سے لائی یہہ بات سُنتے ہی وہ مرد بزرگ رو پڑا اور ہزارون زبان سے اُس
مالک دوجہان اور خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا بی بی نے پوچھا سچ کہو یہہ کیا
ماجرا ہے بزرگ نے تمام حقیقت ان تینون دنون کی بیان کی اور کہا کہ تمھاری خفگی کے
خوف سے مین نے آج ایک حیلہ ٹھہرا کر اس تھیلی کو بالو سے بھرا تھا
اس خاوندے ہمتا نے مجھہ کو سرفراز کیا اپنے خزانہ غیب سے اس نالایق کو مالدار
بنایا ایسا خاوند اسکے سوا اور کون ہے کہ تھوڑی مزدوری مین بہت سا انعام دی
بی بی نے تھیلی کو جو گھر مین جاکر کھولا جواہر بیش قیمت سے بھرا پایا دوچند خوشی
انھین ہوئی شکرگذاری اس خالق کی دل و جان سے ادا کی نقل ہے کہ بنی
اسرائیل مین تین بھائی تھے باپ انکا بہت بوڑھا بڑے بھائی نے دونون بھائیون
سے کہا کہ باپ کی خدمت مین مجھے رہنے دو تم دونون گھر بار سنبھالو مجھہ
کھانے کپڑے کے لیئے جو ضرور ہو مجھہ کو دیا کرو جب باپ مرجاوے اسکا ترکہ
بھی تمھین دونون بانٹ لیجو یہہ بات سُنکر دونون خوش ہوئے عیش و عشرت
کرنے لگے وہ باپ کی خدمت مین مشغول ہوا بعد چند روز کے اُسکا باپ مر گیا جو مال
اسباب تھا دونون بھائیون نے بانٹ لیا بڑے نے کہا جسطرح باپ کے جیتے
ہماری اور ہمارے لڑکے بالون کی خبر لیتے تھے لیا کرو انھون نے نہ سنا ناخوش
ہوکر اسنے جواب دیا یہہ بیچارہ بڑی حیرانی مین پڑا رات کو سوتے ہوئے خواب مین
دیکھا کہ ایک شخص اسکو کہتا ہے کہ فلانے مقام مین سو دینار سونے کے گڑے ہین

نکال لے خواب خیال سمجھکر خاطر مین نہ لایا پھر دو رات پے ہم اسنے یہی خواب دیکھا
تیسرے دن صبح کو تڑکے اُٹھکر جو اس مقام کو کھودا گڑا خزانہ ہاتھ لگا اپنی جورو کے حوالے
کیا جورو سنے بازار سے ایک مچھلی منگوائی پیٹ چیرا تو جواہر کی تھیلی نکلی پھر اسنے خواب
دیکھا کسی نے کہا اے یار یہہ دولت دنیا کی تو تجھکو ملی آخرت مین اس سے بھی بہتر اور زیادہ
پاویگا یہہ سب عوض اسکا ہے جو تونے باپ کی خدمت مین دُکھ اُٹھایا تھا اے بھائیو
یقین جانو کہ وہ ایسا ہی خاوند ہے کہ کسی کی محنت کو ہرگز برباد نہین کرتا اور جو کوئی اسکی
خدمت اور عبادت اخلاص سے بجالاتا ہے اور سب طرف سے آس توڑکر اسی کی
طرف دل سے رجوع ہوتا ہے یا اسکی رضامندی کے کام کرتا ہے پلمارتے وہ صاحب
اُسکو ہر طرف سے بے نیاز کردیتا ہے دین اور دنیا کی مرادین اسکی بر لاتا ہے پس
اب تمکو لازم ہے کہ اپنے جان و مال سے اسکی تابعداری مین حاضر رہو سوائے
اُسکے دوسرون کی طرف دل نہ لگاؤ اُسی کی قبضۂ قدرت مین ہم سب ہین مجبور بلکہ
فرش سے عرش تک بالکل ہین مقہور بھلا جو خود لاچار ہو وہ دوسرے کی لاچاری
مین کیا کام آوے اور جو خود بے بس ہو وہ اورون کو کیونکر بچاوے گرا ہوا کہین
گرون کو اٹھاتا ہے سوتا ہوا کہین سوتون کو جگاتا ہے سوچ کرو دھیان لگاؤ شرک
چھوڑو بدعت سے باز آؤ نقل ہے کہ ایک دن کئی مسلمان دیندار ایک مقام
مین بیٹھے ہوئے دنیا کی ناپائداری اور دنیادارون کی غفلت اور لالچ اور انکی عقل
کی نارسائی ذکر کررہے تھے اُن مین سے ایک نے کہا کہ مین نے کسی
کتاب مین لکھا دیکھا ہے کہ اگلے زمانے مین ایک بادشاہ بے دین تھا اُس نے
یہہ قصد کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو دعوا اسلام کا کرتے تھے اور سبکو
کافر کہتے تھے تباہ کرے اسکی مصلحت وزیر سے پوچھی کہ ایسی تدبیر ٹھہراؤ
کہ یے لوگ خود بے دین ہو کر ہمارے خیرخواہ و مددگار بنین اور ہمارے ارادے کے

شریک ہوجاوین وزیر نے بعد غور و تامّل کے عرض کی کہ ایک صورت میری خاطر مین
گذرتی ہے اغلب کہ وہ ہمارے مطلب کو مفید پڑے بادشاہ نے کہا جلد
بیان کرو اُس نے عرض کی کہ اس قوم کے علما اور سرداروں کو طمع کے پھندے
مین لاکر اُن سے اپنا کام لیا چاہیے اور اُن کو اپنا نایب بناکر اُن سے اپنے
دین وآئین کی ترغیب دلوانا چاہیے بادشاہ کو یہہ صلاح بہت پسند
آئی اُس نے حکم کیا کہ جو لوگ لایق اور قابل ہین وے ہماری سرکار مین بڑے
بڑے مشاہرے پاوینگے اور سرکاری خدمات مین مقرر کئے جاوینگے اچھے
اچھے حسب نسب والے بڑے بڑے عالم فاضل دوڑے اُن کی خوشامد
اور تعریف مین مشغول ہوئے جس مین یہہ عمدہ عہدہ اُن کو ملے دنیا کی دولت
ہاتھ لگے غریب دینداروں نے جب یہہ حال دیکھا کہ عالم اور سردار
ہمارے طمع دنیاوی کے سبب آخرت کو بھولے قریب ہے کہ اُن کے سبب سے
ہزاروں دیندار خراب ہوویں اور اُن کی راہ اختیار کرکے بیدین ہوجاوین اُس
وقت کے پیغمبر کو یہہ خبر پہنچائی حضرت نے اُن علماؤں اور سرداروں کو
بلاکر دنیا کی بے ثباتی کی حقیقت اور دنیاداروں کے مال کی کیفیت ہر طرح سے کھول
کر سنائی اور آخرت کی ذلت اور رسوائی سے وحشت دلائی لیکن اُن سنگین
دلوں کے دلوں مین جو محبت دنیا کی چھاگئی تھی کچھ اثر نہ کیا بلکہ بعضے اُن مین سے اُس
بادشاہ بیدین کی بیدینی کو اُٹھانے کی تقریر لانے لگے بعضے اس کے عدل اور انصاف
کی تعریف بیان کرنے لگے بعضے اپنے اگلے بادشاہ اور رئیسوں کی بے
انتظامی اور بے انصافی پر اُسکی دانائی اور عقل کی رسائی اور ملک کی بند و بست
کی خوبی کو ترجیح دینے لگے غرض بعد نوکری کے ہر طرح سے اُسکی خیرخواہی اُنکے
دلوں مین آگئی اچھے منافق بلکہ خاصے مرتد اور اُسکے دوستدار مددگار رہنے لگے

بعد چند روز کے انھین عالمون اور سرداروں کو اُس بادشاہ نے حکم کیا کہ تم لوگ ہماری سرکار سے بہت روپئے کھاتے ہو عیش و آرام سے کاٹتے ہو اب تمکو لازم ہے کہ جسمین ہماری سلطنت قائم رہے اور جسطرح تم ہمارے خیر خواہ بنے مددگار ہوئے ہو سب چھوٹے بڑے بھی ایسی ہی ہوجاوین اسکی تدبیر کرو مادہ تو اُنکا مستعد ہو رہا تھا ہزارون روپئے کھا کر دولتمند ہو گئے تھے خوشی اور خورمی سے چین کرتے تھے کیونکر اب اپنے خداوند نعمت کی بات نہ سنین اور کسطرح اس عیش نقد کو آخرت کی نعمتون پر جو اُنکے اعتقاد مین موہوم ہو چکی تھیں چھوڑین دل سے مستعد ہوئے غریب دینداروں کے بگاڑنے پر بجان مصروف ہو گئے اللہ و رسول کے کلام پر عقلی دلیلین نکال کر جاہلون کو در پردہ جھٹلانے لگے بلکہ اُن بے دینون کی دلیلون کو ثابت اور شرعی دلیلونکو ناقص کرنے لگے نیک راہ سے بہکا کر بری راہ پر لائے چنانچہ تھوڑے عرصے بین اُنکی ترغیب اور تحریص و تعلیم اور فریب کے باتون سے ہزارون دین دار بیدین ہو گئے اور اُس بادشاہ کے طریق اور رسم پر صاف صاف چلنے لگے دوستونکی لبستی اُجڑ گئی اور نافرمانون اسکے دشمنون کی جمعیت بڑھ گئی یہہ قصہ سنکر ایک مسلمان نے اُنین سے سوال کیا کہ بھلا جن لوگون نے بیدین سردار کی موافقت کی اور اسکے مددگار ہوئے اور اسکی صحبت اور موانست پر فخر کرنے لگے اور اسکی قوت اور مدد سے دینداروں کی ذلت پر کمر باندھی اُنکے دین کو خراب کیا اللہ و رسول کے حکم سے پھر گئے قیامت کا ڈر دل سے اٹھا دیا اللہ جل شانہ کے نزدیک انکا کیا حال ہوگا دوسرے دیندار نے جواب دیا کہ جو اللہ اور رسول کی بات نہ سنیگا اور اسپر اعتقاد نہ رکھیگا اور دنیا کی طمع کر کے مخالفون سے محبت اور میل کریگا اور انکی باتون اور دلیلون کو سچ جانیگا البتہ وہ جہنمی ہوگا اور منکرون کے ساتھ اُسکا حشر کیا جائیگا پھر اُسنے سوال کیا کہ یہہ حکم عام ہے یا انہین لوگون کے حق مین تھا جواب دیا کہ عام ہے جب کوئی ایسا کریگا ایسے عذاب اور

فضیحتی کا سزاوار ہوگا پھر سوال کیا کہ بھلا نماز اور روزہ خیر خیرات انکا کچھ انکے کام آویگا
جواب دیا ہرگز کام نہ آویگا کیون کہ خدا کے ڈر سے نہین کیا اپنے نام و نشان دنیا کی
عزت بڑھنے لوگون کے فریب دینے کو کیا اگر خدا کا ڈر ہوتا تو کیون کر اسکی مخالفت
کرتے نفس کے تابعدار بنتے دنیا کماتے عاقبت کھوتے بہتیرے آیتین قرآن شریف
کی اور حدیثین رسول کریم کی اسپر دلالت کرتی ہین چنانچہ آٹھوین سیپارہ کے پانچوین
رکوع مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ اور نہ چل انکی خواہشون پر جو جھٹلاتے ہین
ہمارے حکمون کو اور جو یقین نہین رکھتے آخرت پر اور اپنے پروردگار کے ساتھ دوسرون
کو برابر کرتے ہین جیسا انھون نے کیا اگر اللہ کے حکمون کو سچے جانتے اور آخرت پر یقین رکھتے
تو اللہ تعالی سے ڈر کر دوسرون کی تابعداری کر کے اپنا دین نہ کھوتے اور اگر اللہ ہی پر
بھروسا رکھتے اور اسیکو رازق جانتے تو اسکے دشمنون کی مدح اور ثنا کرتے اُن کی
خوشامدین کرنے نہ لگتے سو انھون نے تو اورون کو رزق دولت حشمت دینے مین
اللہ کے برابر کیا اور اسی پارہ کے تیرھوین رکوع مین آیا ہے اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ
لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا
كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ جنھون نے ٹھہرایا اپنا دین کھیل اور تماشا اور فریب دیا انکو دنیا کی
زندگی نے سو آج بھلا وینگے ہم انکو جیسا بھلا یا تھا انھون نے اپنے اسدن کے ملنے
کو اور جیسا وے تھے ہماری دلیلون پر انکار کرتے یعنے جو باتین ہم نے اپنی کتابون مین کھول کر
کہہ دیا تھا کہ نافرمانون کو اگرچہ وے دنیا مین عیش و آرام سے کاٹین دوزخ مین بھرینگے
اور فرمان بردارون کو اگرچہ دنیا مین وے تکلیف سے رہین ہمیشگی
کے گھر مین بہت آرام سے انھین رکھینگے اور نافرمان کی کمائی
اکارت جاوینگی اور انکی شان و شوکت کچھ کام نہ آویگی اور فرمان بردار دنیا کی

فرمان برداری انہین بہشت مین لے جاویگی یہانکی تکلیف کے بدلے وہان بڑی راحت انہین
ملیگی اسیطرح کی اور اور باتین جسمین اللہ تعالی کی بڑائی پائی جاوے اور قدرت
اور دوسرون کی بے مقدوری اور ذلت اور چھٹے پارہ کے بارہوین رکوع مین
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ
یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ اے ایمان والو دوست
مت بناؤ یہود اور نصاری کو وے آپسمین ایک دوسرے کے دوست ہین اسلیئے
کہ تم سے مخالفت کرین اور جو کوئی تم مین سے انکا رفیق ہووے خیرخواہ بنے بیشک وہ
انہین گنا جائیگا تحقیق اللہ راہ پر نہین لاتا ظالمون کو جو دشمنون سے اللہ کی دوستی
کرکے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین جہنم کے کندے بنتے ہین اور فرمایا رسول علیہ
السلام نے لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا
جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا یَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ ٥ رواہ
ابن ماجہ نہین قبول کرتا اللہ تعالی بدعتی سے روزے اور نہ خیرات نہ حج نہ عمرہ
نہ جہاد و نہ نفل نہ فرض نکلتا ہے وہ اسلام سے جیسے نکلتا ہے بال گوندھے آٹے
سے سو ان لوگون نے تو ظالمون اور کافرون سے رفاقت کی اور انکی خیرخواہی پر
کمر باندھی انکا حال تو بدعت کرنیوالون سے مقرر زیادہ ہوگا عَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ
خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ رواہ البیہقی تحقیق سنا رسول علیہ السلام کو کہتے جو کوئی چلا ظالم کے
ساتھ کہ تقویت دے اسکو اسکی خوشی کے کامون مین اور وہ جانتا ہے کہ وہ
ظالم ہے پس خارج ہوا وہ اسلام سے یعنے کافر ہوا کیونکہ اس نے ظالم کی
مدد کی اور دین اسلام کے سوا سب کافر ظالم ہین اور کفر اصل ظلم ہے وعن ابراہیم بن میسرۃ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ فرمایا

رسول علیہ السلام نے جس نے عزت اور تعظیم کی بدعت کرنیوالے کی تحقیق مدد کی اسنے اسلام کے کھودڈالنے پر اُن لوگوں سے تو کافرون کی تعظیم کی اُنکے سامنے سر جھکایا خداوند کہا اور اقبالہ لکھا دنیا حاصل کرنیکو اسلام کی حرمت کھوئی اپنے تئین ذلیل کیا انکا حال تو بیشک اُن سے بدتر ہوا اور مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان مین امام بیہقی سے روایت ہے کہ انس رض نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ ؛ ستے جب تعریف کیا جاتا ہے کوئی بدکار غضب مین آتا ہے پروردگار اور کانپ جاتا ہے اسکے سبب عرش فہار اُسسے معلوم ہوا کہ جو کوئی بدکار بداطوار کی دنیا کمانے کو تعریف کرتا ہے اور قصیدے رباعی بناتا ہے یا کسی کتاب مین انکی بڑائی اور مدح لکھتا ہے توسوز اللہ تعالیٰ کے غضب مین گرفتار ہوتا ہے اور اسکی اس حرکت سے کہ اسمین تحقیق اُس خاوند حقیقی کی نارضامندی ہے ؛ عرش عظیم کانپ جاتا ہے لرزنے لگتا ہے اب جو کوئی ظالم اور کافر کی مدح گوئی کرے تو سمجھنا چاہیئے کہ اسکا کیا حال ہوگا یقین ہے کہ اگر دنیا مین وہ ذلت سے بچ گیا تو معززؔ مرنیکے وقت سے آخر تک بڑی شدت کے عذاب مین گرفتار رہیگا اور تیسرے پارہ کے اگیارہوین رکوع مین ؛ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ ؛ چاہیئے کہ اختیار نہ کرین ایماندار کہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہین کافرون کو جو اُسکے دشمن ہین اپنا دوست اور رفیق نہ بناوین اور انکو اپنا کاروبار سپرد نہ کرین سوا سے ایماندار کے پھر جو کوئی ایسا کریگا بہ لحاظ منافع دنیوی کے اور اُن سے محبت اور میل رکھے گا وہ اللہ سے کچھہ علاقہ نہین رکھتا یعنے اللہ کے عہد مین نہین سو اب جو کوئی اُن سے محبت رکھے اور انکی خوشامد کرے اور انکی ترقی اپنی ترقی اور انکی تکلیف مین اپنی تکلیف اور انکی عزت مین اپنی عزت اور انکی ذلت مین اپنی ذلت جانے اور جو وے

کہیں اور کریں اچھا سمجھے وہ اللہ کے نزدیک بے شبہ برا ہے عن ابی ھریرۃ رض

ان النبی صلعم قال لعن عبد الدینار لعن عبد الدراھم فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

لعنت کئے گئے ہیں یا لعنت کئے گئے ہو جیو بندے اشرفیون کے اور بندے روپیون کے

یعنے جو اُن کی محبت مین گرفتار ہے حلال حرام پر کچھہ لحاظ نہین رکھتا جسمین روپے

حاصل ہون وہی کرتا ہے وہ لعنتی ہے اللہ کی رحمت سے دور ہے چوتھے سیپارہ کے

تیسرے رکوع مین یاایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ودوا

ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بینا لکم الایات ان کنتم

تعقلون ھا انتم اولاء تحبونھم ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتب کلہ ۚ اے ایمان والو نہی

دوستی نہ پکڑو اپنے غیر سے وے کمی نہین کرتے تمھاری رسوائی اور خرابی مین یعنے جسمین تمھارا

دین بگڑے اور دنیا مین ذلیل ہو اور یہی چاہتے ہین کہ تم ہر طرح سے دکھہ مین پڑو ظاہر ہو گئی اُن کی

دشمنی انکی زبان سے کہ تمھاری عیب جوئی مین لگے ہین دین و دنیا کے بگاڑنے مین مصروف

ہو رہے ہین اور جو چھپا ہے اُنکے جی مین سو وہ اس سے بھی زیادہ ہے ہم نے بتلا دئے تمکو

پتے اگر تمکو عقل ہے تو سمجھو کہ وے کیسے تمھارے دشمن جانی ہین سنتے ہو تم ایسے نادان

ہو کہ انکی دوستی خیر خواہی مین لگے ہو اور وے تمھارے دوست اور خیر خواہ نہین اور

تم ایمان رکھتے ہو اللہ کے سب کتابون پر اور وے بعضے کتاب سے یعنے قرآن سے منکر

ہین سو یہہ معاملہ اس زمانہ مین جھوٹے مسلمانون کا کافرون سے اور کافرونکا ایمان

دارون سے خوب ظاہر ہے آنکھہ ہو تو دیکھو عقل ہو تو سمجھو دنیا کی طمع مین دین کو کیون

کھوتے ہو ہوشیار ہو جاؤ دوست دشمن پہچانو دشمنون سے پرہیز کرو عاقبت سنوارو

اس زمانہ مین مخالفون نے جس جس طرح کی بے عزتی ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی کہ انکی بے عزتی عین اللہ تعالیٰ کی بے عزتی اور اس سے انکار ہے کوچہ و بازار

مین بیان کیا اور نادان لوگون کو سنا سنا کر گمراہ بنایا اور مسلمانون کو ایسی

باتون سے رنج اور دکھ مین ڈالا کہان تک بیان کرون اللہ جلشانہ اپنے دوستونکا بدلا لے اور انکے دلون سے بے ایمانی اور حسد اور کینہ اور نااتفاقی اور بغض اور عداوت اور ناانصافی اور طمع دنیا کو جلد دور کرکے ایمان اور خوف الہی ور محبت اور اتفاق اور انصاف اور دنیا کی بے پروائی کی دولت سے انکے دلون کو معمور کرے کیہی اسکے فضل اور کرم کا وسیلہ ہے پھر یقین کرو کہ جب ہی یہ برائیان لوگون نے چھوڑین اور بھلائی جن مین اللہ ورسول صراضی ہون اختیار کین وہین اس پاک پروردگار کی طرف سے کرم اور فضل اور مدد ہر طرح کی اُنکے حال پر بلاشبہہ متوجہ ہوگی اور تمام لوگ نیک اور اچھے ہوجاوینگے کسی نوع کی عداوت اور نفسانیت آپسمین باقی نرہیگی نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جب وہ مرگیا بیٹون نے باپکے ترکہ کو آپسمین بانٹ لیا ایک حویلی رہ گئی اسمین جھگڑا پڑا اس حویلی سے آواز آئی اس مکان کے واسطے بیفائدہ قضیہ کرتے ہو ناخوشی درمیان مین لاتے ہو میرا احوال پہلے سن لو پھر جو کچھ جانو سو کیجو اگلے زمانہمین ایک آدمی تھی تین سو برس کی میری عمر ہوئی بعد مرنیکے تین سو برس قبرمین دبی رہی پھر ایک شخص نے میری مٹی سے اینٹین تیار کرکے یہہ حویلی بنائی سو تین سو برس گذرے کہ مین اسی حویلی کی دیوارمین ہون اب تک بھی جان کندنی کی سختی مین پڑی ہون گورکے عذاب سے مخلصی نہین ہوئی یہانکی مصیبت اور بے قراری سے چھٹی نہین ملی اب اس احوالکو میرے دیکھو اور گوش دل سے سنو اگرچہ خوف الہی رکھتے ہو تو اس جھگڑے سے باز آؤ وہ کام کرو کہ جس سے دین کی مشکل آسان ہو گور اور قیامت کی تکلیف سے بچو یہہ آواز سنتے ہی ان کے ہوش گئے قضیہ بھولے دل وجان سے اللہ تعالی کی تابعداری مین لگے رہے اہل معرفت کہتے ہین کہ عوام کے بت تین ہین محبت پیٹ کی خواہشون کی محبت فرج کی خواہشون کی محبت زن اور فرزند کی اور خواص کے

بھی بہت تین ہین مال کی محبت جان کی محبت ظاہر کی آرایش کی محبت ساتوان بت جو سب کا سردار ہے وہ نفس کافر ہے کہ اَلنَّفْسُ هِيَ الصَّنَمُ الْاَكْبَرُ اسیواسطے فرمایا ہے کہ جہاد کرنا نفس کافر سے جہاد اکبر ہے حضرت علی مرتضی رضؓ سے قول مشہور ہے رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ کافر ظاہر کو تلوار مار سکتے ہین نفس کافر کہ چھپا دشمن ہے اسکا مارنا دشوار جانتے ہین بے توفیق ایزدی مارا نہین جاتا اس کلام سے معلوم ہوا کہ کافر ظاہر بت پرست ہین اور ہم لوگ باطن مین انکا بت ظاہر ہے ہمارا چھپا تو اب ہم بھی لائق ہین بتخانہ وزنار کے نہ قابل ہین جبہ و دستار کے مردوہ ہے کہ ان بتون کو چھوڑے اور اس زنار کو اور بتخانے کو توڑے تب مسلمانی کے دعوے مین پورا ہووے اور محبت کی راہ استقامت پاوے الہی ہمکو اور سب مومنون کو اپنی فرمان برداری کی توفیق دے اور برے کامون سے بچالے کہ نفس اور شیطان کے وسوسے سے نجات پاوین شرع کی اچھی سیدھی راہ پر چلے جاوین کسی کی خوشامد برآمد سے اور خلاف دینداری کے کامون کے کرنے سے بچے رہین

آمین یارب العالمین بحرمت نبی کریم وبعزت آل واصحاب اجمعین

تئیسوان باب ابوشحمہ کے احوال کے بیان مین

کہتے ہین کہ حضرت عمر رضؓ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبداللہ عرف ابوشحمہ نہایت خوب صورت اور نیک سیرت بڑے خوش آواز اپنے ہم جولیون مین ممتاز قرآن شریف کو اس قرأت سے پڑھتے تھے کہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون کو جب قرآن مجید کے سننے کا شوق ہوتا ان سے سنتے اور سنکر نہایت محظوظ ہوتے اتفاقاً وے بیمار ہوئے حضرت عمر رضؓ نے انکی شفاعت کیواسطے شافی حقیقی کی نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اس دکھ سے مخلصی پاوے تو اللہ تعالی کیواسطے روزے رکھون ایک مہینے کے حق سبحانہ تعالی نے مہر کی اس بیماری سے ان کو

شفا دی حضرت عمر نے نذر ادا کی جب عبد اللہ صحیح اور تندرست ہوئے حضرت پیغمبر خدا
کے روضۂ مبارک پر تشریف لے گئے شہر مین خبر دی کہ جسکو قرآن شریف کے سننے
کا شوق ہو آوے بہت سے آدمی جمع ہو گئے ابو شحمہ نے تلاوت شروع کی ہر طرف سے
شاباش و مرحبا کی صدا آنے لگی انکی قرائت نے لوگون کے دل مین اثر کیا کہ اللہ تعالیٰ کا
خوف دلون پر چھا گیا آنکھون سے آنسو نکل پڑے اپنے گناہون کے ڈر سے رونے
لگے بعد فراغت کے اصحابون سے رخصت ہو کر گھر کی طرف چلے راہ مین ایک یہودی سے
ملاقات ہوئی وہ بڑا طبیب مشہور تھا کہنے لگا اے ابو شحمہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو
رنگ تمہارا زرد ہو رہا ہے آج حضرت کے روضہ پر تم نے قرآن شریف پڑھ لوگون کو
اپنی قرائت سے خوب رولایا اگر اسیطرح محنت کیا کروگے تو پھر اسیطے بیمار پڑو گے
تمہارے حق مین ایک صلاح مین نے ٹھہرائی ہے اگر سنو تو تمہارے کام آوے
ابو شحمہ نے کہا بیان کرو کیا کہتے ہو اسنے کہا کہ میرے گھر چلو ایک دو پیالے شراب
کے پیو بیماری کی افسردگی جاوے طبیعت کو سرور حاصل ہووے بدن مین قوت مزاج
مین فرحت آوے پھر یہہ بیماری کبھی عود نہ کرے رنگ روپ بڑھ جاوے ابو شحمہ
یہہ سنکر کہنے لگے نعوذ باللہ منہا مین حضرت عمر کا بیٹا ہون اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیون
کرون اگر یہہ حال تیرے بہکانے کا اپنے باپ سے کہہ دون تو اسیوقت تجھہ پر آفت
آوے کہ جان بچنی تیری مشکل پڑے تب اسنے بہت عاجزی اور انکساری سے
کہا اور یون سمجھانے لگا کہ مین تمہارے بھلے کو کہتا ہون دوستی کے راہ سے
یہہ دوا بتلاتا ہون طبیب ہون جو تمہارے حق مین بہتر ہو اور تم کو فائدہ کرے
وہی تجویز کرتا ہون اگر نشے کا خیال ہے تو ایک دوا ایسی اسمین ملا دونگا جس سے
مطلق نشا نہ رہے فائدہ ملے غرض اسیطرح کی باتون سے پھسلایا اور شیطان نے
بھی دل مین وسواس ڈالا کہ ان کے دل مین رغبت ہوئی اسکے ساتھ اُس کے

گھر گئے اُسنے کئی پیالے شراب کے پلائے جب نشا چڑھا گھر سے باہر کر دیا وہین شیطان آدمی کی صورت بنکر گمراہ کرنیکو حاضر ہوا ابو شحمہ سے کہا ایسی حالت گھر جانا مناسب نہیں چلو میدان کی طرف سیر کرو جب نشا اتر سے تب جاؤ بنی نجار کا ایک باغ مشہور ہے وہان لیگیا اُس باغ مین ایک خوب صورت عورت سوتی تھی ابو شحمہ کو مستی کی حالت مین شہوت کا جوش آیا لیٹ کر بوسہ لیا عورت کی جو آنکھین کھلین مکان خلوت کا اور جوان حسین پاکر چپکی ہو رہی ابو شحمہ نے اُس سے فعل بد کیا شیطان مردود نہایت خوش ہوا بعد اسکے جب ابو شحمہ کو ہوش آیا نشا جاتا رہا اپنی اس نالایق حرکت پر بہت سے نادم ہوئے توبہ استغفار کرنے لگے عورت سے کہا اے عورت شیطان کے وسواس سے یہہ حرکت بد مجھہ سے ہوئی لیکن تجھہ سے یہہ امید رکھتا ہون کہ اس بات کو کسی سے نہ کہے مجھے ذلیل اور رسوا نہ کرے بہت منت اور معذرت کر کے گھر گئے رات بھر نیند نہ آئی نالہ و زاری مین کاٹی خدا کی جناب مین توبہ اور استغفار کرتے رہے اپنی اس حرکت پر خجالت اٹھاتے رہے ایسا اتفاق ہوا کہ اس عورت کو حمل رہ گیا بعد مدت کے لڑکا جنی اپنے بیگانے کے طعنے و تشنے سے ڈری فکرمند ہوئی کہ اب کیا کرون کیون کر چھپاؤن آخر یہہ سوجھی کہ جسکا نطفہ ہے اسکے باپ پاس ظاہر کرون جس وقت حضرت عمر رضہ مسجد مین بیٹھے وعظ کر رہے تھے وہ عورت لڑکے کو گود مین لئے ہوئے آئی اور کہنے لگی اے خلیفہ برحق یہہ لڑکا تمہارے بیٹے کا نطفہ ہے حضرت نے پوچھا حرام سے یا حلال سے اسنے کہا حرام سے اور میری اس بات مین کچھہ تقصیر نہین یہہ کلام سنتے ہی حضرت عمر رضہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا پوچھا اے عورت تو اس بات پر قسم کر سکتی ہے اسنے کہا البتہ سچ بات مین کیا ڈر ہے اسیدم حضرت عمر رضہ اٹھہ کھڑے ہوئے گھر مین گئے ابو شحمہ کھانا کھاتے تھے باپ کو غصے مین دیکھہ کر کانپ اٹھے کہا اے بابا جان خیر تو ہے اسقدر غضبناک چہرہ آپکا کیون بنا ہے حضرت نے فرمایا جلد کھالے قیامت کا سفر تجھے درپیش ہے پوچھا کیا سبب فرمایا تو فلانی تاریخ جناب

رسالت مآب کے روضۂ مبارک میں قرآن شریف کی تلاوت کرکے کدھر گیا تھا سچ بیان کر
انھون نے کہا کہ جب مین قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت کر چکا گھر کی طرف روانہ ہوا
راہ مین فلانے یہودی سے ملاقات ہوئی بہکا کر وہ اپنے گھر لے گیا پھسلا کر اسنے شراب
پلائی اسی بیہوشی کی حالت سے ایک باغ مین پہنچا وہان ایک عورت سوئی تھی شیطان
اور نفس کے ورغلانے سے فعل بد اسکے ساتھ مجھ سے صادر ہوا پھر توبہ
اور استغفار کرتا گھر مین آیا اسی ندامت اور خجالت مین ڈوبا رہتا ہون اس غفور
رحیم سے معاف اور مغفرت چاہتا ہون رات دن آہ و زاری کرتا ہون حضرت عمر نے
یہہ باتین سنکر سر کے بال پکڑ لئے اور خونی کی طرح گھسیٹتے ہوئے اُن کو گھر سے
باہر لائے فرمایا تو نے تابعداری نفس اور شیطان کی چاہی اس منتقم حقیقی کی صفت
قہاری سے چشم پوشی کی اور اسکی حکومت اور جبروت کی حقیقت دل سے بھلائی
اس مقدمے مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو کوئی بیگانی عورت سے حرام کاری کرے
وہ سو دُرّے کھاوے ؛ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ
جَلْدَۃٍ ۝ ابو شحمہ نے کہا اے بابا جان مین اللہ تعالی کے تابع ہون جو چاہو سو کرو مگر لوگون کے
سامنے لیجا کر ذلیل اور رسوا نہ بناؤ فرمایا اے بیٹے تو نے اللہ تعالی سے شرم
نہ کیا قیامت کی رسوائی سے کچھہ نہ ڈرا اب یہانکی رسوائی سے کیون ڈرتا ہے اللہ تعالی
یون فرماتا ہے سزا چاہیے زانیون کو مسلمانون کے سامھنے ابو شحمہ چپ
ہو رہے حضرت عمر انکو مسجد کے دروازے پر لائے شہر مین غل پڑا سب نے اس
ماجرے کو سنا اور ہر ایک کو ابو شحمہ کے ساتھ محبت دلی تھی روتا پیٹتا وہان حاضر ہوا
حضرت عمر کی خدمت مین منت عرض کرنے لگے ابھی تھوڑے دن گذرے جو
حضرت رسالت مآب کی جدائی سے ہمارے دلون پر ایک صدمہ ہو چکا ہے اس
غم سے نجات نہین پائی اب یہہ غم تازہ کیون کر برداشت ہو وینگے بہتر یہہ ہے کہ

ابوشحمہ کے واسطے جو سزا شرعی مقرر ہوا ہم لوگون کو تھوڑا تھوڑا دیجئے اور انکو اس
مصیبت سے رہائی بخشئے حضرت عمر نے جواب دیا کہ اگر ایک کے بدلے دوسرے پر
سزا ایسی مقرر ہوتی تو البتہ مین مانتا بلکہ آپ ہی اس مصیبت کو اختیار کرتا ✻ نئی
بات خلاف شرع مین کیونکر کرون اللہ و رسول کے حکم سے کسطرح سر پھراؤن ہر چند
لوگون نے بہت کچھہ کہا اور خوب سمجھایا پر حضرت عمر نے ایک نہ سنی کسیکی نہ مانی ابو
شحمہ کا بدن ایسا نازک تھا جیسے گلاب کا پھول افلح نام جلاد کو حکم کیا کہ کپڑے انکے بدن
سے اتارے ننگا کرکے کوڑے مارے جلاد نے روکر یون عرض کیا کہ ایسے نازک بدن پر
کیونکر کوڑے مارون فرمایا کہ اللہ و رسول کے حکم بجا لانے مین کسی پر رحم کرنا مناسب
نہین اپنا ہو یا بیگانہ تو حکم بجا لا ایسے پر مت رحم کھا افلح نے لاچار ہوکر کوڑے مارنے
شروع کئے ابوشحمہ تاب نہ لا سکے کئی کوڑے لگتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑے
لوگون نے یہہ حال دیکھہ کر نالہ اور فریاد مچایا انکی سیرت اور صورت پر بہت غم
کھایا ہاتف غیب نے آواز دی اَحْسَنْتَ اَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ یعنے اچھا کیا تونے
اچھا کیا تونے اے عمر وہان سے پھر کر گھر مین آکر اپنی استقامت پر دوگانہ شکر کا
ادا کیا کتنے دن بعد جب ابوشحمہ موئے حضرت عمر رض نے خواب مین دیکھا کہ وے
بہشت مین داخل ہوئے ہین وہان کے زیب و زینت کے اسباب سے آراستہ ہوکر
بادشاہون کی طرح تخت پر بیٹھے ہین جواہر کا تاج سر پر دھرا ہے حورین خدمت
کو کھڑی ہین تمام نعمتین بہشت کی انکے پاس دھری ہین باپ کو دیکھہ کر سلام علیک
کیا اور کہا کہ اللہ تعالی کی رحمت تمپر ہو جو کہ تمنے مجھے قیامت کی رسوائی اور یہان کے
عذاب سے آپ نے بچا دیا اب میرا یہہ مرتبہ ہوا کہ جناب پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین
ہمیشہ بہ آرام تمام رہتا ہون کسیطرح کا غم نہین بڑی خوشی اور نہایت چین سے گذران
کرتا ہون اب میری طرف سے ما کی خدمت مین بہت بہت سلام کہہ دینا

اور بہیمی راحت اور مغفرت کے احوال سے اسکو خوب آگاہ کردیا اے بھائیو سمجھو ہوشیار
جاؤ گناہون کے کفارے کی فکر کسی جگہہ کرلو یہانکی تکلیف برداشت کرلو وہان کے عذاب سے بچو
دنیامین برائی اور بدی کی تدبیر ہوسکے گی آخرت مین سوائے سزا اور رسوائی کے تم سے کچھہ نبن
پڑیگی یہانکی پچاس برسکی مصیبت وہان کے پہر بھر کی تکلیف سے نسبت نہین رکھتی یہہ تو کسی صورت
سے گذر جاتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے بلکہ بڑھتی جاتی اسے بھائیو حضرت عمر رض کی عدالت کا
بیان تم نے سنا دل مین سوچو اور یقین جانو کہ حضرت عمر رض ایسے ہی عادل تھے کہ دین کے
مقدمے مین کسیکی خاطر ہرگز نکرتے تھے یہانتک کہ اپنے محبوب پیارے بیٹے کو سزا دی حد شرعی
انپر جاری کی پہر جو کوئی خلاف شرع کے کچھہ کام کرے لازم ہے اسکو کہ دنیا ہی مین اپنے تئین
اس گناہ سے پاک کرے جسطرح سے ہوسکے پہلے دعوے دار کو راضی کرے نہو سکے تو توبہ
استغفار کرکے جان بچاوے خواہ حد شرعی اپنے اوپر جاری کرواوے کہ آخرت کی رسوائی
اور ذلت سے بچے اور وہان کی شرمندگی اور عذاب سے نجات پاوے اور جسکو
عدالت کا رتبہ حاصل ہو چاہئے کہ وہ حکم شرع کے جاری کرنے مین کسی کی
سعی سفارش ہرگز نہ مانے اور خاطر نہ کرے اپنے بیگانے کو ایک نظر سے دیکھے
تب حضرت عمر رض کی نیابت کا درجہ پاوے یا اللہ ہم کو اور سب مومنون کو بد باتون سے
دور رکھیو اور نیک کامون کی توفیق دیجیو بفضلہ وکرمہ ۔۔

چوبیسوان باب ماتم اور نوحہ کی برائی کے بیان مین

ابو مالک اشعری رض کہتے ہین کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وَالنِّيَاحَةُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ
وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ
وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ اور نوحہ کرنا یعنے بین کرکے رونا مردے پر کفر کے
رسمون سے ہے اور فرمایا کہ اگر نوحہ کرنیوالے اپنے مرنیکے پہلے توبہ نکرے اٹھائی جائے

گی قیامت کے دن پہنے ہوئی ازار قطران کی اور پیراہن خارش کا یعنے اسکے بدن مین کھجلی پیدا ہوگی پھر ملا جائے گا اسپر قطران وہ ایک قسم کا تیل ہوتا ہے جس سے چراغ جلاتے ہین اسواسطے کہ اس سے سوزش اور جلن بدن مین زیادہ ہووے اور جسطرح دنیا مین وہ اپنے منہہ کو پیٹتی اور نوچتی تھی اور کپڑے پھاڑتی تھی وہان بھی ایسی ہی مصیبت مین گرفتار ہوگی کہ اپنے فعل کے مناسب سزا پاوے ابو سعید خدری رضہ کہتے ہین لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم اَلنَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ لعنت کی رسول علیہ السلام نے بین کرنیوالی اور سننے والی پر یعنے جو نوحہ کرے اور وہ جو اسکو خوشی سے سنے اور اسپر راضی رہے اور اکثر یہہ فعل عورتون سے صادر ہوتا ہے اسواسطے انکو فرمایا اور حدیث مین آیا ہے کہ جس میت کے گھر مین بین کرنے والی عورت ہو اسکے یہان موت کے دن کھانا بھیجنا درست نہین جس نے کھانا دیا گویا اس نے برے کام مین مدد کی مگر بغیر بین کے کسیکا غم دل سے کرنا اور آنسو بہانا جائز ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ ملک الموت مرنیکے بعد ماتم کرنے والون یعنے چھاتی منہہ پیٹنے والون اور کپڑے پھاڑنے والون اور بال کھولنے اور نوچنے والون سے پوچھین گے اس قدر غضب اور غصہ تمھارا کس کے اوپر تھا اگر اللہ تعالیٰ کی قضا اور حکم سے ناراض تھے تو تم کافر ہوئے اور اگر مجھہ پر خفا ہو تو بیجا ہے کہ مین تابعدار ہون مالک کے حکم سے آتا ہون اور اسکے ملک پر تصرف کرتا ہون جب تک دنیا قائم ہے یہی حال رہیگا کسی کا رونا پیٹنا غم کرنا کام نہ آوے گا عبد اللہ ابن مسعود رضہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ نہین ہے ہم سے یعنے ہمارے طریقے سے خارج ہے جس نے پیٹا رخسارونکو اور پھاڑا گریبانون کو اور پکارا یعنے نوحہ کیا کفر کے رسم پر اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب خبر پہنچی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے جہاد مین شہید ہونے کی حضرت مسجد مین غمزدہ ہوکر بیٹھے مین دیکھتی تھی

دروازون کی ورثا سے ایک شخص آیا اُسنے حضرت سے عرض کی کہ عورتین جعفر کی چلا کر روتی
ہین فرمایا اسکو حضرت نے کہ منع کرو وہ شخص گیا اور پھر آیا کہ وے عورتین کہا نہین مانتین حضرت
پھر فرمایا کہ جا اور باز رکھ انکو ایسی بیجا حرکت سے وہ جا کر پھر آیا اور عرض کی کہ وے
نہین سنتین اور میری بات کو خیال مین نہین لاتین فرمایا حضرت نے کہ جا اور ڈال
وے اُن کے منہہ مین خاک ان حدیثون سے یون معلوم ہوا کہ مصیبت پڑنے
مین یا کسی کے مرنے مین نوحہ کرنا اور سر منہہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال نوچنے
اور جو جو رسم کفار کے ہین انکو عمل مین لانے مناسب نہین ان سب کامون سے آدمی گنہگار
ہوتا ہے اور بزرگون نے لکھا ہے کہ کھانا بھیجنا میت کے گھر خویش اقربا اور ہمسایہ کو
پہلے دن مکروہ نہین ہے بلکہ مستحب ہے اگر وہان بین کرنیوالی عورت ہو دوسرے دن مکروہ
ہے اور وہ کھانا کھانا اہل مصیبت کے سوا دوسرون کو مکروہ ہے پس مصیبت پڑنے مین
مسلمانون کو چاہئے کہ صبر اختیار کرین ہرگز کوئی کلام گلے شکوے کا زبان سے نہ نکالین
وہ مصیبت اور غم کیسا ہی ہووے نبی یا ولی اپنے یا بیگانے کا اور اُن کامون مین ہندوستان کی
عوام عورتین خصوصًا بہت دلیر اور بے پروا ہوتی ہین مصیبت کے وقت ایسے کلام منہہ سے
نکالتی ہین اور ایسی حرکتین عمل مین لاتی ہین جسسے بدعتی اور کافر ہو جاتی ہین اسلئے بھائیو
خبردار رہو ہرگز ایسی باتین منہہ سے نہ نکالو اور ایسے کام نکرو کہ جس سے اللہ تعالی
کے نزدیک مردود ہو اور سوا اسکے اسبات کے کسی طرح کا فائدہ دین کا یا دنیا کا اس عمل مین
حاصل نہین بلکہ حدیث کی رو سے معلوم ہوا کہ مردہ بھی عذاب مین تمہارا شریک ہو جاتا
ہے اسکے اور اپنے حال پر رحم کرو خلاف شرع کے کامون سے باز آؤ الہی ہم کو اور
سب مسلمانون کو ایسے برے کامون سے جو خلاف شرع ہے دور رکھ اور مصیبت
کے وقت صبر و سکوت عطا فرما آمین یا رب العالمین بحرمت سیدنا محمد مصطفی و آلہ و اصحابہ

صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ؕ

پچیسوان باب اسمین کئی فصلین ہین اول فصل توبہ کی

جاننا چاہیئے کہ جسطرح اور بیماری کا علاج مقرر ہے اسیطرح گناہ کی بیماری کا علاج توبہ ہے جسطرح
بدن اور بیماریون سے ناقص ہوتا ہے اسیطرح ایمان بھی گناہون کی بیماری سے ضعیف اور ناکارہ بن
جاتا ہے مومن کو چاہیئے کہ جب یہہ بیماری لگ جاوے توفی الفور اسکو توبہ سے کھودیوے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے چوتھے سیپارہ مین اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ
یعنے توبہ کا قبول کا کرنا اللہ پر ہے واسطے انکے جو کرتے ہین برے کام نادانی سے پھر پھرتے ہین
تھوڑی دیر مین یعنے اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مسلمانون کے برے عمل سے جو وے نادانی سے
کرتے ہین اور پھر معاف چاہتے ہین قبل موت کے تو معاف فرماتا ہے اور اسکے گناہون سے
درگذر کرتا ہے سو مومن کو چاہیئے کہ ہردم کو اپنے دم واپسین سمجھ کر جلد یہہ کام کرے ہرگز دیری
نہ لگاوے اور غافل نرہے اور جو مسلمان ہے وہ برا کام نادانی سے کرتا ہے یعنے نفس اور شیطان
کے وسواس سے نہ شک اور انکار اور عداوت سے جیسا منافق اور کفار کرتے ہین تو خاوند
حقیقی بھی اسکے برے عمل کو جب ہی وہ دل سے رجوع لایا نادم ہوا فوراً اگر ہزارون طرح کی
اسنے برائی کی ہو معاف فرماتا ہے کیونکہ اِس دربار مین اخلاص سے گڑگڑانا اور اپنے
برے کامون پر افسوس کھانا اور اُن کامون سے باز آنا اپنے خاوند کے ڈر سے بہت
پسند ہے اور شارع نے ہر گناہ سے پاک ہونے کے واسطے علاحدہ علاج مقرر کیا ہے
مثلاً اگر کوئی جھوٹھہ قسم کھاوے تو اُسکو چاہیئے کہ کفارہ قسم کا موافق حکم
شارع کے دیوے اگر اسکے بدلے کوئی ہزار رکعت نماز پڑھے یا مسجد بناوے تو قسم کا کفارہ
ادا نہوگا اور گناہ صغیرہ کا ہمیشہ کرنا بھی دل کو سیاہ کرتا ہے کیونکہ صغیرہ گناہ اصرار سے
کبیرہ ہوجاتا ہے سو جو کوئی ایمان کا نور رکھتا ہے وہ خوب جانے کہ جو گناہ کرنے یا دیکھنے یا سننے
یا خیال کرنے کا اسسے صادر ہوتا ہے اسمین اسکا مرتبہ ناقص ہوجاتا ہے اور اللہ کے

دشمن سے اور اسکے بُرے مکان سے نزدیکی کا سبب ٹھہرجاتا ہے اور دشمن اُسکا شیطان
ہے اور بُرا مکان دوزخ اور واسطہ دوری کا ہوتا ہے اسکے دوست سے اور اُسکی
رضامندی کے مکان سے دوست اسکا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رضامندی کا مکان
بہشت اور جانو کہ توبہ کہتے ہین اسکو کہ باز آوے آئیندہ کے گناہون سے اور اُس سے
چھوٹنے کی تدبیر کرے اور پشیمانی کھینچے گذرے گناہون پر اور علامت اُسکی ہمیشہ غم
اور اندوہ مین کاٹنا اور اپنے احوال پر گریہ اور زاری کرتے رہنا اے بھائیو اگر تمھارا کوئی
بیمار ہوا اور ایک کافر طبیب تم سے کہے کہ یہہ بیماری بہت سخت ہے اندیشہ ہلاک ہونیکا ہے
تو کس قدر تمھاری جان مین بے قراری اور فکر لاحق ہوگی کہ خواب و خورش تمکو حرام ہوجائے
گی پھر معلوم ہے کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہے فرزند سے اور اللہ و رسول زیادہ سچے ہین
طبیب کافر سے اور عاقبت کی خرابی کا ڈر زیادہ ہے فرزند کی موت سے اور اللہ تعالی
کا غضب نافرمانی کے سبب زیادہ ہے موت کے ڈر سے بیماری کے باعث سوان باتون کو
جو لحاظ نہ کرے اور گناہون سے باز نہ آوے تو یقین جانو کہ اُسکے ایمان نے گناہ کی بیماری
سے نجات نہ پائی جب تک گناہون کی آگ بھڑکے گی اتنا ہی اثر اسکا ایمان کے جلانے مین
زیادہ ہوگا پھر جانو کہ گناہ دو قسم ہے ایک اللہ تعالی کا مثلاً نماز نہ پڑھنی زکوٰۃ
ادا نہ کرنی وہ معاف ہوتا ہے اس طریق سے جو اوپر بیان کیا گیا دوسرا حق عباد کا ہے
جیسا کسی کا مال چوری سے لینا یا غصب سے غصب کہتے ہین ظاہر مین لینا بغیر حق کے
یا کسی پر ظلم کرنا دکھہ دینا قتل کرنا وغیرہ ان گناہون سے بدون ادا کئے اس مال کے یا بدلا
دئے یا بغیر راضی کئے مدعی کے مخلصی ہرگز نہین طریق توبہ کا کیمیا سعادت مین یون لکھا ہے
کہ اسمین آٹھہ کام کرنا چاہئے چار دل سے علاقہ رکھتے ہین توبہ کرنا دل کی مضبوطی سے اور
آئیندہ کو ہرگز اس کام کا قصد نہ کرنا اسکے بازپرس سے ہمیشہ ڈرتے رہنا اللہ تعالی کی
جناب سے معاف کی امید رکھنی چار کام جسم سے علاقہ رکھتے ہین سب پہلے وضو کرکے

دو رکعت

دو رکعت نماز متوجہ ہوکر ادا کرنی پھر ستر مرتبہ استغفار کرنی پھر سو دفعہ سبحان العظیم و بحمدہ
پڑھنی اور اپنے مقدور کے موافق کچھہ صدقہ دینا ایکروز روزہ رکھنا اسی کتاب مین لکھا ہے
کہ گناہون پر ہٹ رکھنے اور توبہ نکرنیکی سبب پانچ ہین پہلا یہہ سبب ہے کہ لوگ آخرت پر
ایمان نہین رکھتے یا اس عقیدے مین شک کرتے ہین دوسرا سبب شہوت انپر ایسی
غالب ہے کہ اسکو چھوڑ نہین سکتے اور اسکی لذت مین ایسے مصروف ہو رہے ہین کہ عاقبت کا ڈر
بالکل انکے دل سے جاتا رہا اکثر آدمی اسی شہوت کے پھندے مین پڑے ہین اور شہوت کے
معنے ہین خواہش نفسانی سو وہ کئی طرح کی ہوتی ہے فرج کی دولت کی مکان کے لباس کی
تیسرا سبب آخرت کے معاملے کو وعدے پر اور دنیا کی لذت کو نقد سر دست سمجھتے ہین اور
آدمی کی طبع نقد پر مایل ہوتی ہے چوتھا سبب جو مومن ہے قصد توبہ کا رکھتا ہے مگر توقف مین پڑا
ہے ہر روز یہی کہتا ہے کہ آج یہہ کام کر لون تو کل توبہ ضرور کرونگا پانچوان سبب سمجھتا ہے
کچھہ واجب نہین کہ گناہ جہنم مین پہنچاوے شاید معاف ہو جاوے سو لوگ بعضے ایک
سبب کے باعث بعضے زیادہ سببون سے توبہ نہین کرتے عاقبت اپنی نہین سنوارتے
اب یہان سے حدیثین جو اسباب کی ہین شروع ہوئین فرمایا علیہ السلام نے یَا أَیُّهَا النَّاسُ
تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رواہ مسلم الخ اے آدمیو توبہ کرو رجوع
لاؤ تم اللہ کی طرف تحقیق مین توبہ کرتا ہون اللہ کی طرف ہر روز سو بار بعضے علمانے
کہا ہے کہ حضرت کا توبہ کرنا امت کے غم اور اندوہ سے تھا کیونکہ انکے اول اور آخر کے
حال سے خبردار تھے انکے حق مین استغفار اور آمرزش گناہونکی چاہتے تھے بعضے کہتے
ہین حضرت کا مشغول ہونا امت کی صلاحیت کے کاروبار مین جیسا نصیحت اور وعظ اور
تعلیم احکام شرع اور اپنے کھانے پینے اور اپنے متعلقون کے ساتھ مصروف
رہنے اور اعدائے دین سے لڑائی کے بندوبست کرنے مین جس قدر اوقات آپکی صرف
ہوتے تھے تو ان کامون کو اس مقام اعلی سے جو اللہ تعالی کے ساتھ تفرد ہوتا تھا اور قلب انکا

ماسوائے اللہ سے خالی ہوجاتا تھا گناہ سمجھ کر استغفار فرماتے تھے اگرچہ وے کام بھی فرمان برداری ہی کے تھے مگر وہ جمعیت اور حضور جو اعظم عبادت ہے اسمین کہاں اور صوفیہ کہتے ہین کہ یہہ صورت ترقی انوار کی ہے کہ آپ کے قلب مبارک مین ہر ساعت اس نور کی ترقی ہوا کرتی تھی اور مرتبہ قرب کا بڑھتا جاتا تھا تو پچھلے مرتبے پر اسے حجاب سمجھ کر استغفار فرمایا کرتے تھے اور اگلے مرتبے پر شکر بجالاتے تھے اسیطرح درجے بڑھتے چلے جاتے تھے اور وہان کے درجے بیشمار ہین حد سے باہر عن ابی ذر رضی قال قال رسول الله صلعم يقول الله تعالى يا عبادي كلكم ضال الا من هديت فسألوني الهدى اهدكم وكلكم فقراء الا من اغنيت فسألوني ارزقكم وكلكم مذنب الا من عافيت فمن علم منكم اني ذو قدرة على المغفرة فاستغفرني غفرت له ولا ابالي ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اتقى قلب عبد من عبادي ما زاد ذلك في ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اشقى قلب عبد من عبادي ما نقص ذلك من ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا في صعيد واحد فسأل كل انسان منكم ما بلغت امنيته فاعطيت كل سائل منكم ما نقص ذلك من ملكي الا كما لو ان احدكم مر في البحر فغمس فيه ابرة ثم رفعها ذلك باني جواد ماجد افعل ما اريد عطائي كلام وعذابي كلام انما امري لشيء اذا اردت ان اقول له كن فيكون :::: رواہ ترمذی وابن ماجہ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ارشاد کیا اللہ تعالی نے اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مین ہدایت کرون سو مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونمین تمھاری اور تم سب فقیر ہو مگر جسکو مین غنی کرون پس چاہو تم مجھسے دون مین تمکو رزق اور تم سب گنہگار ہو مگر جسکو مین معاف کرون بچا رکھون سو جو کوئی جانتا ہے کہ مین قادر ہون گناہون کے بخشنے پر چاہیئے کہ معاف مانگے وہ مجھسے مین بخش دونگا

اسکو اور اسمین کچھہ میرا نہین بڑھتا اور اگر اول تمہارے اور آخر تمہارے اور مردے تمہارے
اور زندے تمہارے اور خشک تمہارے اور تر تمہارے جمع ہوجاوین سب میرے بندون سے
کسی بڑے پرہیزگار بندیکے دل پر یعنے سبکا دل ویسے اچھے بندیکے دل کے موافق ہوجاوے
یہہ ہونا کچھہ زیادہ نہ کرے میرے ملک مین ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر اول تمہارے اور
آخر تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور خشک تمہارے اور تر تمہارے
جمع ہوجاوین سب میرے بندون سے کسی بڑے بدکار بندیکے قلب پر یہہ نا ہو کم نہ کرے
مچھر کے پر کے برابر کچھہ میرے ملک مین سے اور اگر اول اور آخر اور زندے اور مردے
اور خشک اور تر تمہارے سب کے سب جمع ہوجاوین ایک قطعہ زمین پر اور سوال
کرے ہر ایک انسان تم مین سے جو اسکی آرزو ہے پس عطا کرون مین ہر ایک شخص
کو تمہارے جو وہ مانگے اور کچھہ کم نہو جاوے اسکے سبب میرے ملک سے مگر اتنا جیسا
کہ کوئی تم مین کا جاوے دریا پر اور ڈوباوے ایک سوئی اسمین پھر اٹھالے اسے یہہ اسواسطے
ہے کہ مین سخی ہون اور بزرگ ہون میری سخاوت اور بخشش اور بزرگی سے نرم عالم
ہے مین جو چاہتا ہون سو کرتا ہون دینا میرا ایک بات ہے اور عذاب میرا بھی ایک
بات ہے یعنے ایک بات مین یہہ سب انجام کر ڈالتا ہون کسی چیز اور اسباب کا
محتاج نہین رہتا حکم میرا یہی ہے کہ جب چاہتا ہون کسی چیز کو تو کہتا ہون ہو پس وہ ہو
جاتا ہے خشک اور تر سے مراد پتھر اور گھاس ہے یعنے سب اگر آدمی ہو کر سوال کرین یا جن
اور انس کہ انس کی پیدایش اور خلقت پانی سے ہے اور جن کی آگ سے یا اس
سے مراد جمیع چیزین جو زمین پر موجود ہین ؛ عن ابی بکر ن الصدیق رض
قال قال رسول اللہ صلعم مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً
رواہ الترمذی وابو داؤد کہا ابو بکر رض نے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے ہٹ نہین
کیا اس نے جس نے استغفار کیا اللہ کے پاس اگرچہ پھر جاوے وہ گناہ کی طرف

ایکدن مین ستر مرتبہ یعنے جب آدمی نے دل سے رجوع کیا اخلاص کے ساتھہ معاف مانگا
اللہ سے تو وہ گناہ پر ہٹ کرنے سے پھر اگرچہ دن مین ستر دفعہ یہہ حال سچائی سے اسپر
گذرے کہ وہ توبہ کرے صدق نیت سے اور پھر نفس کی شامت سے گناہ مین جا پڑے
اور اگر معاف نہ مانگا تو گویا ہٹ پر قائم رہا اور ہٹ کرنے سے یعنے اسپر قائم رہنے
سے یا ہمیشہ کرنے سے چھوٹا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہے اور وہی دل کو سیاہ کرتا ہے اور
جسکا دل سیاہ ہوا وہ نافرمانی کی حد کو پہنچا فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ مومن جسوقت
گناہ کرتا ہے پیدا ہو جاتا ہے اسکے دل مین ایک نقطہ سیاہ پس اگر توبہ کیا اسنے
اور معاف مانگا تو ہٹ جاتا ہے اور وہ اگر زیادہ کرے یعنے گناہ تو وہ زیادہ ہوتا ہے یہان
تک کہ گھیر لیتا ہے وہ اسکے دل کو پس وہ وہی مورچا ہے جسکا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالی نے
کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یون نہین بلکہ زنگ لگا ہے انکے
دلون پر ان چیزون سے کہ وے کماتے تھے روایت کی احمد اور ترمذی نے اور فرمایا
کہ بیشک اللہ تعالی قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندے سے غرغرے کے وقت تک یعنے
جب روح حلق مین پہنچے ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے دم تک کفر اور معصیت سے
توبہ قبول ہوتا ہے لیکن بعضے علما کہتے ہین کہ توبہ معصیت سے اس وقت قبول
ہے مگر کفر سے مقبول نہین اور یہی مفتی بہ ہے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ کہا شیطان
نے کہ قسم ہے مجھکو اے پروردگار میرے تیری عزت کی کہ ہمیشہ گمراہ کرونگا مین تیرے بندونکو
جب تک انکے جسم مین جان ہے فرمایا اس تواب اور رحیم نے اسکے جواب مین اپنے
فضل و کرم سے قسم ہے مجھکو اپنی عزت اور بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا رہونگا
مین جب تک کوئی معاف چاہتا رہیگا مجھ سے روایت کی ترمذی نے اور فرمایا
رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ تھا ایک شخص بنی اسرائیل مین کہ قتل کیا تھا اسنے
ننانوے آدمیون کو پھر آیا ایک راہب کے پاس پوچھنے کو کہ آیا اسکا توبہ قبول

ہوگا یا نہین پھر پوچھا جواب دیا راہب نے کہ نہین پھر قتل کیا اُس نے اسکو بھی اور منتظر کھڑا رہا کہ اور کسی سے پوچھے کہا ایک شخص نے کہ فلانے گانون مین ایسا ایک آدمی ہے کہ تیری مشکل آسان کردے پس مرگیا وہ شخص اسحال مین کہ بڑہا یا تھا چھاتی کو اُسکی طرف سو جھگڑا پڑا اس مقدمے مین رحمت کے فرشتون اور عذاب کے فرشتون کے درمیان یعنے رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ شخص ناجی ہوا کیون کہ اُسنے قصد کیا تھا اس گانون کی طرف اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ مغضوب ہوا کیون کہ بے توبہ موا العبدہ حکم کیا اللہ تعالی اسنے اس گانون کو جسکی طرف وہ شخص متوجہ ہوا تھا کہ نزدیک ہوجا تو میت سے اور حکم کیا اس گانو کو جسمین اسنے قتل کیا تھا کہ دور ہوجا تو اس سے پھر یون فرمایا اس تواب رحیم نے فرشتون کو کہ اب پیمائش کرو دونون گانون کی مسافت کو امر حق کے پاس سے پایا فرشتون نے اس گانون کو جسمین وہ جایا چاہتا تھا ایک بالشت دوسرے گانون سے نزدیک پھر بخشدیا اللہ تعالی اسنے اس بہانے سے اس کے سب گناہون کو اس حدیث سے کمال وسعت اسکی رحمت اور بخشش کی بندون کے حال پر پائی گئی کہ اس شخص کو ایسے گناہون کے ساتھ صرف توبہ کی نیت کے سبب معاف فرمایا عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلعم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ رواہ مسلم فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے قسم ہے اس پروردگار کی جسکی قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر گناہ نکروگے تم توبیشک دور کریگا اللہ تمکو اور لاویگا دوسری قوم کو جو گناہ کرینگے پھر معاف چاہین گے پس معاف کریگا خدا ان کو اس حدیث مین اس غفور رحیم کے عفو اور مغفرت کی وسعت کا اظہار ہے کہ لوگ توبہ اور استغفار پر رغبت کرین نہ یہ کہ گناہ کرنے پر کمر باندھین اور کیا کرین کیون کہ اللہ تعالی اسنے گناہون سے منع فرمایا ہے اور پیغمبرون کو بھیجا ہے اسکی

کہ ایسے بُرے کاموں سے لوگوں کو باز رکھیں اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ گڑگڑانے اور عاجزی سے
پیش آنے میں صفت تواب و رؤف و رحیم و غفور کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور یہہ وضع بندے
کی اس مالک بے پروا کی جناب میں نہایت پسند آتی ہے سواے بھائیو توبہ کرو قبل اسکے
کہ طاقت نہ رہے توبہ کرنیکی اور وہ حال کسی شخص کو معلوم نہیں شاید ایک دم میں
ہو یا زیادہ بلا تعین پھر جسکا حال اپنی دانست سے باہر ہو اسپر اعتماد کرنا اور نیک کام سے
غافل رہنا مناسب نہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جلدی کرو نیکی کے کاموں میں ؛؛
فصل اسمین دغاباز پیروں کا حال اور دوبارہ بیعت کرنیکی حقیقت لکھی گئی ان دنوں بہت لوگ
صرف بزرگوں کے نام پر انکی اولاد یا انکے خلیفوں سے بیعت کرتے ہیں یعنے بُرے کاموں کی
توبہ اور اچھے کاموں پر قائم رہنے کا عہد باندھتے ہیں لیکن وے اولاد و خلیفہ سوائے اسکے
کہ اس بیچارے مرید کو اپنا بناویں اور اس سے معاش کی صورت ٹھہراویں کچھہ ظاہر اور باطن سے
کی مدد اسپر نہیں کرتے یعنے اسکو اچھی باتیں نہیں سکھاتے اور حرام اور بدعت کی باتوں
باز نہیں رکھتے اپنے مطلب کے یار ہیں سر دست کچھہ لے لیا اور ہمیشہ کی جاگیر ٹھہرایا اگر
وہ بیچارا مقدور نہیں رکھتا تو محصل ہو کر بے عزت کر کر بددعا کر نیکی دہشت دکھا کر قرض و ام
منگوا کر چیزیں گھر کی بندھک رکھوا کر اپنا معمول لیتے ہیں ہرگز نہیں چھوڑتے انکی
مثل مشہور ہے کہ مردہ بہشت میں جاوے یا دوزخ میں ہمکو حلوہ مانڈے سے کام سوائے یارو
دغاباز پیروں سے کنارہ کرو نچنتے رہو جس وقت کوئی شخص ایسا ملے کہ کسی عالی خاندان اور ایسے
سلسلے سے نسبت رکھتا ہو اور احکام شرعی تمکو سکھاوے اور حرام اور بدعت کے کاموں
بچاوے اور دینداری کی راہ بتاوے اور اللہ و رسول کی اطاعت کے امور سمجھاوے اگرچہ
بڑا عالم اور فاضل نہو جیسا اس زمانے میں ایسی باتوں میں اس گروہ محمدی کو یعنے
جن لوگوں نے جناب پیر و مرشد سید احمد مجدد دین محمدی دام برکاتہ سے اخلاص دلی کے
ساتھہ بیعت حاصل کی ہے بہتوں پر شرف اور بزرگی جناب اقدس الہی نے

عطا فرمائی فی الفور اسکے ہاتھ پر بیعت کرو یعنے برے کاموں سے بچنے اور نیک کاموں پر قائم رہنے کا قول عہد مضبوط باندھو اور پچھلی بری باتوں سے جو جہالت سے تم کرتے تھے اُن سب سے توبہ کرو اللہ تعالی اپنے فضل کرم سے تمہارے دین و دنیا کے کام آسان کریگا اس جہان اور اس جہان میں عزت آبرو بخشیگا اور اگر پہلے کسی سے بیعت کی تھی اور اُس سے تمہارا مطلب حاصل نہوا اور وہ بیعت تمہاری برائیوں اور بدچالیوں کے دفع کرنے کو موثر اور مفید نہ پڑی تو پھر بیعت کرلو اور تکرار بیعت کا کچھہ مضایقہ نہیں چنانچہ فاضل کامل عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جواب مولانا حضرت شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہما العزیز کے تھے قول جمیل میں لکھا ہے ۔ وَاَمَّا مَسْئَلَۃُ السَّادِسَۃ فَاعْلَمْ اَنَّ تَکْرَارَ الْبَیْعَۃِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَاثُوْرٌ کَذٰلِکَ عَنِ الصُّوْفِیَۃِ اَمَّا مِنْ شَخْصَیْنِ فَاِنْ کَانَ فَکَّ رَایٌ مِنْ خَلَلٍ فِیْمَنْ بَایَعَہٗ فَلَا بَاسَ وَکَذٰلِکَ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ غَیْبَتِہِ الْمُنْقَطِعَۃِ ۔ یعنے مکرر بیعت کرنی رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے ثابت ہے اسیطرح مشایخوں سے بھی اموراتِ متعددہ پر یعنے گناہوں سے توبہ کرنی نیکی بیعت اچھے بزرگون کے سلسلہ مین داخل ہونے کی بیعت اللہ تعالی کے حکموں کی بجا آوری پر مضبوطی سے قائم رہنے اور عمل کرنی نیکی بیعت مگر دو شخصوں سے سو وہ تب ہے کہ جب دیکھے کہ اسکو اس اگلی بیعت سے کچھہ فائدہ نہ ہوا یا اگلے پیر کے مرنے کے بعد یا ایسا الگ ہوگیا کہ اس سے مقصد حاصل نہیں ہوسکتا تو ان صورتوں مین البتہ جایز ہے بلکہ اس زمانہ مین تو لازم ہے کیونکہ اگلے پیر کا صرف نام تھا اور اس پیر سے کام لو جس سے اپنا کام بنے اللہ و رسول کی متابعت اُس کے سبب سے ہاتھہ آوے وہی پیر ہے اور وہی مرشد نہ وہ کہ آپ گمراہ ہے شرک اور بدعت کے کام کرتا رہتا ہے اور اوروں کو گمراہی سے باز نہیں رکھتا اور اچھی راہ نہیں بتلاتا اللہ تعالی ایسے پیروں کو ہدایت کرے اور دنیا کی طمع ان کے دل سے کھو دے کہ ہزاروں سیدھے مسلمانوں کی جان و ایمان بچے

اس فصل مین اور قسم کی حدیثین ہین

فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحقیق اللہ جل شانہ البتہ بلند کریگا درجہ نیک مرد کا جنت مین پوچھے گا وہ
کہ خداوندا کیون کر ملا مجھ کو یہہ درجہ فرماوے گا اللہ تعالی کہ تیرے فرزند کے استغفار کرنے سے
تجھ کو یہہ درجہ ملا روایت کی احمد نے یارو یہہ فایدہ ہے نکاح کرنیکا اور فرزند صالح ہونے کا
اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ مردہ اپنی قبر مین ڈوبنے والے کی طرح فریاد کرتا ہے کہ کوئی اسکو بچاوے
اور وہ امید رکھتا ہے دعا کی اپنے ماباپ لڑکے بالے دوست آشنا سے پھر جب کوئی اسکے واسطے
دعا کرتا ہے تو ہوتی ہے وہ دعا اسکے حق مین دنیا اور جو چیز دنیا مین ہے اس سے زیادہ اور اللہ
تعالی داخل کرتا ہے مردونکی قبرون کے اندر دنیا کی لوگون کی دعا کے سبب پہاڑون کے برابر
ثواب اور یہہ ہدیہ ہے زندون کی طرف سے مردون کے واسطے استغفار مانگنے اور
دعا کرنے کے سبب روایت کی ترمذی اور بیہقی نے فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دین اسلام
مین آتا ہے کوئی بندہ اور نیک ہوتا ہے اسلام لانا اسکا یعنے اپنے یقین اور اخلاص سے بلا شک
ونفاق مسلمان ہوتا ہے ✻✻✻ یعنے ✻✻✻ چھپاتا ہے اللہ تعالی اسکے تمام گناہون کو جو پہلے
کرچکا تھا اور دیتا ہے اسکے بعد اسکے ایک نیکی کے بدلے دس نیکیون کا ثواب سات سو
تک بلکہ اس سے بھی زیادہ اور ایک بدی کے بدلے ایک بدی اور چاہئے تو یہہ بھی نہ دے
یہہ اسکا فضل اور کرم ہے روایت کی بخاری نے عن جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ من النار ولا انا الا برحمۃ
اللہ ✻ رواہ المسلم فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے داخل نکریگا کسی کو اسکا عمل جنت مین
اور نہ بچاویگا دوزخ سے اور نہ مین یعنے نہ داخل ہونگا نہ چھوٹونگا مین مگر اللہ تعالی کی رحمت
سے اور فرمایا کہ کسی کو نجات نہ دیگا اسکا عمل پوچھا لوگون نے اور تمکو یا رسول اللہ
فرمایا مجھکو بھی نہین مگر یہہ کہ چھپاوے اللہ تعالی اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھ
پس ٹھیک اور درست کرو اپنے عمل اور نزدیکی حاصل کرو اپنی طاقت کے موافق اور
محنت اٹھاؤ صبح اور شام کو اور تھوڑی رات رہتے اور بیچ کی چال اختیار کرو تا

پہنچو تم منزل مقصود کو یعنے ان نیتوں و قصدون کی عبادت مین افراط و تفریط نکرو روایت کی
بخاری اور مسلم نے ان دو حدیثون سے یون معلوم ہوا کہ کسیکو نہ چاہیے کہ اپنی عبادت اور
نیک عملون پر غرہ کرے یا بھروسا رکھے کیونکہ اس دربار کا معاملہ عقل سے باہر ہے کبھی ہزار برس کے
عابد کو ایکدم مین مردود کرتے ہین اور کبھی ہزار برس کے فاسق کو ایک لحظہ مین مقرب درگاہ بناتے ہین مگر انسان
کو یہی لازم ہے کہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہر دم اسکی یاد مین رہے اور اپنے مقدور بھر
فرمانبرداری کے کام بجا لاتا رہے اور نافرمانیکی باتون کے گرد نجاوے اور شہوت جسمانی اور وسواس
شیطانی سے اپنے تئین بچاوے کیونکہ ازلی عہد کی وفاداری اور شریعت کے احکام کی بجا آوری
ظاہر اسی مین پائی جاتی ہے باقی اختیار بدست مختار ہے چاہے چھوڑ دے چاہے پکڑے چاہے مقبول کرے
چاہے مردود بناوے اور اسی اندیشہ نے اولیاؤن کے دلون کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے اور اسی کھٹکے
نے صدیقون کے کلیجون کو پارہ پارہ کر رکھا ہے فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قصے کو کہ ایک شخص
نے عمل خیر کبھی نہین کیا تھا کہا اسنے اپنے گھروالون سے کہ جب وہ مرجاوے جلائیو اسکو پھر آدھی خاک
اسکی دریا مین ڈالیو اور آدھی میدان مین اڑائیو سو قسم ہے اس خدا کی اگر مقدور کیا ہے اللہ نے
کہ عذاب کرے اسپر تو ایسا عذاب کریگا کہ کسی پر ایسا نہین کیا پھر جب مرگیا کیا لوگون نے جیسا اس نے کہا
تھا پس حکم کیا اس قادر مطلق نے دریا کو جمع کیا اسنے جو اسمین گرا تھا اور حکم کیا میدان کو جمع کیا
اسنے جو اسمین اڑا تھا پھر پوچھا خاوند نے اوسکو اسے زندہ کرکے کہ ایسی وصیت کیون کی تھی تو نے
عرض کیا اسنے گڑگڑا کر تیرے ڈر سے اے میرے خاوند اور تو خوب جانتا ہے میرے احوال کو
پس بخشدیا اللہ تعالیٰ نے اسکو مطلب اس حدیث کا یہہ معلوم ہوا کہ بندہ اپنے تئین بندہ اور
اللہ تعالیٰ کو خاوند اور مالک بدل جانے اور اسباب کو اخلاص سے سمجھے اور رجوع کرے اسکی جناب
مین پناہ لے اگرچہ نفس اور شیطان کے ورغلانے سے بہت کچھ برے کام کیا ہو وہ خاوند
اپنے فضل اور کرم سے البتہ معاف کرے اور اسکے قصورون کو بخشدے کہا انس رضی نے فرمایا
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے فرزند آدم جب تک تو دعا مانگتا رہیگا

اور امید رکھیگا مجھ سے بخشونگا مین تجھ کو جس عمل کے ساتھ تو ہوگا اور اسکا کچھ پروا مین
نہین رکھتا یعنے کوئی کہے کہ ایسے گناہ گار کو کیون بخشا اے فرزند آدم اگر پہنچ جاوین تیرے
گناہ کنارون تک آسمان کے پھر معاف مانگے تو مجھ سے معاف کرونگا مین تجھکو اور کچھ پروا
نہین رکھتا اے فرزند آدم اگر آوے تو میرے پاس گناہون سے بھرا زمین کے برابر پھر آوے تو اس
حال مین کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہین بنایا اونگا مین تیرے پاس اتنی ہی مغفرت کے ساتھ
یعنے اگر شرک نہین کیا تو نے اور طرح کے گناہ ہزارون کئے ہین تو البتہ بخشونگا بشرطیکہ توبہ
نیت اخلاص و محبت میری طرف رجوع کریگا روایت کی ترمذی اور احمد اور دارمی نے فرمایا علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے تین چیز ہین کبیرہ گناہون سے ہین پہننا لباس پشمین درویشون کا اور دنیا کمانا دعوا کرنا
بزرگون کی محبت کا اور انکے افعال اور عادات کو چھوڑ دینا برا کہنا دولتمندون کو پھر ان سے مانگ
لینا کچھ نہ سمجھنا کمائی کو اور لوگونکی کمائی سے لیکر کھانا ابی ذر رض سے کہا شداد بن اوس نے
کہ بتلایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سید الاستغفار کہ کہے تو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ
مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ اور فرمایا جو کوئی پڑھے اسکو اعتقاد کی رو سے دن رہتے پھر مرجاوے اسیدن رات نہ ہوتے
تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جو کوئی پڑھے اسیطرح رات کو پھر مرجاوے اس رات کو صبح نہ ہوتے تو وہ
اہل جنت سے ہوگا روایت کی بخاری نے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کوئی ہمیشہ استغفار
کیا کرتا ہے اللہ تعالی ہر قسم کی تنگی سے اسکو نجات دیتا ہے اور ہر طرح کے غم سے رہائی بخشتا ہے
اور روزی دیتا ہے اسکو ایسے مقام سے کہ شان گمان مین نہین آتا روایت کی احمد و ابو داود
و ابن ماجہ نے کہا علی رض نے کہ فرمایا رسول صلعم نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ
التَّوَّابَ یعنے اللہ تعالی دوست رکھتا ہے بندے مومن کو جو آزمایا گیا ہے اور بلا مین ڈالا
گیا ہے گناہون کے اور پھر توبہ کر کے رجوع لایا اس سبب سے بعضون نے تائب کو فضیلت

وہی ہے صالح کے اوپر کہ اسنے سب طرح کی لذتون کا مزہ پاکر اپنے تئین الگ کیا ہے پر
خلاف صالح کے کہ وہ اُن مزون سے واقف ہی نہین اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پھر حکم جاری کیا لکھی کتاب مین جو وہ اسکے پاس عرش پر ہے
اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ ۔ تحقیق میری رحمت سبقت لے گئی ہے میرے غضب پر
سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جود اور فضل اور مہر اور رحمت نے تمام مخلوقات کو گھیر رکھا ہے چنانچہ
فرمایا ہے رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ۔ اور فرمایا عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ ۔ رحمت میری
سب پر چھا گئی اور عذاب اسی پر جسے مین چاہتا ہون یہہ شان اسکی دنیا مین تھوڑی اور قیامت
مین بہت ظاہر ہوگی مترجم کہتا ہے کہ ان حدیثون کو کوئی یہہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ بھلے کامون سے
راضی ہے یا بد کامون کو بد نہین جانتا یا گناہگارون کو بدلا نہ دیگا یا مغرورون اور سرکشون کو
نہ پکڑیگا جیسی اسکی صفت غفور رحیم تواب ہے ایسی ہی منتقم اور شدید العقاب قہار
بھی ہے پس طریق مسلمانی کا یہی ہے کہ زندگی مین اپنی طاقت اور قدرت کے موافق اسکے فرمان
بردار یکے کام کرتا رہے اور ممنوعات سے اپنے تئین خوب بچاوے اور ڈر کو اپنے حال پر غالب رکھے اور
ہرگز اپنی عبادت کا کچھ بھروسا نکرے اللہ چاہے تو سب کام اسکے درست ہوجائینگے پھر جب
موت کے نزدیک پہنچے تو امید اسکی مغفرت کی زیادہ رکھے اور اسکے فضل اور کرم کا امیدوار رہے
کہ وہان کی سب مشکلین اسکی رحمت اور عنایت سے آسان ہوجائینگی یا اللہ یا کریم یا غفور تو
مجھہ بندہ عاجز نالایق کو اپنے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق دے کہ پھر کسی بُرے کامون کی لذت
میرے دل مین نہ آوے اور دنیا کی بالکل زیبایش اور خوبی میری خاطر سے محو ہوجاوے اور دم
واپسین میرا تیری اور تیرے رسول محبوب کی یاد مین جسم سے باہر آوے آمین و سب مومنون کی
یہہ آرزو برلا اور انہین اس نعمت سے اپنی سرفراز فرما بہ فضلہ و کرمہ بحرمت سیدنا و شفیعنا محمد
والہ واصحابہ اجمعین

فصل متفرقات حدیثون کی

سعد بن زید رضؓ سے روایت ہے فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ
ظُلْمًا یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ متفق علیہ جو کوئی لے لیوے ایک بالشت زمین
کسی کی ظلم سے بے شک ڈالیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ویسے ہی سات ٹکڑے زمین کے اُسکی
گردن میں سمرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ وَجَدَ عَیْنَ مَالِہٖ
عِنْدَ رَجُلٍ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ وَیَتَّبِعُ الْبَیِّعُ مَنْ بَاعَہٗ ترجمہ جسنے پایا مال اپنا ایک شخص
کے پاس بعینہٖ وہ اسکا حق ہے اور ڈھونڈھ لے خریدار اُسے جسنے اُسکے پاس بیچا یعنے اگر
کسی نے کسیکا مال غصب کر کے لیا یا چرایا یا گم ہوا اور دوسرے کو ملا اور اُسنے بیچ ڈالا تو مالک مال
جن کے پاس اپنا مال پاوے لیوے خریدار دعوا کرے اسپر جس سے مال اسکو ملا روایت کی احمد نے
عن حسین بن علی رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم
لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ رواہ احمد وابوداود سوال کرنیوالے کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر
سوار آئے یعنے اسکی شان پر لحاظ کر کے محروم کیا چاہیے جو مقدور رہو اور موجود ہو دیوے فرمایا علیہ
السلام نے جو کوئی نیکی کرے کسی کے ساتھ چاہیے وہ نیکی کرنیوالے کو کہے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا
یعنے بدلا دے اللہ تجھ کو نیک اگر وہ صالح ہوا اور اگر وہ فاسق ہو تو بھی یہی کہے نہ ایسے لفظ
کہے کہ جسمیں راہ حق سے دور پڑے یعنے صالح اور ولی نہ کہے یا فاسق کو صالح نہ جانے اور
جو کسی نیک کار سے آزار پاوے تو اسکی نیک کاری سے انکار نکرے اور گالی ندے اور
برا نکہے بلکہ یہی کہے غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلَنَا اہل استقامت کا یہی طریقہ ہے بی بی عائشہ رضؓ
کہتی ہیں کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تَھَادُوْا فَاِنَّ الْھَدِیَّۃَ تُذْھِبُ الضَّغَائِنَ ہدیہ
بھیجو آپس میں کہ ہدیہ دور کرتا ہے دشمنی اور دل کے کینوں کو عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ
یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رسول اللہ صلعم نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاہُ فَقَالَ
نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ کَذٰلِکَ قَالَ جِبْرَئِیْلُ رواہ مسلم کہا ابی قتادہ رضؓ نے پوچھا ایک شخص نے

یا رسول اللہ آیا بتاؤ مجھہ کو اگر مارا جاؤن مین اللہ کی راہ مین صابر ہوکر اور نیکی چاہ کر مقابلہ کر کر نہ الٹے بھاگ کر دور کریگا اللہ تعالی میرے گناہونکو اور بخشیگا مجھے فرمایا حضرت نے ہان پھر جب وہ شخص چلا پکار کر فرمایا آپنے کہ ہان مگر دین یعنے سب گناہون کو اللہ بخشیگا مگر دین یون ہی خبر دی جبرئیل رض نے اس حدیث سے بندونکے حق کی بڑی سختی اور تاکید معلوم ہوئی کہ بہہ بغیر ادا یا معاف کے نہین چھوٹتا اور ابو ہریرہ رض کی روایت سے معلوم ہوا کہ جب کسی قرضدار مردے کو حضرت پاس لاتے تھے تو حضرت پوچھتے تھے کہ اسنے ادائے دین کو کچھہ چھوڑا ہے پھر اگر خبر ہوتی تھی کہ اسنے چھوڑا ہے تو اسکی نماز پڑھتے تھے اور نہین تو اور مسلمانون کو فرما دیتے تھے کہ تم پڑھو اسکی نماز پھر جب اللہ تعالی نے ملکون پر اسلام کی فتح دی تو حضرت نے خطبے مین فرمایا کہ مین زیادہ دوست اور خیرخواہ ہون مومنون کی ذات سے انکے حق مین سو جو کوئی مرجاوے اب مسلمانون اور رہ جاوے اسپر دین تو ادا کرنا اسکا مجھہ پر لازم ہے اور جو کچھہ چھوڑ دے ترکہ سو اسکے وارثون کا حق ہے متفق علیہ اور فرمایا کہ مسلمان کی روح ادھر مین رہتی ہے جب تک وہ بیندار رہتا ہے یعنے بہشت مین نہین جاتی نیک کارون کے گروہ مین نہین ملتی اور فرمایا بعد کبیرہ گناہون کے بڑے گناہون سے ہے کہ آدمی بغیر ادا کئے دین کے مرجاوے اور کچھہ نہ چھوڑ جاوے کہ اس سے دین ادا ہوسکے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تین شخص ہین کہ قیامت کے دن ان سے مین جھگڑونگا یعنے ناراض ہونگا ایک وہ جسنے قول قرار کیا میرے نام سے پھر پھر گیا اس قول سے دوسرا وہ جسنے بیچا آزاد کو پھر کھایا اسکا مال تیسرا وہ جسنے مزدور سے محنت کروائی اور اسکی مزدوری نہ دی روایت کی بخاری نے ابو ہریرہ رض سے کہتے ہین دیکھا مینے کہ جب لاتے تھے نیا کوئی پھل حضرت پیغمبر خدا صلعم کے پاس رکھتے تھے آپ اسکو اپنی آنکھون اور لبون پر اللہ کی نئی نعمت کی تعظیم کے لئے کہ تازہ آیا ہے وہ اس دربار اعلی سے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَذِقْنَا اٰخِرَہٗ یا خدا یا جیسا دکھلایا اور پہنچایا تونے اسکے اول کو دکھلا اور پہنچا مجھہ کو اسکے آخر کو یعنے ہمیشہ آخر تک اس نعمت سے

ئے فائدہ مند کر پھر بانٹ دیتے لڑکون جو وہان موجود ہوتے ان دونونکی مناسبت کے سبب اور اس
مین انکی خوشی چاہتے عبداللہ بن یزید الخطمی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا اِنَّهُ
كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي
مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي
فِيمَا تُحِبُّ ۔ رواه الترمذی فرماتے تھے حضرت اپنی دعا مین الٰہی روزی کر یعنے دے
مجھکو اپنی محبت اور محبت اس شخص کی کہ فائدہ کرے مجھکو اسکی محبت تیرے پاس الٰہی جو چیز کہ
تونے مجھے روزی کی ہے اس چیز سے کہ مین چاہتا ہون اسے پس کر اسکو میری قوت کا سبب اُن
چیزمین جسے تو دوست رکھتا ہے خداوندا میری چاہت کی چیز سے جسکو کہ تونے مجھ سے الگ رکھا
ہے سو کر تو اسکو فراغت کا سبب میرے واسطے اس چیز مین کہ جسے تو دوست رکھتا ہے حاصل یہ ہے
کہ اگر کوئی چیز دنیا سے دیتا ہے تو اُسکے شکر کی توفیق دے کہ سا کر دولتمندون سے مین ہو جاؤن
اور اگر نہ دے تو میرے دل کو اس سے الگ رکھ تا کہ صابر فقیرون سے کہلاؤن ابو ہریرہ رض کہتے
ہین کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ
يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ وَمَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ
كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ
مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا رواه مسلم فرمایا حضرت نے دو قسم کے لوگ ہین جہنمیون سے
کہ مین نے انہین نہین دیکھا ہے یعنے اس زمان برکت نشان پاک مطہر مین انکا وجود نہ تھا ایک
وہ گروہ ہے کہ ان کے پاس چابک ہے مانند گاو دم مارتے ہین اس سے آدمیون کو اور دوسرا گروہ
انکا عورتین ہین کپڑا تو پہنتے ہین مگر ننگی ہین یعنے ایسا کپڑا پہنتی ہین جسمین ستر نہین ڈھکتا یا ایسا
کپڑا باریک کہ اس سے بدن ہی نظر آتا کھینچتی ہین مردون کے دلون کو اپنی طرف اور خود مائل رکھتی ہین
وے مردونکی طرف اپنے دلون سے یا سر سے کپڑا گرا کر لوگون کو منہہ دکھاوین اور چلتی ہین یا وے اس انداز
سے کہ مردونکے دل لبھاوین سر ان عورتون کے جوڑا باندھنے سے اونٹون کے کوہان کی

طرح ڈھلکے رہتے ہین متاپے سے داخل نہوینگے وے جنت مین اور نہ ملیگی انکو جنت کی بو
باوجودیکہ جنت کی بو اتنی دور سے یعنے بہت دور سے پائی جاتی ہے بھائیو اس حدیث
بھی ہمارے پیغمبر آخر الزمان علیہ الرضوان کی پیش گوئی ثابت ہوئی کیونکہ ایسے لوگ اس
زمانے مین بہت نظر آتے ہین کہ تکبر اور تبختر سے چابک ہاتھ مین لئے پڑے پھرتے ہین
اور وضع اپنی خلاف اسلام کے بنا کر کوچہ بازار مین بیچارے غریبون مفلسون کو مارتے ڈراتے
دکھ دیتے رہتے ہین اور عورتین چھوٹی مسلمان کسبیان تو ہین گھر والیان بھی خصوص
شہرونکی رہنے والیان جنھون نے اسلام کی محبت اور چال چھوڑ دی اور کفار پچھیاون کی وضع اختیار
کی ٹھیک ٹھیک ہی لباس اور وضع انکی ہے کہ سر ننگے جوڑا باندھے بری کپڑے چھاتی اور پیٹھ
کھولے باریک پوشاک جسمین ہرگز ستر نہین چھپتا پہنے ہوئے نہ خوف اللہ کا نہ رسول کا نہ اپنے
شوہر پچھیا ازن بیرید کا کھلے بندون اینٹھتے اکڑاتی پھرتی ہین اور دوسرون کو یہی چال چلن سکھاتی
ہین اپنا سا بناتی ہین اور خانم صاحب اور بیگم صاحب جو اگلے زمانے کے شرفا کو اس لقب کا
عیب تھا وہی لقب اپنا مشہور کرتی ہین خداوندا تو اپنے فضل وکرم سے ایسے برے وقت مین
مسلمان مردون اور نیک بیبیون کو ایسی بدچال عورتون اور مردون کی صحبت سے محفوظ
رکھ اور انکو توفیق نیک نیک بختی اور نیک اطواری اور ایمانداری کی عنایت فرما اور فرمایا علیہ السلام
جو کوئی اپنے تئین طبیب بناوے اور وہ مشہور نہین ہے طب مین اور جیسی چاہیے اسکو
مہارت نہین اسمین پھر مرجاوے اسکے علاج سے کوئی بیمار وہ ضامن ہوگا یعنے واجب ہوتا ہے
اسپر دیت اگرچہ قصاص نہین ہے بسبب اذن مریض کے ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ فرمایا آپ نے
جب نازل ہوئی آیت ملاعنہ اَیُّمَا امْرَأَةٍ دَخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْهُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِیْ
شَیْءٍ وَلَنْ یُدْخِلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ
مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ رواہ ابوداود والنسائی
جو عورت داخل ہوئی ایک قوم مین کہ اسمین سے وہ نہین یعنے زنا کیا اسکے لیس نہین ؛

وہ عورت کسی چیز میں اللہ کی یعنے اللہ کی دین اور رحمت سے خارج ہوئی اور ہرگز داخل نہ کریگا اللہ
اسکو بہشت میں اور جو مرد منکر ہوا وہ اپنے لڑکے سے حالانکہ دیکھتا ہے وہ اسکی طرف یعنے
جانتا ہے کہ وہ اسکا نطفہ ہے نصیب نکریگا اللہ تعالیٰ اپنا دیدار اسکو اور فضیحت کریگا اُسے
تمام خلائق کے روبرو اگلے اور پچھلے یعنے قیامت میں سب کے سامھنے اسکو اسکو ذلیل فرماویگا
روایت کیا ابو داؤد نے نقل کیا عکرمہ نے ابن عباس رضہ سے کہ تحقیق منع فرمایا رسول علیہ
الصلوٰۃ والسّلام نے متباریون کے کھانے سے یعنے جو لوگ اپنی بڑائی اور بزرگی کے
واسطے اور دوسرون پر فوقیت لیجانے کو ضد سے کھانا پکاتے ہین اور دوسرون کو مغلوب
کیا چاہتے ہین انکا کھانا نہ کھاوے اور دعوت انکی قبول نکرے کہا عمر رضہ نے فرمایا رسول علیہ
الصلوٰۃ والسّلام نے کہ فاسق کی دعوت قبول نکرو یعنے اسکی یہان نہ جاؤ کھانا نہ کھاؤ کیونکہ وہ
اپنے کھانے مین حرام سے احتیاط نہین کرتا اور کبھی ایسا ہے کہ وہ ظالم بھی ہوتا ہے تو بے
اتفاق اسکا کھانا درست نہین کیونکہ وہ لوگون کا مال ظلم سے لیتا ہے جیسا حاکم کے دفتر
عملے اور اسکے نوکر کہ مسلمانون کا مال فریب اور ظلم سے لیتے ہین اگر مسلمان انکی دعوت
قبول کرین گے تو انکی حرمت اور عزت بڑھے گی اور عوام کو کھا لینے کی دستاویز ہو گی
فصل ان دونون عوام مین بلکہ بعضے خواص مین شفاعت کا بڑا جھگڑا پڑا ہے ناواقف لوگ
کہتے ہین کہ ہمارے گروہ کے لوگ شفاعت سے منکر ہین یہہ نہین سوچتے کہ ہم تو ہرگز اس
شفاعت سے جسکا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین اور رسول مقبول نے احادیث مین فرمایا
ہے اور علما نے تفسیر کی کتابون مین لکھا ہے منکر نہین وہ شفاعت بالاذن ہے کسی کے
اپنے اختیار کی نہین سو کئی دلیلین لوگون کے بوجھنے کو اس مقدمے مین لکھی گئین کہ
ناواقف اپنی بیہودہ گوئی سے باز رہین اور ہم پر بیجا تہمت نہ لگاوین اور وے تہمت
لگانے کے عذاب سے بچین فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیۃ الکرسی مین مَنْ ذَا الَّذِیْ
یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یعنے کون ایسا ہے کہ شفاعت کرے اللہ کے پاس مگر

اسکے حکم سے اور سورۂ یونس کے پہلے رکوع مین مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ یعنی نہین ہے
کوئی شفاعت کرنیوالا مگر اللہ تعالی حکم کرنے کے پیچھے اور سورہ انبیا کے دوسرے رکوع مین
لَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَھُمْ مِّنْ خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْنَ یعنی شفاعت نہین کرتے فرشتے
اور مقرب بندے مگر اسکی جس سے راضی ہوا اللہ اور شفاعت کرنیوالے اسکی ہیبت سے
ڈرتے ہین کہ ہماری شفاعت کہین حد سے بڑھ نہ جاوے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ شفاعت
کرنیوالے بعد حکم کے بھی ہر کسیکے حق مین شفاعت نہین کرینگے مگر جسکے حق مین مرضی اللہ
کی پاوین گے اور اگر حکم کے بعد جسکے حق مین حکم نہین ہوا شفاعت کرینگے تو مقبول نہ ہوگی چنانچہ
اسیکا اشارہ فرمایا ہے وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِنْدَہٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَہٗ ؛ یعنی فائدہ نکرے
گی شفاعت کسی کی اللہ کے پاس مگر جسکے حق مین حکم دیا گیا اور مواہب لدنیہ مین دوسری
فصل کے پانچوین مقصد مین اس طرح لکھا ہے اَمَّا مَنْ یَّغْتَرُّ بِہٖ الْجُہَّالُ مِنْ اَنَّہٗ لَا یَرْضٰی اَنْ یَّدْ
خُلَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِہٖ النَّارَ فَھُوَ مِنْ غُرُوْرِ الشَّیْطٰنِ لَھُمْ وَلَعِبِہٖ بِھِمْ فَاِنَّہٗ صلی اللہ
علیہ وسلم یَرْضٰی بِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَبُّہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَھُوَ سُبْحَانَہٗ یُدْخِلُ النَّارَ مَنْ یَّسْتَحِقُّھَا
مِنَ الْکُفَّارِ وَالْعُصَاۃِ ثُمَّ یَحُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدًّا یَشْفَعُ فِیْھِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ
صلعم اَعْرَفُ بِہٖ وَبِحَقِّہٖ مِنْ اَنْ یَّقُوْلَ لَا اَرْضٰی اَنْ یَّدْخُلَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ النَّارَ اَوْ یَدَعَ فِیْھَا بَلْ رَبُّہٗ
تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَاْذَنُ لَہٗ فِی الشَّفَاعَۃِ فَیَشْفَعُ فِیْمَنْ شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّشْفَعَ فِیْہِ وَلَا یَشْفَعُ فِیْ
غَیْرِ مَنْ اَذِنَ لَہٗ وَرَضِیَہٗ ؛ یعنی مغرور ہونا جاہلون کا اس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
راضی نہ ہونگے کہ داخل ہو کوئی انکی امت مین سے جہنم مین شیطان کے فریب سے
ہے اور کھیلتے ہین وے اس سے لیکن اصل یون ہے کہ پیغمبر خدا صلعم راضی ہون گے
اس سے جس سے ان کا رب راضی ہا اور وہ پاک پروردگار داخل کریگا جہنم مین جو اسکے لائق
ہے کافرون سے اور گناہ گارون سے بعد اسکے حد مقرر کریگا اللہ و رسول صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کے واسطے ایک حد شفاعت کرین گے وے اسی حد پر اور وے صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم جانتے ہین اس سے کو اور اسکے حق کو اس بات سے کہ کہین نہین راضی ہیون
مین کہ داخل کرے اللہ میری امت سے کسی کو جہنم مین بلکہ اسکو اسمین بلکہ اللہ تعالی اسکا
حکم کریگا ان کو شفاعت کے مقدمے مین پس شفاعت کرینگے وے اسکی جسے اللہ چاہے
کہ شفاعت کی جاوے اسکی اور شفاعت نہ کرینگے دوسرے کسی کی کہ جسکا اذن نہین ہوا
اور اس سے اللہ راضی نہین ہوا او لباب التاویل معانی التنزیل مین جو مشہور ہے
تفسیر خازن شیخ علامہ زین الدین بغدادی سے فرمایا اللہ تعالی نے مَن ذَا الَّذِی یَشفَعُ
عِندَہٗ اِلَّا بِاِذنِہٖ ای بامرہ وہذا استفہام انکار والمعنی لا یشفع عندہ احد الا بامرہ
وارادتہ وذلک ان المشرکین زعموا ان الاصنام تشفع لہم فاخبر انہ لا شفاعۃ
لاحد عندہ الا ما استثناہ بقولہ الا باذنہ یرید بذلک شفاعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وشفاعۃ الانبیاء والملائکۃ وشفاعۃ المومنین بعضہم لبعض اور تفسیر
کبیر مین ہے لا یملک احد فی یوم القیامۃ شیئا فلا یقدر احد علی الشفاعۃ
الا باذن اللہ تعالی فیکون الشفیع فی الحقیقۃ الذی یاذن فی تلک الشفاعۃ
فکان الاشتغال بعبادتہ اولی من الاشتغال بعبادۃ غیرہ انتہی یعنے کوئی مالک نہین
قیامت کے دن کسی چیز کا پس قدرت نہین رکھتا کوئی شفاعت پر مگر اللہ کے حکم
سے پس حقیقت مین وہی شفیع ہوا جو حکم کرتا ہے اس شفاعت کی پس مشغول
رہنا اللہ کی عبادت اور تابعداری مین اولی ہے دوسرون کی عبادت اور تابعداری سے
فقط اور تفسیر خازن مین یہہ بھی ہے قال اللہ تعالی قُل لِلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیعًا
ای لا یشفع احد الا باذنہ فکان الاشتغال بعبادتہ اولی لانہ ہو الشفیع فی الحقیقۃ
وہو یاذن فی الشفاعۃ لمن یشاء من عبادہ یعنے فرمایا اللہ تعالی نے کہ کہہ
دے محمد ﷺ اللہ کے اختیار مین ہے شفاعت سب کی ست یعنے کوئی شفیع نہ ہوگا
مگر اللہ کے اذن کے بعد پس مشغول رہنا اسی کی عبادت اور فرمان برداری مین

جبتر ہے کیون کہ حقیقت مین وہی اللہ شفاعت کرنیوالا ہے اور وہ حکم کریگا شفاعت
کرنے کے لئے جسکے حق مین چاہے گا اپنے بندون سے اور شفاعت عظمی کی حدیث
مین آیا ہے فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فاستاذن علی ربی فیاذن لی یعنے
پس اذن طلب کرونگا مین اپنے رب سے سو اذن دے گا وہ مجھکو اور شیخ زین الدین بن علی
المقری شیخ ابن حجر مکی کے شاگرد نے مرشد الطلاب مین لکھا ہے واعلم انہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یشفع لجمیع عباد اللہ بل یشفع لمن اذن اللہ فی شفاعتہ یعنے
جانو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت نہ کرینگے سب لوگون کے حق مین بلکہ
شفاعت کرینگے اسکی جسکے حق مین اذن دیا اللہ تعالی نے اور بخاری مین
غلول کے ذکر مین حدیث طویل مین لکھا ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لا لقین احدکم یجیء یوم القیامۃ علی رقبتہ صامتۃ فیقول یا
رسول اللہ اغثنی فاقول لہ لا املک لک من اللہ شیئا قد ابلغتک ملا علی قاری نے
مشکوۃ شریف کی شرح مین اس حدیث کے نیچے لکھا ہے یعنے قد
قلت لک فی الدنیا ان الغلول والسرقۃ والخیانۃ موجبۃ للعذاب فلم
تقبل قولی فالیوم لا املک لک ان ادفع عنک من عذاب اللہ شیئا یعنے
فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ البتہ آوے گا تم مین سے قیامت کے
دن ایک شخص میرے پاس اس حالت مین کہ اسکی گردن پر سونا روپا ہوگا کہ
لوٹ کے مال سے چوری کیا تھا پس کہے گا یا رسول میری فریاد کو پہنچو
پس کہونگا مین جواب مین اسے مالک نہین ہون مین تیرے لئے اللہ کے
پاس کسی چیز کا اور تحقیق کہا تھا مین نے تجھکو دنیا مین کہ غلول اور خیانت اور
چوری کرنے سے قیامت مین عذاب ہوگا پس باور نکیا تونے میرے کہنے کو سو آج
کے دن اختیار نہین رکھتا مین تیرے لئے کہ دور کرون تجھ سے کچھ عذاب خدا کا

فقط ان آیات اور احادیث سے اور قول سے علمائے دیندار کے معلوم ہوا کہ مختار کامل اور متصرف علی الاطلاق اللہ جل شانہ کے کارخانے مین کوئی نہین کہ جو چاہے کرے نہ دنیا مین نہ آخرت مین والا عتاب ہونا بدر کے قیدیون کے مقدمے مین اور ام مکتوم نابینا کے مقدمے مین جسکا حال قرآن شریف مین صاف لکھا ہے کیون ہوتا اور آیۃ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اور آیۃ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ کیون نازل ہوئی اور آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ کا کیا مطلب ہے مگر جو فعل بدون علاقہ کسی سبب کے انبیا اولیا سے بطریق خرق عادت کے ظاہر ہوا ہے جیسا فرزند ہونا بانجھ عورت کا اور شفا دینا مریض کا سو وہ محض اللہ تعالی کی جناب مین التجا کرنے سے ہوا ہے اور موحد لوگ ایسی باتون کو بزرگون کی دعا کی تاثیر سے سمجھے ہین اور کرنے والا اور بر لانے والا وہی ہے مختار حقیقی ہے اس واسطے ان کے ایمان مین خلل نہین آتا اور مشرک اور عوام مسلمان خصوصاً عورتین ان باتون کو بزرگون کی ارواح سے یا بتون سے علاقہ جانکر ان کی نذر نیاز مانتے ہین اللہ پناہ مین رکھے ہم کو اور سب مسلمانون کو آمین ثم آمین

خاتمہ

ایسی ہی تحریر اور تقریر ہے حضرت مولانا محمد اسماعیل غازی رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کے تقویۃ الایمان مین جس سے معاندین دین محمدی اور مخالفین طریقہ احمدی منکر ہو کر ان کے اور لکھے ہوے مؤمنین صالحین کے حق مین طعن تشنیع کرنے لگے اور کلمات نالائق جو مسلمانون کی شان سے بعید ہے زبان پر کہ تحریر مین لائے سو بلا شبہہ وے لوگ دنیا کی بدنامی اور عاقبت کی روسیاہی کی

دولت یہان دنیا مین علمائے دین دار منصف مزاج کے نزدیک اور وہان قیامت کے میدان مین اس شہنشاہ عظیم الشان منتقم حقیقی اور اس نبی مطیع و شفیع کے حضور مین اپنے حسد اور بغض کے سبب حاصل کر چکے الہی ہمکو اور ہمارے بھائیون کو اس عقیدۂ نیک پر کہ اہل سنت وجماعت کا یہی عقیدہ ہے قائم رکھہ اور دشمنون کی عداوت اور مخالفون کی مخالفت سے ہماری عزت اور ابرو کی محافظت کر آمین یارب العالمین بہ فضلہ وکرمہ و بحرمت سرور عالم شفیع امم حضرت محمد مصطفے احمد مجتبیٰ وجمیع انبیاء مرسلین وملائکہ مقربین ومومنین صالحین کے و مخالفین نادان کہتے ہین کہ تقویۃ الایمان مین نبیون کی شان کی چھٹائی لکھی ہے لیکن وے ہئے کے اندھے نہین سمجھتے کہ اس کی عظمت اور شوکت اور کبریائی اور بزرگی اور مختاری کے روبرو یون یون بیان کیا ہے حقیقت مین تو سچ بات یہی ہے کہ اس شاہنشاہ جلیل القدر عظیم الشان کے روبرو کسی کی بڑائی نہین اور کوئی دم نہین مار سکتا اور سب حیران اور متحیر ہین اور لاچار اور عاجز اور جس مقام مین اس مالک حقیقی کی عظمت اور مالکیت کا بیان جسنے کیا ہے تو اسکو ضرور ہوا ہے کہ سب کی چھٹائی خصوصاً ان لوگونکی بے اختیاری اور عاجزی کا بیان کرے جنکی بڑائی عوام کی نظرون مین چھائی ہوئی ہے اور اُن کو اسکے کارخانے مین شریک اور مختار جانتے ہین اور اسی خیال فاسد پر اُن کی نذر نیاز مانتے ہین اور مشکل کشا اور کار روا سمجھتے ہین چنانچہ شیخ سعدی کہتے ہین گلستان مین اگر تیغ قہر برکشد نبی وولی سر در کشد ؞

ایضاً

گر بہ محشر خطاب قہر کند	انبیا را نہ جائے معذرت ست

بوستان مین ہے

دران روز کز فعل پرسند و قول	اولو العزم را تن بلرزد ز ہول

فائدہ

جاننا چاہئے کہ جو چیز زندگی مین آدمی کو پہنچتی ہے دو قسم سے خالی نہین

زیادہ مرغوب ہوتی ہے اسکی طبیعت کو یا مکروہ آدمی کو دونون پہ صبر ضرور ہے پہلی قسم
نے جیسے پایا جانا صحت و سلامتی کا مال وجاہ کا اور زیادتی تابعدار اور اسباب کی آدمی ان سب
باتون مین صبر کرنے کا محتاج ہے اس کی خاصیت ہے کہ جب اسکا نفس اپنی خواہشون کی چیزون
سے فائدہ مند ہوتا ہے اور انواع طرح کی راحت اس کے دل کو حاصل ہوتی ہے اور مباح
چیزون مین رخصت پاتا ہے اور لذتون کی چیزون مین پھنس جاتا ہے تو غلب اسکا نفس سرکشی اور
اور بداطواری اختیار کرتا ہے اور گناہ گار اور نافرمان بنتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی یعنی انسان سرکش ہوتا ہے جب دیکھتا ہے اپنے تئین بے پرواہ یعنی
اہل معرفت نے کہا ہے کہ بلا پہ مومن صبر کرتا ہے مگر نعمت اور عافیت اور نعمت پر صبر کرنا صدیقون کا
کام ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کھیل مین ڈالدیا تم کو کثرت
مالکی اور زیادتی حرص کی یہان تک کہ پہنچ جاؤ گور کے نزدیک اس وقت ہوشیار ہوتے ہو سو یہہ
کام کا نہین اسکے پہلے ہوشیار ہوا چاہیئے پس حقیقت مین مرد وہی ہے جو اس راہ کو درست کرے
لڑکون کی طرح کھیل اور تماشے مین عمر عزیز کو برباد نہ دے اور دنیا کی نعمتون کو گناہ کی تھیلی نہ بناوے
اور خوشی تندرستی کے سبب سرکشی و بدچلنی کے گڑھے مین اپنے تئین نگراوے اور یہان کی لذتون
فریفتہ ہوکر وہان کی نعمت عقبیٰ کو نہ چھوڑے یقین تصور کرے کہ جو اسکے ہاتھ مین ہے
دنیا کی نعمت اور دولت سے سب عاریتی ہے قریب ہے کہ تقدیر الٰہی
ان نعمتون اور دولت کو اسکے پاس سے جدا کریگی بعد اسکے یا
اس کے جدائی کے عذاب مین گرفتار ہوگا یا اسکی علاحدگی کے
سبب دولت ابدی مین پہنچیگا اور اسکی لذت وخوبی اسکو نصیب ہوگی
جو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ صحبہ وسلم کے فرمانیکے بموجب مالکے دینے مین
اور خلق کے ساتھہ نیکی کرنے مین اور زبان سے سچ بولنے مین اور نصیحت کرنے مین اور دل حقیقت کے سمجھنے مین
کچھہ توقف اور سستی نکریگا دوسری قسم وہ چیز جسکو طبیعت مکروہ جانتی ہے وہ دو قسم ہے ایک وہ جو آدمی کے

اختیار مین ہے سنت جیسے طاعت اور عصیان دوسری مصیبتین جو پیدا ہوتی ہین وہ بھی دو قسم ہین
پہلی وہ کہ ابتدا مین بندے کے اختیار مین نہین ہوتی مگر اس کے دفع کرنے پر وہ مختار ہے جیسا
معاف کرنا ظالم کو اور چھوڑ دینا موذی کو باوجود قدرت کے دوسری وہ جو نہ ابتدا مین نہ آخر مین
بندے کے اختیار مین ہے جیسے امراض نفسی و جسمانی و مالی سو پہلی قسم جسکا ہونا اختیار مین
نہین ہے اور دفع اسکا اختیار مین ہے مثال اسکی یہہ کہ ایک سنے برائی کی اس کے
نفس کے ساتھ یا مال لے لیا اسکو ایذا پہنچایا کبھی ترک اسکا واجب ہے کبھی مناسب
واجب ہے جب اسکا ایذا پہنچانے والا باپ یا استاد یا مالک ہو اور جب برابر کا ہو
یا اسکے مرتبے سے کم ہو تو مناسب اور فضیلت رکھتا ہے چنانچہ جب جبرئیل علیہ السلام
حضرت کو نیک اخلاق کی تعلیم کرتے تھے حضرت نے پوچھا اچھی خصلتون کی جامع کون
چیز ہے حضرت جبرئیل نے فرمایا صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَنْ
مَنْ ظَلَمَكَ یعنے جو کوئی تجھ سے الگ ہووے تو اسکو ملا لے
اور جو کوئی اپنے تئین تیرے احسان سے محروم جانے اسکو دے خوش
اور جو کوئی تجھ پر ظلم کرے اسکو معاف کر دوسری قسم وے مصیبتین جن کا اول و آخر
بندے کے اختیار مین نہین ہے جیسے مرنا اولاد اور دوستون کا یا نقصان ہونا مال کا
یا ہجوم کرنا تکلیفات اور بلاؤن کا یا مفقود ہونا سلامتی اور تندرستی کا سو ان چیزون پر صبر کرنا
موجب ہے مرتبہ کی بلندی کا اور باعث ہے پروردگار کی خوشنودی کا ابن عباس رضی
فرماتے ہین کہ صبر قرآن مین جو آیا ہے تین مرتبے پر ہے اول فرضون کے ادا کرنے
پر اسمین تین سو درجے ہین دوسرا ممانعت کے چیزون پر اسمین چھ سو تیسرا مصیبتون
کے پڑتے ہین اسمین نو سو درجے ہین کیونکہ فرضون کے ادا کرنے پر
اور گناہون سے بچ رہنے پر ہر ایک مسلمان صبر کر سکتا ہے مگر مصیبت کے صدمے
کو برداشت کرنا بڑے کامل الایمان کا کام ہے اسی سے حضرت نے اپنی دعا مین

مین فرمایا ہے کہ خداوند امین وہ یقین کامل چاہتا ہون جس سے دنیا کی مصیبت
مجھہ پر آسان ہو جاوے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جب
کسی بندے پر مین مصیبت ڈالتا ہون پھر وہ صبر کرتا ہے اور اسکی شکایت دوسرے سے
نہین کرتا تو اسکے جسم ظاہر کو باطنی جسم سے بدل دیتا ہون اور جسمانی خون سے
بہتر خون روحانی اسکے باطن مین روان کرتا ہون پس اگر بچا و یا ہم نے اسکو اس
مصیبت سے تو گناہون سے اسکو پاک کر دیتے ہین اور اگر موت
دی ہم نے اسکو تو رضامندی کے مکان مین اسکی روح کو پہنچا
دیتے ہین غرض صبر کی تعریف سے دفتر بھرے
ہین اللہ تعالی مومنونکو صبر کامل عطا کرے اور
مصیبت اور تکلیف ان کے ولپر آسان کردے
آمین ثم آمین اس کتاب کے پڑھنے والونکو
معلوم ہو کہ اکثر حدیثین اس کتاب
مین مشکوۃ شریف کی ہین بعضے
احیاء العلوم اور ذخیرۃ الملوک
کی تصحیح کرکے لکھی گئین
جو مسلمان اسپر عمل
کریگا بیشک اللہ و
رسول کی رضامندی
دولت مالا مال ہوگا